یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.



سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان





۷۸۶
۱۱۰-۹۲
یا صاحب الزماں ادرکنیؑ

DvD Version

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

عربی لغات کا سب سے بڑا ذخیرہ

لغات الحدیث

عربی - اُردو

مؤلف

علامہ وحید الزمان

اس عظیم الشان کتاب کی مدد سے عربی زبان کے تمام الفاظ کی دریافت کیساتھ ساتھ جملہ احادیث اہل سنت و امامیہ اور آثار صحابہؓ پر بھی بخوبی عبور حاصل کیا جاسکتا ہے

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

عربی لغات کا سب سے بڑا ذخیرہ

لغات الحدیث

عربی ۔ اردو

مؤلف

علامہ وحید الزمان

اس عظیم الشان کتاب کی مدد سے عربی زبان کے تمام الفاظ کی دریافت کیساتھ ساتھ جملہ احادیث اہل سنت و امامیہ اور آثار صحابہ پر بھی بخوبی عبور حاصل کیا جا سکتا ہے

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب "الف"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات و سعی مالا کلام

باہتمام

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی


میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مقدمہ مؤلّف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْقُرْاٰنَ بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ وَاَفْحَمَ الْفُصَحَاءَ عَنْ مُعَارَضَتِهٖ اَجْمَعِیْنَ فَلَا اَتٰی بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ اَحَدٌ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ مَعَ اَنَّهٗ قَدْ مَضٰی عَلَیْهِ زُهَاءَ اَرْبَعِمِائَةٍ وَّاَلْفٍ مِّنَ السِّنِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْمَامُوْنِ الْاَمِیْنِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ **اَمَّا بَعْدُ** حمد و صلوٰۃ کے فقیر ہیچمدان **وَحِیْدُ الزَّمَان** خدمت میں شائقین علم حدیث و متبعانِ سنّت نبویہ کے یہ عرض کرتا ہے کہ ۱۹۰۷ء میں جسکو تقریباً نو دس سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ میں نے ایک کتاب انوار اللغۃ جو جامع لغات احادیث مع شرح احادیث فریقین یعنی امامیہ و اہل سنت ہے۔ بڑی محنت اور جانفشانی سے تالیف کی شیخ احمد صاحب لاہوری مالک مطبع احمدی لاہور نے وہ کتاب طبع کرنے کیلئے مجھ سے منگوالی اور اقرار یہ کیا کہ ہر ماہ میں ایک جلد اس کی چھاپیں گے۔ ساری کتاب بعدد حروف تہجی ۲۸ جلدوں میں تھی، لیکن افسوس کہ صاحب موصوف نے اپنی وعدے کو وفا نہ کیا۔ صرف پانچ جلدیں چھاپ کر رہ گئے۔ فقیر تقاضا پر تقاضا کرتا رہا مگر صدائے برنخاست نو دس سال اسی حیص وبیص میں گذر گئے آخر فقیر نے مجبور ہو کر اُن کو لکھا کہ اگر آپ حسب وعدہ یہ کتاب نہیں چھاپ سکتے تو میرا مسودہ واپس کر دیجئے تاکہ میں دوسرے کسی مطبع میں چھپوالوں۔ متعدد تحریرات اور مراسلات اس بارے میں لکھے مگر جواب ندارد خیر بعد از تقاضائے بسیار و تحریرات بیشمار صاحب موصوف نے اصل مسودہ واپس کر دیا۔ اور فقیر نے اُس کی باقی جلدوں کو اس وجہ سے کہ حیات مستعار کا اعتبار نہیں بنگلور میں چھپوانا شروع کر دیا۔ پہلی پانچ جلدیں جو صاحب موصوف نے چھاپی تھیں اول تو ناقص دوسرے اغلاط سے مالامال فقیر نے از سرِنو ان جلدوں کی بھی باضافہ احادیث و لغات تصحیح و تکمیل شروع کی اور اُنکا نام اسرار اللغۃ رکھا درحقیقت اب کتاب انوار اللغۃ مکمل ہوئی۔ اور شائقین علم حدیث کو بشارت دیتا ہوں کہ یہ کتاب مکمل جامع تمام لغات عربی وحاوی تمام احادیث فریقین مع ترجمہ و شرح اٹھائیس جلدوں میں طیار ہے شائقین بہت جلد منگوالیں کیونکہ بہت تھوڑی جلدیں چھاپی گئی ہیں اور قیمت بلحاظ افادہ عام اصل لاگت سے بھی چوتھائی کم کر کے رکھی گئی ہے۔

لغت عربی میں آج تک کوئی ایسی جامع کتاب زبان اردو میں شائع نہیں ہوئی ہے اول تو ہر قسم اور ہر قوم اور ہر مذہب کو طلبہ علم جن کو عربی زبان سیکھنے کا شوق ہو اس کتاب سے بیحد فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ دوسرے ہمارے برادران اہل سنت و امامیہ علاوہ دریافت معانی لغات کے تمام احادیث نبوی و ائمہ اہل بیت پر بخوبی عبور حاصل کر سکتے ہیں۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

کیفیت سابقہ

اوائل ۱۳۲۳؁ھ ہجری میں بحمد اللہ ترجمہ صحاح سبعہ یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور مؤطا امام مالک اور جامع ترمذی اور سنن نسائی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور ترجمہ قرآن شریف مع تفسیر موضحۃ القرآن سے فراغت حاصل ہوئی تھی، اس کے بعد میں نے بنظر اس کے کہ ہمارے بعض برادران اہل حدیث نے شرک و بدعت میں اتنا غلو اور تشدد کیا ہے کہ بہت سے امورات کو جن کے جواز اور عدم جواز میں بھی علماء کا اختلاف ہے۔ شرک قرار دینے لگے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ جیسے ہم کو شرک سے احتراز ضرور ہے اسیطرح جو امر شرک نہیں اس کو شرک قرار دینے سے بھی اجتناب لازم ہے کیونکہ تکفیر مسلمین نہایت ہی خوفناک اور باعث تباہی اور بربادی آخرت ہے، جیسے حدیث صحیح میں وارد ہے مَنْ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِاَحَدِهِمَا دوسرے اصول حدیث و قرآن شریف میں سے جن جن امورات کا حاصل کرنا ضرور ہے۔ ان کے حاصل کئے بغیر مسائل کا استنباط اپنی رائے سے شروع کر دیتے ہیں یہ امر بھی اندیشہ ناک اور باعث مغالطات ہوتا ہے، اسلئے حسبۃً للہ بغرض صیانت برادران اہلحدیث میں نے ایک کتاب عربی زبان میں لکھی تھی اسکا نام ہدیۃ المہدی رکھا تھا اور اس کے دو حصے کئے تھے پہلے حصہ میں عقائد صحیحہ مطابق ائمہ اہل حدیث کے بیان کر دیئے تھے اور شرک کی اصلی ماہیت اور حقیقت کھولدی تھی اور دوسرے حصہ میں اصول قرآن اور حدیث اس تلخیص کے ساتھ بیان کر دیئے تھے کہ ہر ایک شخص بکمال آسانی اُنکو منضبط کر سکتا ہے اور اس کے بعد وہ اس لائق ہو جاتا ہے کہ قرآن اور حدیث سے مسائل ضروری مستنبط کر سکے اور اس کا استنباط قابل اعتماد ہو۔

الحمد للہ کہ یہ کتاب بھی یعنی اس کے دونوں حصے ۱۳۲۳؁ھ ہجری میں تمام ہو گئے تھے اب شروع ۱۳۲۴؁ھ ہجری سے باوجود اس کے کہ میں کمال نقاہت اور ضعف پیری اور امراض مختلفہ میں گرفتار تھا لیکن اس پر بھی اوقات کو خالی گذارنا مشکل معلوم ہوا اور بالہام غیبی یہ حکم ہوا کہ ایک کتاب لغات حدیث میں بزبان اردو مرتب کر اور اس میں جہانتک ہو سکے فریقین یعنی اہل سنت اور امامیہ کی حدیثیں جمع کر تاکہ حدیث شریف کے تمام طالبین کو شرح کا کام دے۔ اور جس لفظ کے معنی میں ان کو اشکال پیدا ہو وہ اس کتاب میں دیکھ کر اپنا اشکال رفع کر لیں۔ اس کتاب کا نام تاریخی میں نے انوار اللغۃ ۱۳۲۴ ملقب بہ وحید اللغات رکھا تھا اور اس کی تالیف میں مفصلہ ذیل کتابوں سے مدد لی گئی تھی۔

نہایہ ابن الاثیر، مجمع البحار، قاموس المحیط، صحاح جوہری، محیط المحیط، منتہی الارب، مجمع البحرین، الدر النثیر فی تلخیص النہایۃ، الغریبین، الفائق، المغرب، شرح النہج العجیب، لسان العرب وغیرہ، اور اس کے اٹھائیس پارے بعد حروف تہجی کئے گئے تھے۔ لیکن افسوس ہے کہ جیسے اوپر بیان ہوا مطبع احمدی لاہور نے اس کتاب کو آٹھ دس سال تک بلا طبع روک رکھا بعد اسکے چند اجزاء غلط سلط چھاپ کر بقیہ کتاب واپس کر دی، اس لئے فقیر نے اُن اجزاء کو بھی از سر نو مکمل و صحیح کر کے باضافہ چند لغات انکا نام اسرار اللغۃ رکھا، درحقیقت یہ اجزاء اول و دوم و سوم و چہارم و پنجم انوار اللغۃ ہی کے ہیں، ان اجزاء کو اجزاء ششم سے لے کر تا جزء بست و ہفتم ملا لیں تو مکمل انوار اللغۃ حاصل ہو جاتی ہے اور

اٹھائیس جلدیں پوری ہو جاتی ہیں۔

فائدہ صاحب مجمع سے بہت اور صاحب نہایہ سے کم مسامحات ہوئے ہیں۔ یعنی جس لغت کو اُس کے صحیح باب میں بیان کرنا تھا وہاں بیان نہ کرکے دوسرے باب میں بیان کر دیا ہے، شاید ناظرین کے آسانی کے خیال سے انھوں نے ایسا کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان دونوں صاحبوں کو اجر عظیم دے۔ انھوں نے فراہمی لغات میں بڑی محنت اٹھائی ہے میں نے اس کتاب میں باتباع ہر دو صاحبان مذکورین کے ہر لغت اسی باب میں بیان کر دیا ہے جس میں انھوں نے بیان کیا ہے مگر اکثر مقامات میں اسکے ساتھ ہی یہ اشارہ کر دیا ہے کہ یہ لغت فلاں باب میں بیان کرنا تھا۔ یا اللہ تو اس کتاب کو قبول فرما اور اپنے فضل و کرم سے اس کو میری زندگی میں تمام اور شائع کرا دے آمین یا رب العالمین ۔

فائدہ اس کتاب میں اکثر ہر لغت شروع سطر سے لکھا گیا ہے اور اس پر اعراب بھی دئے گئے ہیں تاکہ کم استعداد لوگوں کو مزید آسانی ہو اور ابواب کی تنقیح اسلئے نہیں کی گئی کہ یہ کتاب عربی دانوں کے لئے نہیں بنائی گئی ہے بلکہ کم استعداد ہندی بھائیوں کے لئے۔ اور اسی لئے ترتیب لغات اس طرح سے رکھی گئی۔ کہ حرف اول کو باب اور حرف ثانی کو فصل مقرر کیا۔

فائدہ لفظ آنحضرتؐ سے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں فقط۔ وحید الزمان

عرض ناشر: ـــــ اس کتاب کا اصل نام "اسرار اللغۃ معہ انوار اللغۃ الملقب بہ وحید اللغات" تھا جو اب "لغات الحدیث" کے مختصر نام کے ساتھ آپ کے پیش نظر ہے۔ حضرت علامہ مرحوم نے جہاں جہاں موضوع تشنہ چھوڑا تھا یا سہواً کچھ الفاظ کے معانی و تشریحات رہ گئی تھیں ان کی تکمیل میں ہر ممکن سعی کی گئی ہے تاکہ اس کتاب کی احادیث کو چار چاند لگ جائیں۔ وَنَسْأَلُ اللّٰہَ تَعَالٰی خَیْرًا عَظِیْمًا وَّ مَا شَلًّا اُمُبِیْنًا وَ تَوْفِیْقًا سَلِیْلًا



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کتاب "الف"

الف - حروف تہجی میں سے پہلا حرف ہے - اسکا عدد حساب جمل میں ایک ہے - اور زبان عرب میں مختلف اغراض کے لئے آتا ہے - جیسے استفہام تسویہ، ندبہ، اور تانیث اور جمع وغیرہ -

أَ - حرف نداء ہے قریب کے لئے -

باب الالف مع الالف

آ - حرف نداء ہے - بعید کے لئے -

آءَۃٌ - ایک درخت ہے -

باب الهمزة مع الباء

أَبَاءٌ - نرکل - سرکنڈے -

أَبٌّ - چارہ - رمنہ یا سبزہ - ہریالی - بعضوں نے کہا أَبٌّ جانوروں کے لئے جیسے میوہ انسان کیلئے

يَرْتَعُ أَبًّا وَأَصِيدُ ضَبًّا - وہ خوب چارہ چرتا ہے اور میں گھوڑپھوڑ (گوہ) کا شکار کرتا ہوں -

أَبَابٌ - تیاری - طیاری ،

أُبُوبٌ - چلنا -

تَأَبُّبٌ - تعجب کرنا -

أَبَابَةٌ - طریقہ -

أُبَابٌ - بڑے زور کا پانی کا سیلاب یا بہاؤ ،

أَبَّ إِلَيْهِ - اسکا مشتاق ہوا -

أَبَّ الشَّيْءَ - اس چیز کو ہلایا -

أَبَّبَ - چلایا - فریاد کی -

إِئْتَبَّ - طیار ہوا - مشتاق ہوا -

أَبَدٌ - زمانہ - ہمیشہ

أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِلْأَبَدِ قَالَ لَا بَلْ لِأَبَدِ الْأَبَدِ - کیا خاص اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کیلئے - آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے -

أَبِدَةٌ - وہ جانور جو بدک کر بھاگ نکلے - اس کی جمع ہے أَوَابِدُ -

مِنْ كُلِّ أَبِدَةٍ إِثْنَتَيْنِ - ہر جنگلی جانور میں سے ایک ایک جوڑا -

أَبْرٌ - یا إِبَارٌ - یا إِبَارَةٌ - کھجور کا پیوند کرنا -

سِكَّةٌ مَأْبُورَةٌ - وہ راستہ جس پر سب پیوندی کھجور کے درخت ہوں -

مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ يُؤَبَّرَ - جو شخص کھجور کے درخت پیوند لگانے کے بعد خریدے -

أُبِّرَتْ - پیوند کئے ہوئے -

يَأْبُرُونَ - پیوند کرتے ہیں -

آبِرٌ - کھجور کا پیوند کرنیوالا - (ایک روایت میں آبِرٌ ہے یعنی کوئی خبر دینے والا ان میں باقی نہ رہے) -

تَأَبَّرَتْ - پھٹ گئی -

اِبْرَةٌ - سوئی -

اَبَرَتْهُ الْعَقْرَبُ - یعنی بچھونے اپنا ڈنک اسکو مار دیا جو سوئی کی طرح ہوتا ہے -

لَسْتُ بِمَأْبُوْرٍ فِیْ دِیْنِیْ - مجھ پر کوئی دینی تہمت نہیں ہے -

اَلشَّاۃُ الْمَأْبُوْرَۃُ - جو بکری چارے میں سوئی کھا گئی ہو اس کو چین نہیں پڑتا -

اَلْکَلْبُ الْمَأْبُوْرُ - جو کتا سوئی کھا گیا ہو -

اَبَرْنَا عِتْرَتَهٗ - ہم اس کی آل اولاد سب مار ڈالیں -

تُؤَبِّرُوْا اٰثَارَکُمْ - اپنے نشان سب مٹا دو گے -

اِبْرِدَۃٌ [عہ] - ایک بیماری ہے جو سردی اور رطوبت (بلغم) سے پیٹ میں ہو جاتی ہے - اور جماع میں کوتاہی ڈالتی ہے -

اِنَّ الْبِطِّیْخَ یَقْلَعُ الْاِبْرِدَۃَ - خربوزہ ابردہ کو جڑ سے اکھاڑ دیتا ہے -

اِبْرِیْزٌ - کھرا (خالص) سونا -

اَبْسٌ - لعنت ملامت کرنا - غصہ دلانا - ڈرانا -

یُؤَبِّسُوْنَ - یعنی ڈرانے لگے - دھمکانے لگے -

اُبْضٌ - گھٹنے کی اندر کی جانب -

مَأْبِضُ اَبَاضِیَّہ - ایک فرقہ ہے خارجیوں کا عبداللہ ابن اباض کے لوگ -

اِبْطٌ - بغل -

یَتَأَبَّطُهَا - یعنی اپنا سطلب بغل میں لیکر نکلے اس کا سوال پورا ہو -

تَأَبُّطٌ - چادر کو داہنے ہاتھ کے نیچے سے لیجا کر بائیں مونڈھے پر ڈالنا -

مَاتَأَبَّطَتْنِی الْاِمَاءُ - مجھ کو چھوکریوں (لونڈیوں) نے نہیں کھلایا -

یُوَارِیْهِ اِبْطُ بِلَالٍ - بلال کی بغل اسکو چھپا لیتی تھی (یعنی تھوڑا سا کھانا تھا) -

اَبْقٌ بھاگ جانا -

اِنَّ بَنِیْ تَغْلِبَ اَبَقُوْا مِنَ الْجِزْیَۃِ - بنی تغلب کے لوگ جزیہ سے بھاگے -

اَبَقَ اُبَیٌّ - یعنی ابی بن کعب بھاگ گئے نماز کیلئے نہیں آئے -

تَأَبَّقَ - چھپ رہا -

اِبِلٌ - معمولی اونٹ -

کَاِبِلٍ مِائَۃٍ لَا تَجِدُ فِیْهَا رَاحِلَۃً - یعنی سو اونٹوں میں سواری کے لائق عمدہ ایک اونٹ بھی نہیں ملتا -

یہی حال آدمیوں کا ہے کہ سو آدمیوں میں اچھا اور نیک کامل عاقل زاہد خدا پرست ایک بھی نظر نہیں آتا -

اِبِلٌ مُؤَبَّلَۃٌ - چنے ہوئے اونٹ (جو بچہ کشی یا دودھ کے لئے انتخاب کئے جائیں) -

اِبِلٌ اُبَّلٌ - چھٹے ہوئے اونٹ -

اَبَابِیْلُ - جھنڈ کے جھنڈ گروہ کے گروہ الگ الگ پاپے در پے ایک کے بعد ایک -

حَتّٰی تَأْمَنَ الْاُبْلَۃَ - جب آفت ارضی اور سماوی سے بے ڈر ہو جائے -

ذَهَبَتْ اُبْلَتُهٗ - اُسکا وبال جاتا رہا نحوست اور بلا دفع ہو گئی -

تَأَبَّلَ اٰدَمُ عَلٰی حَوَّاءَ - یعنی آدم نے حوا سے صحبت کرنی چھوڑ دی -

اَبَلَ اِبِلُهٗ - اُسکے اونٹ بہت ہو گئے -

رَجُلٌ اَبِلٌ وہ شخص جو اونٹ کی اچھی خبر گیری کرے -

[عہ] یہ لفظ بَرَدَ یعنی باب الباء مع الراء میں ذکر کرنا چاہیئے تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں ذکر کر دیا ہے ہم نے اسواسطے یہاں لکھ دیا کہ عام لوگ

اِبَّالَۃ - لکڑی کا گٹھا (یا بڑا گٹھا)۔

اُبْلیٰ - مدینہ کے پاس ایک پہاڑ کا نام ہے۔

اَبِیْلُ الْاَبِیْلِیْنَ - جو شخص عورتوں سے غرض نہ رکھے مراد حضرت عیسیٰؑ ہیں۔

فَاُبِلْنَا - ہمپر موسلا دھار مینہ برسا۔

اُبُلَّۃ - بصرہ میں ایک خوشگوار مقام ہے۔ یا ایک شہر ہے بصرے کے قریب۔

اُبُلٌ - ایک مقام کا نام ہے اسکو آبل الزیت بھی کہتے ہیں۔

اُبْلُمَۃ ؎ - گوگل کی چھال اسکو جدھر سے چیریں برابر آدھی ہو جاتی ہے۔

کَقَدِّ الْاُبْلُمَۃِ - یعنی ہم تم حکومت میں برابر ہونے چاہئیں جیسے گوگل کے پوست کا چراؤ۔

اَبَنَ - تہمت لگانا۔ منہ پر عیب کرنا۔

لَا تُؤْبَنُ فِیْہِ الْحُرَمُ - یعنی آنحضرت کی مجلس میں عورتوں کی بدگوئی نہیں ہوتی تھی۔

اُبْنَۃ - وہ جو گرہ جو لکڑی میں ہو یا جو کمان میں ہو اور کمان کو خراب کرے۔

اَبَنْتُہٗ - میں نے اس پر عیب لگایا۔

مَاْبُوْن - وہ شخص جسمیں مفعولیت کی بیماری ہو۔

اَبَنُوْا اَھْلِیْ - انھوں نے میرے گھر والوں پر تہمت لگائی۔

مَا کُنَّا نَاْبُنُہٗ بِرُقْیَۃٍ - ہمکو معلوم نہیں تھا کہ وہ منتر بھی کیا کرتے ہیں تو یہ عیب اُنپر لگاتے۔

اِنْ نُؤْبَنْ بِمَا لَیْسَ فِیْنَا فَرُبَّمَا زُکِّیْنَا بِمَا لَیْسَ فِیْنَا - اگر ہمپر وہ عیب لگایا گیا جو ہم میں نہیں ہے تو کیا ہوا اکثر یا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ ہماری تعریف ایسی صفت سے کی گئی ہے جو ہم میں نہ تھی۔

فَاَسَبَّہٗ وَلَا اَبَنَہٗ - نہ تو اسکو گالی دی اور نہ اس کا عیب بیان کیا۔

حَتّٰی یَاْتِیَ اِبَّانُ اَجَلِہٖ - یہانتک کہ اُسکی میعاد کا وقت آجائے۔

ھٰذَا اِبَّانُ نُجُوْمِہٖ - یہ اس کے ظاہر ہونیکا وقت ہے۔

اِبْن - بکسر ہمزہ بیٹا۔

اُبَیْنِیْ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَۃَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ میرے چھوٹے بیٹو کنکریاں سورج نکلنے تک نہ مارو۔

کَانَ مِنَ الْاَبْنَاءِ - یعنی ان لوگوں کی اولاد میں سے تھا جنہوں نے ایران سے آنکر عرب کے ملک میں شادیاں کر لی تھیں (یہ واقعہ کسرے کیوقت کا ہے جب اُس نے سیف ذی یزن کی کمک کے لئے فارس کی فوجیں بھیجی تھیں اور سیف نے انکی مدد سے حبشیوں کو یمن کے ملک سے نکالا تھا)

اَغِرْ عَلٰی اُبْنٰی اُسَامَۃَ - تو ابنی کو لوٹ کر غارت کیجیو (وہیں اسامہ کے باپ زید بن حارثہ شہید ہوئے تھے)۔

اُبْنٰی - ایک گاؤں کا نام ہے۔

اَبُوْ - باپ۔

یَا بَاھِرٍّ - اصل میں یا ابا تھا ہمزہ حذف کیا گیا۔

لَا اَبَا لَکَ یا لَا اَبَاکَ - تعریف اور ہجو دونوں میں بولا جاتا ہے۔

لِلّٰہِ اَبُوْکَ - تعریف میں بولتے ہیں یعنی تیرا باپ خالص اللہ والا تھا جب ہی تو اس نے تیرا سا بیٹا جنا۔

اَفْلَحَ وَاَبِیْہِ - یعنی قسم اس کے باپ کی وہ اپنی مراد کو پہنچ گیا (مترجم) - عرب لوگ عادۃً ایسی قسم کھایا کرتے ہیں بعضوں نے کہا تاکید مقصود ہے قسم نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا یہ کلام آنحضرتؐ

؎ یہ لفظ بلم باب الباء مع اللام میں ذکر کرنا تھا جیسے صاحب قاموس اور عبید اللہ صحاح نے کیا ہے مگر صاحب مجمع نے اس باب میں ذکر کر دیا ۱۲ منہ

نے اُسوقت فرمایا جب سوائے خدا کے دوسرے
کی قسم کھانا منع نہیں ہوا تھا بہرحال اس حدیث
سے دو باتیں نکلیں ایک یہ کہ غیر اللہ کی قسم کھانا اگر
بسبیل عادت ہو تو وہ شرک اکبر نہیں ہے۔ دوسرے
شرک اصغر کی معافی بدون عذاب کے ہو سکتی
ہے اہل حدیث کا ان دونوں باتوں پر اتفاق ہے۔
بِاَبَا۔ ام عطیہ کا قول ہے اصل میں بابی تھا یعنی میرا
باپ آپ پر قربان۔
ایک حدیث میں ہے اِلَی الْمُهَاجِرِیْنَ اَبُوْ اُمَیَّةَ
چاہیے تھا کہ اَبِیْ اُمَیَّةَ ہونا مگر چونکہ ابو امیہ نام
کی طرح ہو گیا تھا تو جر نہیں دیا جیسے کہتے ہیں عَلِیُّ
ابْنِ اَبُوْ طَالِبٍ۔
کَانَتْ بِنْتَ اَبِیْهَا۔ یعنی اپنے باپ کی طرح دلیر اور
بہادر اور چالاک اور چست تھیں۔ (یہ ام المومنین
حفصہ رض کو حضرت عائشہ رض نے کہا)۔
اَبُوْ زَیْدٍ۔ اسامہ بن زید کی کنیت ہے۔
حَتّٰی یَاْتِیَ اَبُوْ مَنْزِلِنَا۔ جبتک ہمارے مکان کا
مالک آئے۔
اَبْوَاء۔ ایک پہاڑ کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے
درمیان ہے وہاں ایک بستی بھی ہے اس کو بھی
اَبْوَاء کہتے ہیں۔
اَبَهٌ۔ بھول جانے کے بعد پھر یاد کرنا۔
لَا یُؤْبَهُ لَهٗ۔ اسکو کوئی یاد نہیں کرتا اس کی پرواہ
(کیونکہ وہ حقیر ہے)۔
اَشَیْءٌ اَذْهَبْتُهٗ لَمْ اَبَهْ لَهٗ اَوْ شَیْءٌ ذَکَّرْتُهٗ
اِیَّاهُ۔ یعنی مجھ کو معلوم نہیں کہ عذاب قبر کا حال
آپنے بیان کیا تھا اور میں بھول گئی اور مجھ کو یاد
نہیں آیا یا آنحضرتؐ اسکو بھول گئے تھے اور میں نے
آپ کو یاد دلایا۔

اُبَّهَة۔ بزرگی۔ بڑائی، عظمت، تکبر نخوت اسی
سے ہے کَمْ مِنْ ذِیْ اُبَّهَةٍ جَعَلْتُهٗ حَقِیْرًا کتنے عزت
والوں کو میں نے ذلیل بنا دیا۔
اِذَا لَمْ یَکُنِ الْمَخْزُوْمِیُّ ذَا اُبَّهَةٍ لَمْ یُشْبِهْ قَوْمَهٗ
اگر مخزوم قبیلے والا بڑائی نہ رکھتا ہو تو اپنی قوم کے
مشابہ نہ ہوگا۔ (یعنی اکثر مخزوم قبیلے کے لوگ متکبر
ہوتے ہیں۔ تو اگر کوئی مخزومی بڑائی نہ رکھتا ہو تو سمجھو
کہ وہ مخزومی نہیں)۔
اَبْهَرُ۔ پیٹھ۔ ایک رگ ہے بعضوں نے کہا ہاتھ میں۔
بعضوں نے کہا وہ دل کے اندر رگ ہے سر سے
پاؤں تک سب رگیں اس سے ملی ہوئی ہیں اُس کے
کٹنے سے آدمی مرجاتا ہے (شہ رگ)
اِبَاءٌ۔ یا اِبَاءَةٌ انکار کرنا۔
اِلَّا مَنْ اَبٰی۔ مگر جو اللہ کا حکم نہ مانے میرا کہنا نہ
سنے یعنی کافر ہے۔ انکار کرے۔
قَالَ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا قَالَ اَبَیْتُ۔ یعنی میں نہیں
کہہ سکتا کہ چالیس دن مراد ہیں یا چالیس مہینے یا
چالیس برس یہ ابوہریرہ کی حدیث میں ہے)
اَبَیْتَ اللَّعْنَ۔ یعنی تم کوئی کام ایسا نہیں کرتے
جس سے لوگ تم پر لعنت کریں۔ عرب لوگ بادشاہ
کو اسلام کے وقت جاہلیت میں یہ کہا کرتے تھے۔
یَاْبَی اللّٰهُ ذٰلِكَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ۔ یعنی ابوبکر رض کے
سوا اور کسی کی امامت نہ اللہ مانتا ہے نہ مسلمان
مانتے ہیں (یہ اشارہ ہے انکی خلافت کیطرف)۔
اَبَی اللّٰهُ اَنْ تُعْبَدَ سِرًّا۔ اللہ کو یہ برا معلوم ہوتا
ہے کہ اُس کی عبادت چھپ کر کیجائے (یعنی ظلم اور
کفر کی حکومت اللہ کو پسند نہیں ہے۔ جہاں اللہ
کی عبادت علانیہ نہ ہو سکے)۔
اَبَی اللّٰهُ اَنْ یَّجْعَلَ لِقَاتِلِ الْمُؤْمِنِ تَوْبَةً۔

اللہ تعالیٰ نے اس بات سے انکار کیا کہ وہ قابل ہے
مومن کی توبہ قبول کرے۔

اَبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّجْعَلَ فِيَّ سُنَّةً مِّنْ يَّعْقُوْبَ اللہ تعالیٰ کو یہی پسند ہے (اُسکے خلاف سے انکار کرتا ہے) کہ یعقوب پیغمبر کی سنت مجھ میں کرے دوبارہ بیٹے مجھ کو بھی دے جیسے یعقوب کو دیے تھے یہ حضرت علی رض کا قول ہے)

اَلْمَلَاۗءُ اَبَوْا عَلَيْنَا۔ ان لوگوں نے ہمارا کہنا نہ سنا (اسلام قبول نہیں کیا)۔

فَلَمَّا اَبَوْا۔ جب صحابہ رض نے آپ کے حکم اور نہی پر عمل نہیں کیا (وہ سمجھے کہ آپکا حکم وجوب کے طور پر نہیں ہے یا نہی تنزیہی ہے)۔

رُمِيَ اُبَيٌّ يَوْمَ الْاَحْزَابِ۔ ابی بن کعب کو جنگ احزاب میں ایک تیر لگا۔ (جس نے اَبِیْ پڑھا ہے اس نے غلطی کی)

اِذَا صِيْحَ بِنَا اَبَيْنَا۔ یعنی جب جنگ کیلئے آواز دیجائے تو ہم بھاگنے والے نہیں (ایک روایت میں اَتَيْنَا ہے ہم آن پہنچتے ہیں ایک روایت میں مَا اتَّقَيْنَا ہے ہم بیٹھ نہیں رہتے)۔

نَحْنُ نَقْرَاُ عَلٰى قِرَاءَةِ اُبَيٍّ۔ ہم ابی بن کعب کی قرأت پڑھتے ہیں۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ التَّاءِ

اَتَاَةٌ۔ ایک عورت کا نام یا ایک پہاڑی۔

اِتْبٌ۔ چادر جس میں نہ آستین ہو نہ گریبان عرب کی عورتیں اس کو چاک کرکے پہنتی ہیں۔ بے آستین والی قمیص۔

اَتٌّ۔ دلیل میں غالب آنا۔

اُتْرُجَّةٌ یا اُتْرُنْجَةٌ۔ ترنج مشہور میوہ ہے۔ لیموں

اَتْمٌ۔ پھٹنا۔ کاٹنا۔ ایک جگہ اقامت کرنا۔

مَاْتَمٌ۔ جہاں مرد عورت یا خاص عورتیں جمع ہوں خواہ خوشی کے لئے خواہ رنج کے لئے لیکن یہ اب عرب میں عورتوں کے اس اجتماع سے خاص ہوگیا ہے جو کسی کی حادثہ موت پر ہو۔ ماتم۔

اَتَانٌ۔ گدھی اُس کی جمع اُتُنٌ اور اُتْنٌ ہے کبھی اتان بیوی کو بھی کہتے ہیں۔

اَتْوٌ۔ اَتِيٌّ۔ پردیسی مسافر اَتَاوِيٌّ کے بھی یہی معنی ہے اِنَّا رَجُلَانِ اَتَاوِيَّانِ یا اُتَاوِيَّانِ یعنے ہم دونوں پردیسی ہیں۔

سَيْلٌ اَتِيٌّ وَّ اَتَاوِيٌّ۔ جو سیلاب یکایک آجائے بارش وغیرہ نہ ہو۔

اَطَعْتُمْ اَتَاوِيًّا مِّنْ غَيْرِكُمْ۔ یعنی تم نے ایک پردیسی کی اطاعت قبول کی (ایک عورت نے انصار کی ہجو میں یہ مصرعہ کہا تھا اُس مردودنے پردیسی سے آنحضرت م کو مراد لیا)۔

كُنَّا نَرْمِي الْاَتْوَ وَ الْاَتْوَيْنِ۔ یعنی مغرب کی نماز کے بعد ہم تیر کی ایک مار یا دو مارین کر لیتے تھے۔

وَاَتَوْا جَدَاوِلَهَا۔ یعنی پانی جانے کی نالیاں انہوں نے درست کیں۔

يُؤْتِي الْمَاءَ فِي الْاَرْضِ۔ پانی آنیکا رستہ زمین میں بنا رہا تھا۔

اَلْمُؤَاتِيَةُ لِزَوْجِهَا۔ اپنے خاوند کی فرمانبردار۔

اُتِيْتَ۔ تو دیوانہ ہوگیا ہے تیرے حواس پریشان ہوگئے ہیں۔

مِنْ هٰهُنَا اُتِيْتَ یہاں سے تجھ پر بلا آئی۔

مَاْتَى الْاَمْرِ۔ ایک کام کا رخ سرا شروع۔

اَحَدُ الْمَاْتِيَيْنِ الدُّبُرُ۔ دونوں رستوں میں سے ایک دبر بھی ہے (اگر اس میں بھی جماع کرلیا

۱ جو حرام ہے ۱۲ مصحح

تو غسل لازم ہے)۔

كَثُرَ اِتَاءُ اَرْضِكَ۔ تیری زمین کی آمدنی (مالگذاری) کیا ہے۔

اُتِیَ ۔ یا اِتْیَانٌ آنا۔

اُتِیَ فُلَانٌ مِّنْ مَّاْمَنِهٖ۔ جہاں سے اسکو ڈر نہ تھا وہیں سے اس پر آفت آئی۔

طَرِیْقٌ مِیْتَاءٌ۔ وہ رستہ جدھر سے لوگ آتے جاتے رہیں۔

فَیَاْتِیْهِمُ اللّٰهُ فِیْ غَیْرِ الصُّوْرَةِ الَّتِیْ عَرَفُوْهَا اللہ ان کے سامنے ایک ایسی صورت میں ظاہر ہوگا جس کو وہ نہیں پہچانتے ہونگے۔

ثُمَّ یَاْتِیْهِمْ فِی الصُّوْرَةِ الَّتِیْ رَاَوْهَا۔ پھر ایسی صورت میں ظاہر ہوگا جس کو وہ دیکھ چکے ہوں گے (اس حدیث سے اللہ جل جلالہ کا آنا اور صورت میں وہ چاہے تجلی کرنا ثابت ہوتا ہے جہمیہ اور معتزلہ اور پچھلے اہل کلام نے نادانی سے ان صفات کا انکار کیا)۔

یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ۔ میرے پاس سچی اور جھوٹی دونوں قسم کی خبریں آتی ہیں۔ یا کبھی میرا خواب سچ ہوتا ہے کبھی جھوٹ۔

مِنْ اَیْنَ تُؤْتَی الْجُمُعَةُ۔ کتنی دور تک سے جمعہ کی نماز کے لئے آنا چاہیے۔

اَتَتْكَ بِالْحَدِیْثِ عَلٰی وَجْهِهٖ۔ پوری حدیث صحیح طور سے ٹھیک ٹھیک انھوں نے بیان کی۔

قَدْ اَتَتْكَ۔ وہ تمہارے طرف آرہی ہے۔

فَاِذَا هِیَ اَتَتْكَ۔ جب وہ تمہارے پاس آن پہنچے۔

فَاْتِ اَبَا بَكْرٍ۔ ابوبکر کے پاس آئیو۔

لَوْ اُوْتِیْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِیَ هٰذَا فَعَلْتُ۔ اگر مجھکو بھی وہ دیا جاتا جو اس کو دیا گیا ہے یعنی قرآن یاد ہوتا تو راتوں کو پڑھا کرتا۔

فَیُؤْتِیْنِیْ عَلَیْهِ۔ نذر کیوجہ سے مجھ کو وہ بات عطا فرمائے۔

اَتَیْتُ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ۔ اس کام کو کرلیتا ہوں جو بہتر ہے۔

اُوْتِیْتُ خَزَائِنَ الْاَرْضِ۔ مجھ کو زمین کے خزانے دیئے گئے یعنی زمین کی حکومت۔

فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ۔ پھر وہ حضرت آدم کے پاس آئینگے

لَمْ یُؤْتَهُمَا۔ یعنی انکا خاص ثواب اور پیغمبروں کو نہیں ملا۔

اِلَّا اُوْتِیْتَ۔ مگر تجھ کو اسکا ثواب مل جائے گا یعنی دس نیکیاں۔

وَلَا یَاْتِ مَعَكَ اَحَدٌ۔ تمہارے ساتھ اور کوئی نہ آئے (حضرت علی رض کو ڈر ہوا کہیں عمر رض کو ساتھ لائیں کیونکہ انکے مزاج میں ذرا سختی اور دلیری ہے لہذا بات بڑھ جائے گی اور فساد اٹھ کھڑا ہوگا)۔

اَتَاكُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ۔ جس چیز کا تم سے وعدہ تھا (یعنے بہشت) وہ تم کو مل گئی۔

فَاُتِیَ۔ پھر آنحضرت کے پاس کوئی فرشتہ یا جن آیا (بعضوں نے کہا خواب میں دیکھنا مراد ہے)۔

لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ كَمَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ میری امت کو بھی وہی ضرور پیش آئے گا جو بنی اسرائیل کو پیش آیا[1] (مراد امت اجابت ہے اور دوزخ میں جانے سے یہ مراد ہے کہ ایک مدت تک عذاب پائیں گے پھر اگر ان کی بدعت[2] کفر تک نہیں پہنچی تو نجات حاصل ہوگی)۔

اِذَا اَتٰی اَحَدُكُمْ عَلٰی مَاشِیَةٍ۔ جب کوئی تم میں سے جانوروں پر پہنچے۔

یُؤْتَی الرَّجُلُ فِیْ قَبْرِهٖ۔ یعنی عذاب کے فرشتے

[1] یعنی جیسے بنی اسرائیل کچھ عرصہ بعد گمراہ ہوگئے اسی طرح میری امت بھی گمراہ ہو جائیگی ۱۲ صح [2] حضور نے فرمایا كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِی النَّارِ۔ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں (لیجاتی) ہے ۱۲ صح

آدمی کے پاس اُس کی قبر میں آتے ہیں۔

فَتُؤْتیٰ بِرِجْلَاہُ۔ اُس کے پاؤں کی طرف سے آتے ہیں۔

لَیَأْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقُرُوْنِھَا وَ اَشْعَارِھَا۔ قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگ اور بالوں سمیت آئیگا (یعنی نیکیوں کے پلڑے میں اُسکی سب چیزیں چڑھائی جائیں گی۔)

اُوْتِیْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَہٗ مَعَہٗ۔ مجھ کو قرآن ملا اور ایک اور چیز ملی قرآن کی طرح (یعنی حدیث شریف وہ بھی قرآن کی طرح واجب العمل ہے) مترجم۔ اور صحیح حدیث قرآن کے خلاف نہیں ہوتی بلکہ قرآن کی تفسیر اور تشریح ہوتی ہے جس کے بغیر نہ قرآن سمجھ میں آسکتا ہے نہ اُس پر عمل ہوسکتا ہے اور یہ جو لوگوں میں حدیث مشہور ہے کہ جب تم کو میری حدیث پہنچے تو اس کو اللہ کی کتاب پر پیش کرو موضوع اور باطل ہے۔[1] اسکو بیدینوں نے بنایا ہے اب اگر کوئی شخص صحیح یا حسن حدیثوں کو نہ مانے اور انکو قابل عمل نہ سمجھے وہ کافر ہے۔

اَتٰی۔ کیا کے معنی میں بھی آیا ہے۔

فَاِنَّمَا یَاْتِیْکُمُ الْاٰنَ۔ اب تمہارا امیر آن پہنچیگا (یعنی زیاد جس کو معاویہ نے مغیرہؓ کے بعد کوفہ کی حکومت پر مامور کیا تھا

فَاُتِیْ ذَکَرَ دُجَاجَۃً۔ یعنی ابن عباسؓ کے پاس کچھ کھانا آیا (راوی کو شک ہے وہ کیا کھانا تھا پر اتنا یاد ہے کہ اس میں مرغی کا گوشت تھا۔

مَالَمْ یُؤْتِ کَبِیْرَۃً۔ جبتک کبیرہ گناہ نہ کرے (مسلم کی روایت میں یوں ہے لیکن مصابیح والے نے یوں نقل کیا ہے مَالَمْ یَاْتِ بِکَبِیْرَۃٍ اس صورت میں معنی صاف ہیں)۔

تَاْتِیْ مَنْ اَنْتَ مِنْہُ۔ جس امام سے تو نے بیعت کی ہے اسی کے پاس چلا جا۔

اَلصَّلٰوۃُ اِذَا اَتَتْ۔ نماز جب اسکا وقت آن پہنچے (اور صحیح اٰنَتْ ہے معنی وہی ہیں)۔

اَتٰی اُمَّہٗ۔ اپنی ماں سے زنا کیا۔

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ الثَّاءِ

اَثَاءٌ۔ یا اَثَاءَۃٌ۔ پھینک مارنا۔

اِئْتِثَاءٌ۔ بھوک نہ ہونا۔

اَثَرَۃٌ۔ یا اُثْرَۃٌ یا اِثْرَۃٌ۔ حق تلفی اور بلا استحقاق دوسرے کسی شخص کو عہدہ یا منصب یا عطا میں فضیلت دینا (یہ لفظ انصار کی حدیث میں ہے)۔

اِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَۃً فَاصْبِرُوْا۔ تم میرے بعد دیکھوگے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر بلا استحقاق فضیلت دیجائے گی تو تم صبر کئے رہنا یعنی حاکم وقت سے بغاوت نہ کرنا۔

اِذَا اسْتَاْثَرَ اللّٰہُ بِشَیْءٍ فَالْہُ عَنْہُ۔ جب اللہ تعالےٰ کسی کو اٹھالے یعنی مار ڈالے تو اس کو بھول جا (ہر گھڑی مصیبت کو تازہ نہ کر)۔

مَا اسْتَاْثَرَھَا عَلَیْکُمْ۔ آنحضرتؐ نے ان مالوں کو خاص اپنے نفس پر خرچ نہیں کیا۔

اَخْشٰی حَقْدَہٗ وَ اُثْرَتَہٗ۔ مجھے انکی نسبت یہ ڈر ہے کہ وہ اپنے عزیزوں کی بہت پاسداری کرتے ہیں بلا استحقاق انکو دوسروں پر مقدم رکھتے ہیں۔[2]

سَتَرَوْنَ اُثْرَۃً۔ تم دیکھوگے بلا استحقاق دوسروں کو تم پر فضیلت دیجائے گی۔

وَعَلٰی اَثَرَۃٍ عَلَیْنَا۔ گو ہم پر بلا استحقاق دوسروں کو فضیلت دیجائے (جب بھی ہم صبر کرینگے)۔

لَا یَبْقِیْ مِنْکُمْ اَثَرٌ۔ تم میں سے کوئی خبر دینے والا باقی

[1] لیکن یہ بات اپنی جگہ صحیح اور قرین عقل ہے کہ عمل اسی حدیث پر کرنا چاہیئے جو قرآن مجید کی تعلیمات کے مطابق ہو مخالف نہ ہو کیونکہ وہی ایک آخری معیار اسلام ہے۔ اب اگر کوئی حدیث قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے تو وہ حدیث رسول نہیں یا تو وہ موضوع ہے یا راوی اور سامع کی غلط فہمی ہے یا اسی طرح کی کوئی اور بات ہے ۱۲ مصحح

[2] یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے انہوں نے حضرت عثمان رضؓ کی نسبت اسوقت کہا جب لوگوں نے یہ ذکر کیا کہ آپ کے بعد

نہ رہے (یہ حضرت علی رضہ نے خارجیوں کیلئے بددعا کی اور صحیح ابرٌ (چغلی و فساد انگیزی کرنیوالا) ہے جیسے اوپر گذر چکا)۔

لَسْتُ بِمَاثُوْرٍ فِي دِيْنِيْ۔ میں وہ شخص نہیں ہوں جس کی دروغ گوئی اور بے ایمانی کا حال لوگ بیان کرتے رہیں (اور صحیح بِمَأبُوْرٍ (تہمت زدہ) ہے جیسے اوپر گذر چکا)۔

اَوِاسْتَأثَرْتَ بِهٖ۔ جس چیز کو تونے پردہ غیب میں رکھ چھوڑا۔

لَوْلَا اَنْ يَّاثُرُوْا عَنِّي الْكِذْبَ يَا لَوْلَا مَخَافَةُ اَنْ يُّؤْثَرَ عَلَيَّ الْكِذْبُ يَا لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ اَنْ يَّاثُرُوْا عَلَيَّ كِذْبًا۔ یہ تینوں قول ابو سفیان کے منقول ہیں مطلب یہ ہے کہ) اگر مجھ کو یہ اندیشہ نہ ہوتا یا یہ شرم نہ ہوتی کہ میرے ساتھی مجھ کو جھوٹا بنائینگے یا لوگ مجھ کو جھوٹا کہتے رہیں گے (تو میں آنحضرتؐ کی نسبت قیصر روم سے جھوٹی باتیں لگا دیتا)۔

اَتَاثِرُهٗ عَنْ اَحَدٍ۔ کیا تو یہ بات کسی سے نقل کرتا ہے۔

مَاحَلَفْتُ بِهَا ذَاكِرًا وَّلَا اٰثِرًا۔ میں نے اپنے باپ کی قسم نہ خود کھائی نہ دوسرے کسی شخص سے بطور حکایت نقل کی۔

وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وہ باتیں جو نہ اللہ کی کتاب میں ہیں اور نہ آنحضرتؐ سے روایت کی جاتی ہیں۔

اٰثَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آنحضرتؐ کی حدیثیں یا سنتیں۔

حَدِيْثٌ مَّاثُوْرٌ۔ مشہور حدیث جس کو لوگ ہر زمانہ میں نقل کرتے آئیں۔

لَا اُوْثِرُهُمْ۔ یہ حضرت عائشہ رضہ کا قول ہے) جب حضرت عمر رضہ کے بعد کوئی اور صحابی اُن سے کہلا

بھیجتا کہ مجھ کو بھی اپنے حجرے میں دفن ہونے کی اجازت دیجئے تو وہ یہ کہتیں میں صحابہ میں سے اب کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دے سکتی" (یعنے اس حجرے میں آنحضرتؐ اور ابوبکر رضہ کے پاس دفن ہونے کی اجازت دیکر)

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّبْسُطَ اللّٰهُ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَاَ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ ایک روایت میں یوں ہے مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّنْسَئَ فِيْ اَثَرِهٖ جسکو یہ بھلا لگے کہ اللہ اس کی روزی کشادہ کرے اور اس کی عمر دراز کرے تو وہ اپنا ناطہ جوڑے (اصل میں اثر کہتے ہیں پاؤں کے نشان کو جو چلنے میں زمین پر پڑتا ہے جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کے پاؤں کا نشان نہیں رہتا اسلئے عمر کو بھی اثر کہنے لگے۔

قَطَعَ اللّٰهُ اَثَرَهٗ۔ (یہ نمازی کے سامنے سے نکلجانے والے کے لئے بددعا ہے) یعنی اللہ اس کو لنگڑا لولا لنجا کردے وہ زمین پر چل ہی نہ سکیگا تو پاؤں کا نشان کٹ گیا۔

اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَكُمْ۔ کیا تم اپنے قدموں کا شمار نہیں کرتے (انکا ثواب نہیں چاہتے یعنی ہر قدم پر جو مسجد کو جانے میں اُٹھے ثواب ملیگا جتنی مسجد گھر سے دور ہوگی اتنا ہی ثواب زیادہ ملیگا)۔

فَبَعَثَ فِيْ اٰثَارِهِمْ۔ آنحضرتؐ نے ان لٹیروں کے قدموں کے نشانوں پر یا ان کے تعاقب میں فوج بھیجی)۔

يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ اَثَرُ السُّجُوْدِ۔ دوزخ پر سجدے کے مقام حرام ہیں (کہ وہ انہیں جلائے) یعنی ساتوں اعضا یا صرف پیشانی۔

غُسْلَ الْجَنَابَةِ فَلَمْ يَذْهَبْ اَثَرُهٗ۔ منی کو دھو ڈالا لیکن اسکا نشان نہیں گیا (بعضوں نے کہا پانی کا

نشان مراد ہے)۔

وَاَثَرُ الْغُسْلِ فِيْهِ بُقَعُ الْمَاءِ۔ دھونے کا نشان یعنی پانی کے دھبے اس میں موجود تھے۔

عَلٰی اِثْرِ سَمَاءٍ یا اَثَرِ سَمَاءٍ۔ رات کی بارش کے بعد۔

عَلٰی اِثْرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ۔ ہر نماز کے بعد۔

فُرِغَ اِلٰی کُلِّ عَبْدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ مِنْ خَمْسٍ مِّنْ مَّضْجَعِهٖ وَاَثَرِهٖ وَرِزْقِهٖ وَعَمَلِهٖ وَاَجَلِهٖ۔ یعنی مخلوق میں سے ہر بندے کی پانچ باتوں سے فراغت ہو چکی ہے (لکھی جا چکی ہیں) سکون اور حرکت[1]۔

دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ۔ اپنے گھروں ہی میں رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں۔

وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔ اور ہم تمہارے پیچھے ہیں (یعنی تمہارے بعد مرنیوالے اور تم سے ملنے والے ہیں)۔

کَتَبْتَ الْاٰثَارَ۔ تو نے اپنے بندوں کے سب افعال اور اقوال لکھ لئے ہیں۔

مَنْ لَقِیَ اللّٰهَ بِغَیْرِ اَثَرٍ مِّنْ جِهَادٍ۔ جو شخص اللہ سے ملے اور اس میں جہاد کا کوئی نشان نہ ہو (یعنی زخم یا مار یا اور کوئی صدمہ یا تکلیف جو جہاد کیلئے اٹھائے یا مال جو مجاہدین پر خرچ کرے یا مجاہدین کا سامان طیار کر دینا انکی خدمت کرنا)۔

لَیْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ اَثَرَیْنِ اَثَرٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَثَرٍ فِیْ فَرِیْضَةٍ مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ۔ اللہ کو دو نشانوں سے زیادہ کوئی نشان پسند نہیں ہے۔ ایک تو جہاد کا نشان دوسرا اُسکے کسی فرض کا نشان (مثلاً سجدے کا گھٹہ جو پیشانی میں پڑ جاتا ہے یا ہاتھ پاؤں کی ترخ جو سردی میں وضو کرنے سے ہو جاتی ہے۔ یا اسی طرح کا کوئی اور نشان۔

قِیْسَ لَهٗ مِنْ مَّوْلِدِهٖ اِلٰی مُنْقَطَعِ اَثَرِهٖ۔ یعنی مقام پیدائش سے مقام مرگ تک جتنا فاصلہ ہے اتنی کشادگی اسکے قبر میں ہوتی ہے۔

مَاکُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلٍ مِّنْكَ۔ میں آپکا جھوٹا دوسرے کسی کو نہیں دے سکتا (یہ ایثار سے ہے یعنی دوسرے کا آرام اپنے آرام پر مقدم رکھنا اپنے کو سوختہ غیر کو لذت)۔

وَدُنْیَا مُؤْثَرَةٌ۔ وہ دنیا جس کی تحصیل آخرت پر مقدم رکھی جائے۔

اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَهُوَ الْمَاْثُوْرُ۔ جب رمضان آجائے تو وہ سب مہینوں سے زیادہ فضیلت والا ہے۔

اٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا۔ ہم کو اپنے فضل اور احسان میں دوسروں پر مقدم رکھ اُن کو ہم پر مقدم نہ کر (مطلب یہ ہے کہ ہمارے دشمنوں کو ہم پر غالب نہ کر اور دشمنوں کو ہم سے بڑھ چڑھ کر نہ رکھ)۔

اَلَا اِنَّ کُلَّ دَمٍ وَّمَاْثُرَةٍ کَانَتْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَاِنَّهَا تَحْتَ قَدَمَیَّ هَاتَیْنِ۔ سن لو جاہلیت کے زمانہ کا ہر ایک خون اور فخر میرے ان دونوں پاؤں تلے (یعنی نیست نابود ہو گیا اب اسکا ذکر یا مطالبہ نہیں ہو سکتا)[2]۔

اُثْفِیَّه۔ وہ پتھر جس پر دیگ رکھی جاتی ہے اسکی جمع اَثَافِیْ اور اَثَاثُ آئی ہے۔

اَلْبُرْمَةُ بَیْنَ الْاَثَافِیْ۔ دیگ تینوں پتھروں پر تھی۔

اَثَافِی الْاِسْلَامِ ثَلٰثَةٌ۔ چولھے کے اسلام کے تین پتھر ہیں۔

اُثْکُوْلٌ۔ یا اِثْکَالٌ کھجور کی ڈالی۔

فَجُلِدَ بِاُثْکُوْلٍ۔ کھجور کی ایک ڈالی سے مارا گیا (اس میں سو ٹہنیاں تھیں گویا سو کوڑے پڑ گئے)۔

اَثْلٌ۔ جھاؤ کا درخت یا جھاؤ سے بڑا اس کے مشابہ ایک

[1] لقیہ تین یہ ہیں۔ رزق، عمل، اور موت کا وقت، لیکن ایک روایت میں وہ لقیہ تین یہ ہیں۔ نیک بختی یا بدبختی، رزق، اور موت کا وقت، مطلب دونوں کا ایک ہے۔ بعض روایتوں میں صرف چار چیزوں کا ذکر آیا ہے وہ یہ کہ پیدا ہونا مرنا، رزق اور اخلاق دعادات ۱۲ منہ

[2] ۸ھ حضور نے فتح مکہ کے موقعہ پر

درخت اصراح میں ہے درخت شورگز قسطلانی نے کہا ایک درخت ہے اس میں کانٹے نہیں ہوتے اور اس کی لکڑی عمدہ ہوتی ہے اس کے پیالے بنائے جاتے ہیں)

مِنْبَرُهٗ مِنْ اَثْلِ الْغَابَةِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر غابہ کے جھاؤ سے بنایا گیا تھا (غابہ ایک جھاڑی ہے مدینہ سے نو میل کے فاصلہ پر)۔

غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ یا غَيْرَ مُبَادِرٍ وَّلَا مُتَاَثِّلٍ - یعنی یتیم کے مال میں سے اپنے لئے دولت نہ جوڑے۔

لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ - یہ پہلا مال تھا جو میں نے جوڑا۔

مَجْدٌ اَثِيْلٌ - موروثی بزرگی - اسیطرح مَجْدٌ مُؤَثَّلٌ

اَثْلَةٌ - جڑ

نَحَتَ اَثْلَتَهٗ - اس کی ذات اور خاندان پر عیب رکھا۔

اِثْلِبٌ - یا اَثْلَبٌ - پتھر یا سنگریزہ یا مٹی۔

وَلِلْعَاهِرِ الْاَثْلِبُ - زنا کرنیوالے کیلئے پتھر ہے۔ (یعنی سنگسار کیا جائے گا یا اسکو کچھ نہیں ملنے کا خاک و پتھر کے سوا)۔

اَثَمٌ - یا اِثْمٌ یا اَثَامٌ یا مَاْثَمٌ - گناہ۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ - گناہ سے یا گناہ کی بات سے تیری پناہ۔

طَعَامُ الْاَثِيْمِ - گنہگار کا کھانا۔

اَخْبَرَ بِهَا عِنْدَ مَوْتِهٖ تَاَثُّمًا - علم چھپانے کے گناہ سے بچنے کیلئے معاذ نے مرتے وقت لوگوں کو اسکی خبر کر دی۔

لَا يَتَاَثَّمُ وَلَا يَتَحَرَّجُ - اپنی تئیں (آنحضرت پر جھوٹ باندھ کر) گنہگار نہیں کرتا۔

ضَرْبَةٌ بِضَرْبَةٍ وَّلَا تَاْثَمْ یا وَلَا تَاَثَّمْ - (یہ حضرت علی رضؓ نے امام حسن رضؓ سے فرمایا) ابن ملجم ملعون کے باب میں مار کے بدل مار ہے تجھ پر کوئی گناہ نہیں (یعنی قصاص لے سکتا ہے)۔

لَا يُنْزِلُ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهٗ - کوئی تم میں سے اپنے بھائی مسلمان کے پاس اتنا نہ ٹھیرے کہ اُسکو گناہ میں ڈالے (لوگوں نے عرض کیا گناہ میں کیونکر ڈالے فرمایا اسطرح کہ اسکے پاس خرچ کو نہ ہو وہ مہمانی نہ کر سکے)۔

تَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ تَاَثُّمًا - گناہ سے بچنے کیلئے اہل قبلہ پر کسی نے نماز جنازہ پڑھنا چھوڑ دیا ہو۔

لَمْ اِيْثَمْ - ایک لغت ہے یعنی حرف مضارع کو کسرہ دینا اور مشہور لَمْ اٰثَمْ ہے یعنی میں گنہگار نہ ہونگا۔

تَاَثَّمُوْا مِنَ التِّجَارَةِ - سوداگری سے بچاؤ گناہ بچے رہے۔

كَرِهْتُ اَنْ اُؤْثِمَكُمْ - مجھ کو تمہارا گناہ میں ڈالنا برا معلوم ہوا۔

حَتّٰى يُؤْثِمَهٗ - یہانتک کہ اسکو گناہ میں ڈالے (کیونکہ جب مہمان زیادہ ٹھہرا رہے گا اور میزبان اس کی مہمانی نہ کریگا تو گنہگار ہوگا)

شَرِبْتُ الْاِثْمَ - میں نے شراب پی۔

فَاِنَّهٗ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ - کفارے سے زیادہ قسم پر اڑے رہنے میں گناہ ہے۔

اِثْمِدٌ - سرمہ کا پتھر (اس کو باب الثاء مع المیم میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب مجمع کی متابعت سے ہم نے یہاں بھی ذکر کر دیا ہے)

اَثْوٌ - یا اِثَاوَةٌ یا اَثْيٌ یا اِثَايَةٌ چغلی کھانا۔

اِنْطَلَقْتُ اِلٰى عُمَرَ اٰثِيْ عَلٰى اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ - میں ابو موسیٰ اشعری کی چغلی کھانے کو حضرت عمر رضؓ کے پاس چلا۔

اِثَايَةٌ - ایک مقام کا نام ہے جو جحفہ کے رستے میں ہے۔

أُثَیْلٌ - ایک موضع جو مدینہ کے قریب ہے اور وہاں جعفر بن ابی طالب کے آل کا ایک چشمہ ہے۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْجِیْمِ

أَجَاءٌ - ایک پہاڑ کا نام ہے۔

أَجَاءَةٌ - ایک موضع ہے

أَجٌّ - دوڑنا -

فَخَرَجَ يَؤُجُّ - حضرت علیؑ دوڑتے ہوئے نکلے

طَرَفُ سَوْطِهٖ يَتَأَجَّجُ - اُن کے کوڑے کا کنارہ چمک رہا تھا۔

وَعَذْبُهَا أُجَاجٌ - اسکا میٹھا پانی بھی بہت کھاری ہے

وَطَرَفٌ لَهَا بِالْبَحْرِ الْأُجَاجِ - ایک کنارہ اسکا بہت کھاری سمندر میں تھا۔

أَجِيْجُ النَّارِ - آگ کی لپٹ اور چمک۔

يَأْجُوْجُ وَمَأْجُوْجُ - دو قومیں ہیں ترکوں کی یافث ابن نوح کی اولاد میں سے۔

تَأَجُّجٌ - شعلہ مارنا - چمکنا - بھڑکنا

أُجُدٌ - زوردار مضبوط اونٹنی۔

وَجَدْتُ أُجُدًا أَيَّحْتُشُهَا - میں نے ایک زوردار گٹھے ہوئے بدن کی اونٹنی پائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَجَدَنِیْ بَعْدَ ضَعْفٍ - شکر اس خدا کا جس نے مجھ کو کمزوری کے بعد زور آور کیا۔

أَجْدَبٌ - اُس کی جمع ہے أَجَادِبُ باب الجیم مع الدال میں مذکور ہوگا (اس لغت کو باب الجیم مع الدال میں ذکر کرنا تھا - مگر صاحب مجمع اور درّ نے یہیں بیان کردیا ہم نے بھی اُنکی متابعت کی)۔

أَجْدَلُ - باز۔

يَهْوِیْ هُوِیَّ الْأَجَادِلِ - اسطرح گرتا ہے جیسے باز شکار پر گرتا ہے (اسکو باب الجیم مع الدال میں ذکر کرنا تھا - مگر صاحب نہایہ نے یہیں بیان کردیا ہم نے بھی اُنکی متابعت کی)۔

أَجْرٌ - مزدوری دینا۔

كُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَائْتَجِرُوْا - کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور خیرات کرو ثواب کمانے کو (وَاتَّجِرُوْا پڑھنا صحیح نہیں ہے کیونکہ وہ تجارت سے نکلا ہے اور قربانی کے گوشت میں تجارت درست نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا صحیح ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے) مَنْ يَتَّجِرُ فَيَقُوْمُ فَيُصَلِّیْ مَعَهٗ - ابن اثیر نے کہا اس حدیث میں بھی يَأْتَجِرُ ہے یعنی کون اجر حاصل کرتا ہے اگر يَتَّجِرُ کی روایت صحیح ہو تو وہ تجارت سے ہوگا نہ کہ اجر سے

مَنْ اَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا بِهَا - جو شخص ثواب حاصل کرنے کے لئے زکوٰۃ دے۔

اُجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ یا آجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ ــــ اُجُرْ یَأْجُرُ سے یا آجَرَ یُؤْجِرُ سے دونوں کے معنی ایک ہیں یعنی میری مصیبت میں مجھکو اجر و ثواب دے۔

أَجَرَهُ اللّٰهُ اور آجَرَهُ اللّٰهُ - اللہ اسکو ثواب دے اور أَجَرَكَ اللّٰهُ اور آجَرَكَ اللّٰهُ - اللہ تجھ کو ثواب دے۔

اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا - مگر تجھ کو اسکا ثواب ملیگا۔

مَنْ زَادَ عَلٰی اِثْنَتَیْنِ لَمْ یُؤْجَرْ - دو بار سے زیادہ دھونے میں (یعنی وضو میں) ثواب نہ ملیگا (یہ امامیہ کی روایت ہے)

فَاِنَّ الْمَرَضَ لَا اَجْرَ فِیْهِ وَلٰكِنْ یَحُطُّ السَّیِّئَاتِ - بیماری میں کچھ ثواب نہیں مگر وہ گناہوں کو مٹا دیتی ہے

اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا - شفارش کرو تو تم کو ثواب ملیگا (اسلئے ثواب حاصل کرو)۔

لَهَا نِصْفُ اَجْرِهٖ - عورت کو خاوند کا آدھا ثواب ملے گا۔

قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ۔ جس کو تم نے امان دی ہم نے بھی امان دی (اے ام ہانی)

فَاِنْ كَانَ فِيْهَا اُجُوْرٌ فَاَرْبَعَةُ اَبْعِرَةٍ۔ اگر کوئی ہنسلی کی ہڈی توڑ ڈالے اور اسمیں گرہ رہجائے (سیدھی صاف اپنی اصلی حالت پر نہ جڑے) تو توڑنے والے کو چار اونٹ دیت کے دینے ہونگے۔

عَلٰى مِنْبَرٍ مِّنْ اٰجُرٍّ۔ ایک منبر پر جو پکی اینٹ سے بنا ہوا تھا (اس میں کئی لغتیں آئی ہیں اٰجُرٌّ اٰجُرٌ يَاجُوْرٌ اٰجُرٌ اٰجُرَةٌ وغیرہ)

مَنْ بَاتَ عَلٰى اِجَّارٍ۔ جو شخص رات کو ایسی چھت پر رہے۔ (سوئے) جس پر روک (کٹھرہ یا منڈیر نہ ہو)

فَاِذَا جَارِيَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى اِجَّارٍ لَّهُمْ۔ دیکھا تو ایک انصاری چھوکری ان کی ایک چھت پر ہے جس پر روک نہ تھی۔ اِجّار کو اِنجار بھی کہتے ہیں۔ جمع کا صیغہ اَجَاجِيْرُ اور اَنَاجِيْرُ ہے

تَلَقَّى النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي السُّوْقِ وَعَلَى الْاَجَاجِيْرِ وَالْاَنَاجِيْرِ۔ مدینہ کے لوگوں نے آنحضرتؐ کو بازار اور چھتوں پر سے دیکھا۔

اجط۔ بکریوں کو ڈانٹنے کیلئے یہ کلمہ کہا جاتا ہے۔

اَجَلٌ۔ مدت، مہلت، میعاد، عمر۔

تَاَجُّلٌ۔ دیر کرنا۔ مہلت چاہنا۔

اَلْقُرَّاءُ يَتَعَجَّلُوْنَهٗ وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهٗ۔ قاری لوگ قرآن پر عمل کرنے میں جلدی کرتے ہیں اس میں دیر نہیں کرتے۔

كُنَّا بِالسَّاحِلِ مُرَابِطِيْنَ فَتَاَجَّلَ مُتَاَجِّلٌ مِّنَّا۔ ہم سمندر کے کنارے مورچہ لگائے ہوئے تھے (دشمن کا انتظار کر رہے تھے) اتنے میں ہم میں سے کسی نے رخصت مانگی (اپنے گھر جانے کیلئے) اور ایک مدت مقرر کرانی چاہی مہلت مانگی۔ ۲

اِنْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ۔ اس کو آخری مدت تک لیجاؤ (پہلی اجل موت ہے جہاں پر روحوں کا مقام ہے۔ نیکوں کا سدرۃ المنتہٰی اور بدوں کا سجین)۔

اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا لَّا اَجَلَ لَهٗ دُوْنَ لِقَائِكَ۔ میں ایسا ایمان تجھ سے مانگتا ہوں جس کی انتہا تجھ سے ملنے پر ہو۔

اَتَاكُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ۔ جس امر کا کل کے لئے تم سے وعدہ کیا گیا تھا اور تم کو اس کیلئے مہلت دی گئی تھی وہ آن پہنچا۔

اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مراد ہو نصر فتح سے سورہ اذا جاء نصر اللہ میں ؎

اَجَلٌ اَوْ مَثَلٌ ضُرِبَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ یہ ایک مدت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مقرر کی گئی یا ایک مثل ہے جو آپ کیلئے بیان کی گئی۔

بَعْدَ الْاَجَلِ۔ میعاد کے بعد (یعنی مدت ایلاء کے بعد جو چار مہینے ہے)۔

اَبْعَدُ الْاَجَلَيْنِ۔ دونوں مدتوں میں دور والی مدت یعنی جس میں زیادہ عرصہ ہو (چار مہینے دس دن یا وضع حمل)۔

مِنْ اَجْلِ اَنْ يُّحْزِنَهٗ۔ اس لئے کہ اس کو رنجیدہ کرے۔ (یہ اَجْل تعلیلیہ ہے بسکون لام اسمیں کئی لغتیں آئی ہیں اِجْل، اِجْلَا، جَلَل سب کے معنے ایک ہیں۔

اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ اَجْلَ اَنْ يَّاْكُلَ مَعَكَ۔ تو اپنے بچہ کو اس لئے مار ڈالے کہ وہ تیرے کھانے میں شریک ہوگا ؎

؎ کچھ لوگ کہتے ہیں فتح مکہ میں جو تائید ایزدی ہوئی وہ مراد ہے کہ حضورؐ بغیر کسی ایسی جنگ کے فاتحانہ طریقے سے مکہ میں داخل ہوئے اور جو لوگ جوق در جوق اسلام لائے ۱۲ مس ؎ سمجھ اور حرام باتوں کے یہ بھی حرام ہے ۱۲ مس

أَجَلْ - بہ فتحہ ہمزہ وجیم کلمہ ایجاب بھی ہے جیسے نَعَمْ یعنی ہاں - بعضوں نے کہا تصدیق اور وعدہ میں أَجَلْ بولنا اچھا ہے اور استفہام میں نَعَمْ مناسب تر ہے -

إِجْلٌ - بکسر ہمزہ نیل گائے یا ہرن کا گلہ اِجَال جمع -

فِيْ يَوْمٍ تَرْمَضُ فِيْهِ الْآجَالُ - ایسے دن جس میں جنگلی گائیں یا ہرنیں گرمی کے مارے جل جائیں

أُجُمٌ - قلعہ یا محفوظ بلند مکان -

حَتّٰى تَوَارَتْ بِآجَامِ الْمَدِيْنَةِ - مدینہ کے محلوں میں چھپ گئی -

فَنَزَلْتُ فِيْ أُجُمِ بَنِيْ سَاعِدَةَ - میں بنی ساعدہ کے قلعہ میں اترا -

أَجَمَةٌ - جھاڑی -

اَلرَّجُلُ دَخَلَ الْأَجَمَ لَيْسَ فِيْهَا مَاءٌ - ایک شخص جھاڑی میں گیا جہاں پانی نہ تھا -

أَجَمَ النِّسَاءَ - عورتوں سے نفرت کی -

أَجَمَ الطَّعَامَ - کھانے سے نفرت کی -

أَجْمٌ اور أَجِيْمٌ - سخت گرم ہونا - بادل جانا -

تَأَجُّمٌ - غصہ ہونا -

أَجْنٌ - پانی کا رنگ اور مزہ بدلجانا -

لَا بَأْسَ بِالْوُضُوْءِ مِنَ الْمَاءِ الْآجِنِ - رنگ یا مزہ بدلے ہوئے پانی سے وضو کرنے میں قباحت نہیں (یہ امام حسن بصریؒ کا قول ہے - مراد وہ پانی ہے جسکا رنگ یا مزہ رکھے رکھے یا ٹھہرے رہنے یا کسی پاک چیز کے مل جانے سے بدل جائے - اگر نجاست کیوجہ سے رنگ یا مزہ یا بدبو بدل جائے تو اس سے وضو درست نہیں) -

أَجِنَّكَ مخفف ہے مِنْ أَجْلِ أَنَّكَ کا یعنی اس وجہ سے کہ تم -

نَهٰى عَنِ الْوُضُوْءِ فِي الْمَاءِ الْآجِنِ - رنگ یا مزہ بدلے ہوئے پانی میں وضو کرنے سے منع کیا -

قَدِ ارْتَوٰى مِنْ آجِنٍ - جس شخص نے دین کا علم رائے اور قیاس سے حاصل کیا (قرآنی آیات و احادیث کو چھوڑ دیا) تو وہ سڑے ہوئے پانی سے سیراب ہوا (یہ حضرت علی رضہ کا قول ہے) -

إِجَّانَةٌ - کٹرہ گنگال کپڑے دھونے کا ٹب - تسلہ - تھالہ - أَجَاجِيْنُ اسکی جمع ہے -

أَجْنَادٌ - جند کی جمع ہے بمعنے لشکر - (اس کو باب الجیم مع النون میں ذکر کرنا تھا) -

أُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ - سرداران فوج سپہ سالار -

أَجْنَادَيْنِ یا أَجْنَادِيْنَ - ایک موضع اطراف دمشق میں ہے وہاں مسلمانوں اور نصاریٰ میں جنگ عظیم ہوئی تھی -

أَجْيَادٌ - ایک پہاڑ جو مکہ میں ہے - بعضوں نے کہا جیاد -

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْحَاءِ

أَحٌّ - کھانسنا -

أُحَاحٌ پیاس غصہ درد دل جیسے أَحِيْحَةٌ اور أَحِيْحٌ ہے -

أَحَدٌ - خدا کا نام ہے یعنی اکیلا جو ہمیشہ سے اکیلا ہی رہا ہے -

أَحِّدْ أَحِّدْ - ایک انگلی سے اشارہ کر ایک سے (یہ آپ نے سعد سے فرمایا جب وہ دعا میں دو انگلیوں سے اشارہ کر رہے تھے -)

إِحْدٰى مِنْ سَبْعٍ یہ تو یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے سات سالوں میں سے ایک سال ہے (یہ ابن عباس رضہ نے اُس شخص کیلئے کہا جس پر دو

ف رائے اور قیاس سے مراد بے تحقیق گمان بازی ہے ورنہ عقل اور سمجھ کو دین کے امور اور ان کی حکمت میں تفقہ حاصل کرنے کی ممانعت تو کیا ملکہ ...

رمضان کے روزے لگاتار آگئیں) بعضوں نے
یوں ترجمہ کیا ہے کہ یہ ایک رات ہے اُن سات راتوں
میں سے جن میں قوم عاد پر عذاب بھیجا گیا تھا۔

اَحَدُ الثَّلٰثَةِ ۔ تم جس کے ڈھونڈھنے کیلئے بھیجے
گئے تھے وہ ان تین میں کا ایک ہے۔

اُحُدٌ ۔ ایک پہاڑ ہے مدینہ میں جہاں پر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مشرکوں سے جنگ
ہوئی تھی حضرت حمزہ رض اسی جنگ میں شہید ہوئے

اُثْبُتْ اُحُدُ ۔ ارے احد پہاڑ ٹھہارہ (تیرے اوپر
نبی ہے اور صدیق یا شہید یہ آنحضرت ص نے اس
وقت فرمایا جب آپ مع ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی
اللہ عنہم احد پہاڑ پر تھے وہ ہلنے لگا حالانکہ دو شخص
شہید تھے مگر فعیل واحد اور جمع سب کیلئے یکساں
آتا ہے یا شہید اسلئے فرمایا کہ شہادت اسوقت تک
حاصل نہیں ہوئی تھی اور نبوت اور صدیقیت حاصل
ہو چکی تھی ایک روایت میں و شہیدان ہے یعنی
دو شہید۔ مراد حضرت عمر اور حضرت عثمان ہیں)

فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى ۔ مقتدیوں کی آمین
فرشتوں کی آمین سے مل جائے یعنی ایک ساتھ دونوں
کہے جائیں۔

اِسْمُهٗ فِي التَّوْرَاةِ اَحْيَدُ ۔ آنحضرت کا نام توراۃ
شریف میں اُحَید مذکور ہے کیونکہ آپ اپنی امت
کو دوزخ سے ہٹا دیں گے۔

اَحَابِيْش ۔ (اس کو باب الحا مع الباء میں ذکر کرنا تھا مگر
صاحب مجمع نے یہاں بھی اس کو ذکر کیا ہے اسلئے
ہم نے بھی یہاں لکھدیا) یہ احبوش کی جمع ہے یعنی
مختلف قبیلوں کے لوگ۔

جَمَّعُوْا لَكَ الْاَحَابِيْش ۔ قریش کے لوگوں نے آپ
سے لڑنے کے لئے مختلف قبیلوں کی جماعتیں اکٹھا
کی ہیں (یہ سنکر آپ نے فرمایا اچھا تو پہلے ان قبیلوں
ہی پر حملہ کرو)

اِنْ يَّاْتُوْنَا كَانَ اللّٰهُ قَدْ قَطَعَ مِنْهُمْ عَيْنًا
وَاِنْ لَّمْ يَاْتُوْنَا نَهَبْنَا عِيَالَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ
وَتَرَكْنٰهُمْ مَحْرُوْبِيْنَ ۔ دو حال سے خالی نہیں یا
تو یہ قبیلے والے اپنے بال بچوں کو بچانے کے لئے ہمارے
مقابلہ پر آئیں گے تب تو یہ فائدہ ہوگا کہ اللہ ان
قریش کے کافروں کا ایک جاسوس کم کر دیگا (کیونکہ
یہ قبیلے والے قریش کے کافروں کو خبریں دیا کرتے تھے)
ایک روایت میں عَيْنًا کے بدل عُنُقًا ہے یعنی ایک
گروہ انکا کم کر دیگا۔ یا نہ آئیں گے وہیں قریش کے
کافروں کے پاس پڑے رہیں گے تب بھی ہمارا فائدہ
ہے ہم ان کے بال بچے اسباب سب لوٹ لیں گے
اور ان کو ٹھیک (لٹا ہوا خالی ہاتھ) بنا دیں گے۔

اَحْرَادُ ۔ ایک پرانے کنوئیں کا نام ہے جو مکہ میں ہے۔

اِحْنَةٌ ۔ حسد اور کینہ اور دشمنی ۔ اس کی جمع اِحَنٌ اور
اِحْنَاتٌ ہے۔

وَفِيْ صَدْرِهٖ عَلَيْهِ اِحْنَةٌ ۔ وہ دل میں اس پر
حسد رکھتا ہے۔

وَفِيْ قُلُوْبِكُمُ الْبَغْضَاءُ وَالْاِحَنُ ۔ تمہارے
دلوں میں دشمنی اور کینے ہیں ۔ حِنَةٌ اور حِنَاتٌ
کے بھی یہی معنی ہیں۔

لَقَدْ مَنَعَتْنِي الْقُدْرَةُ مِنْ ذَوِي الْحِنَاتِ ۔
میری قدرت مجھ کو روکتی ہے کہ میں کینہ والوں سے
بدلہ لوں۔ (یہ معاویہ رض کا قول ہے)

كُلُّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَوْ اِحْنَةٌ فَهِيَ
تَحْتَ قَدَمِيْ هٰذِهٖ ۔ جاہلیت کے زمانہ کا ہر
ایک خون کینہ میرے اس پاؤں کے تلے ہے یعنی لغو
اور کالعدم ہوگیا[1]

[1] یہ حضور ص نے فتح مکہ کے موقع پر اُن کو مسلموں سے مخاطب ہوکر فرمایا جو آپس میں جھگڑ رہے تھے ۱۲ منہ

اُحْيَا - ایک چشمہ ہے۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْخَاءِ

اُخْبِيَّةٌ - ایک قسم کا آٹا جس میں دودھ اور تیل ملایا جاتا ہے۔

اُخُيٌّ - ایک مقام جو بصرہ میں دجلہ کے مشرقی جانب واقع ہے۔

اِخْ اِخْ - ایک لفظ ہے جو عرب لوگ اونٹ کو بٹھانے کے لئے بولتے ہیں۔

اَخْدَعٌ - (اس کو باب الخاء مع الدال میں ذکر کرنا تھا۔ مگر صاحب مجمع نے یہاں بھی بیان کر دیا ہے گردن کی رگ۔

یَحْتَجِمُ فِی الْاَخْدَعَیْنِ - گردن کی دونوں رگوں میں پچھنے لگاتے تھے (یہ درد سر کو جو غلبہ خون سے ہو مفید ہے۔)

اَخْذٌ - پکڑنا۔ لینا۔

کُنْ خَیْرَ اٰخِذٍ - اچھے قید کرنے والے ہو۔

مَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا اُخِذَ بِهٖ - جو شخص ان کاموں میں سے کوئی کام کریگا اس کو سزا ملے گی۔

اَخَذُوْا عَلٰی اَیْدِیْهِمْ - اگر اُن کو اس کام سے باز رکھیں۔

اَیُؤْخَذُ عَلٰی یَدَیَّ - (یہ حضرت عائشہ رضؓ کا قول ہے) کیا میں اپنے مال میں تصرف کرنے سے روکی جاؤں گی۔

اُؤَخِّذُ جَمَلِیْ - کیا میں اپنے اونٹ پر ٹونا ٹوٹکا کروں (یعنی خاوند پر کہ وہ دوسری عورتوں سے کچھ نہ کرسکے یہ حضرت عائشہ رضؓ سے ایک عورت نے پوچھا وہ نہیں سمجھیں کہ اونٹ سے خاوند مراد ہے اس وجہ سے انھوں نے اجازت نہ دی)

اَوْ یُؤَخَّذُ عَنْهَا - اُس سے جماع نہ کر سکے۔

اُخْذَةٌ - اس افسون (منتر) کو کہتے ہیں جو عورتیں مردوں پر کر دیتی ہیں تا وہ دوسری عورتوں سے صحبت نہیں کر سکتے۔

اَخِیْذٌ - قیدی - اَخَذَ عُمَرُ جُبَّةً مِنْ اِسْتَبْرَقٍ فَاَخَذَهَا - حضرت عمر رضؓ نے ایک ریشمی کپڑے کا جبہ چکایا پھر اس کو لے لیا۔

فَاُخِذَ فَقَالَ ادْعِی اللّٰهَ - پھر اس ظالم کا گلا گھونٹا گیا اور (حضرت سارہؑ سے کہنے لگا اللہ سے دعا کر۔

فَاَخَذْتُ عَلَیْهِ یَوْمًا - میں نے ایک دن اُنکی قرارت خوب یاد کر لی۔

اَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ عَقَبَةٍ اَوْ ثَنِیَّةٍ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھاٹی کی طرف چلے۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَاْخُذَ اُمَّتِیْ بِاَخْذِ الْقُرُوْنِ - قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جبتک کہ میری امت اگلی امتوں کی چال پہ نہ چلے گی (ان کی روش اور سیرت اختیار نہ کریگی)[1]

اَلْمَرْاَةُ لَتَاْخُذُ لِلْقَوْمِ - ایک عورت اپنی قوم والوں کے لئے امان لے سکتی ہے۔

مَا اَخَذَتْ سُیُوْفُ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا - اللہ کی تلواریں ابھی تک اپنے مارنے کی جگہوں میں نہیں پہنچیں (یعنی جن کافروں کو مار ڈالنا چاہیے تھا ان میں سے بعضے ابھی تک زندہ ہیں یہ قول ابوسفیان کے حق میں کہا گیا ہے۔)

مَنْ تَخَطّٰی اِتَّخَذَ جِسْرًا اِلٰی جَهَنَّمَ - جو شخص (جمعہ کے دن) لوگوں کی گردنیں پھاندتا ہوا (اگلی صفوں میں) جائے اس نے جہنم تک ایک پل بنا لیا

[1] یعنی یہ یقینی بات ہے کہ قیامت کے آنے سے پہلے پہلے میری امت ایسی ایسی ہو جائے گی ۱۲ منہ

(ایک روایت میں اُتُّخِذَ ہے بصیغہ مجہول یعنی اس کے لئے ایک پل جہنم تک بنا دیا جائے گا)۔

لَوْ عَلِمْنَا اَیُّ الْمَالِ خَیْرٌ فَنَتَّخِذَہٗ۔ کاش ہم کو معلوم ہو جائے کہ کونسا مال بہتر ہے تو وہ ہم اپنے لئے جوڑ رکھیں۔

فَلَا یَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِہٖ۔ تو وہ اپنے بال نہ کتروائے۔

کَانَ یَاْخُذُ مِنْ لِحْیَتِہٖ۔ آنحضرتؐ اپنی ڈاڑھی کے بال کترواتے تھے۔ (ادھر اُدھر سے کتروا کر برابر کرتے تھے۔)

اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ۔ میں پیچھے سے تمہاری کمریں تھام رہا ہوں (اور تم دوزخ میں گرتے پڑتے ہو)۔

اَخَذُوْا اَخَذَاتِہِمْ۔ اپنے اپنے ٹھکانوں پر اتر پڑے۔

فَلْیَاْخُذْ بِاَنْفِہٖ۔ تو وہ اپنی ناک تھام لے (تاکہ دوسرے لوگ سمجھیں کہ نکسیر پھوٹی ہے یہ ایک ادب اور تہذیب کی تعلیم ہے۔

وَکَانَتْ فِیْہَا اِخَاذَاتٌ۔ اس زمین میں گڑھے تھے (جن میں پانی جمع ہو جاتا ہے)۔ یہ اِخَاذَۃٌ کی جمع ہے۔ یعنی گڑھا کنڈ۔

فَوَجَدْتُہُمْ کَالْاِخَاذِ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو گڑھوں کی طرح پایا (کوئی بڑا کوئی چھوٹا کوئی زیادہ علم والا کوئی کم علم والا) اِخَاذ بھی اِخَاذَۃٌ کی جمع ہے بعضوں نے کہا اِخَاذٌ مفرد ہے اس کی جمع اُخُذٌ ہے)۔

وَامْتَلَاَتِ الْاِخَاذُ۔ گڑھے بھر گئے۔

لَا تَاْخُذُوْا مِنْہُ شَیْئًا (یعنی فرات میں سے (قیامت کے قریب) جو سونے کا خزانہ نکلیگا اس میں سے کچھ مت لینا وہاں لاکھوں آدمی مارے جائیں گے)۔

فَاَخَذَ بِیَدِیْ وَاَنَا جُنُبٌ (یہ ابو ہریرہؓ کا قول ہے) (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھاما، یا مجھ سے مصافحہ کیا) حالانکہ میں جنب تھا (یعنی غسل کی حاجت تھی)۔

آخِر۔ خدا کا نام ہے یعنی مخلوق کے فنا ہونے پر وہی باقی رہے گا۔

مُؤَخِّر۔ پیچھے کرنے والا جیسے مُقَدِّم آگے کرنیوالا۔

کَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِاٰخِرَۃٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مجلس سے اٹھنے لگتے تو اخیر میں یوں فرماتے (گویا یہ کفارہ مجلس تھا)۔

لَمَّا کَانَ بِاٰخِرَۃٍ۔ جب کہ وہ اخیر تھا۔

اِنَّ الْاٰخِرَ قَدْ زَنٰی۔ اس کمبخت نے زنا کیا۔ آخر سے اپنی تئیں مراد لیا۔ (یعنی دور از رحمت الٰہی راندۂ بارگاہ خدائی ہوں)۔

اَلْمَسْئَلَۃُ اٰخِرُ کَسْبِ الْمَرْءِ۔ سوال کرنا آدمی کے لئے ذلیل پیشہ ہے (ایک روایت میں اٰخِرُ کَسْبِ الْمَرْءِ ہے یعنی سوال کرنا آدمی کا آخری پیشہ ہے جب دوسری کمائیوں سے عاجز ہو جاتا ہے)۔

مِثْلُ اٰخِرَۃِ الرَّحْلِ یا مُؤْخِرَتِہٖ۔ پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر جس پر سوار ٹیک لگاتا ہے۔

اَخِّرْ عَنِّیْ یَا عُمَرُ۔ چلو عمر پرے ہٹو۔ یا اپنی رائے رہنے دو۔

مَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ جس شخص کا آخری کلام یہ ہو لا الٰہ الا اللہ (محمد رسول اللہ) (خدا کے سوا کسی کی بندگی نہیں کرونگا) (یعنی توحید و رسالت پر یقین رکھتا ہو گو زبان سے نہ کہہ سکے)۔

اَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ۔ لیکن دوسرا شخص تو [illegible] گیا۔

نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ۔ ہم دنیا میں تو دوسری امتوں کے بعد آئے لیکن آخرت میں اُن کے آگے

ہوں گے (درجہ یا مرتبہ یا دخول جنت یا حساب و کتاب میں)۔

فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ۔ اخیر کی دس راتوں میں۔

اٰخِرُ مَا کَلَّمَهُمْ عَلٰی مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔ ابوطالب نے (مرتے وقت) آخری بات جو کی وہ یہ تھی کہ میں عبدالمطلب کے دین پر دنیا سے جاتا ہوں۔

اٰخِرُ اٰیَةٍ نَزَلَتْ یَسْتَفْتُوْنَكَ۔ آخری آیت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری یستفتونک قل اللّٰہ یفتیکم فی الکلالۃ سے آخیر تک ہے۔ (یہ براء کا قول ہے ابن عباس نے کہا آخری آیت ربوا کی آیت ہے اور صحیح یہ ہے کہ آخری آیت وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَی اللّٰهِ ہے)[1]۔

ذٰلِكَ الْاٰخِرُ اِنَّمَا بَیَّنَّا لِاخْتِلَافِهِمْ۔ یہ امام بخاری کا قول ہے صحیح میں یعنی آنحضرت ص کا آخری فعل یہ ہے کہ دخول سے غسل کرتے تھے (بعضوں نے ذٰلِكَ الْاٰخَرُ پڑھا ہے یعنی ہم نے دوسری حدیث جس سے عدم وجوب غسل نکلتا ہے یا دوسرا قول عدم وجوب غسل کا اس لئے بیان کر دیا کہ محدثین کا اس حدیث کی صحت میں یا صحابہ کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے)۔

یَسْمَعُ خُطْبَةَ عُمَرَ الْاٰخِرَةَ۔ یعنی عمرؓ کا دوسرا خطبہ سنا (جو انہوں نے آنحضرت ص کی وفات کے بعد سنایا تھا پہلے خطبہ میں انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی آپ پھر دنیا میں تشریف لائیں گے دوسرے خطبے میں انہوں نے اپنی غلطی کا اقرار کیا اور معذرت کی)۔

یُغْفَرُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی۔ یعنی اس جمعہ اور اگلے گذرے ہوئے جمعہ یا آئندہ جمعہ کے بیچ میں جو گناہ ہیں[2] یا ہوں گے وہ معاف ہو جائیں گے۔

لَوْلَا اٰخِرُ الْمُسْلِمِیْنَ مَا فُتِحَتْ قَرْیَةٌ اِلَّا قَسَمْتُهَا بَیْنَ اَهْلِهَا۔ یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے (یعنی اگر دوسرے مسلمان جو آخیر میں آنیوالے ہیں نہ ہوتے تو میں ہر بستی کو جو فتح ہوتی فتح کرنیوالوں پر بطور جاگیروں کے تقسیم کر دیتا)۔

اِذَا خَرَجُوْا لَمْ یَعُوْدُوْا اٰخِرُ مَا عَلَیْهِمْ یا اٰخِرَ مَا عَلَیْهِمْ وہ فرشتے جو وہاں آتے ہیں جب وہاں سے چلے جاتے پھر نہیں آتے یہی آنا انکا آخری آنا ہوتا ہے (سبحان اللہ کتنے بے شمار فرشتے ہیں)۔

عِبَادَ اللّٰهِ اُخْرَاكُمْ۔ (یہ شیطان نے جنگ احد میں پکار دیا تھا) یعنی خدا کے بندو ان لوگوں سے بچو جو تمہارے پیچھے ہیں (مسلمانوں کو مردود نے دھوکا دیا پچھلے گروہ کو کافر بتلایا حالانکہ وہ مسلمان تھے اور مسلمان آپس ہی میں لڑ پڑے)۔

فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ اٰخِرُ مَا نَزَلَتْ[3]۔ یعنی یہ آیت وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا۔ آخیر میں اتری ہے (یہ مطلب نہیں ہے کہ سب آیتوں کے آخیر میں اتری)۔

اِنْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰی اٰخِرِ الْاَجَلِ۔ اسکو اسکے آخری ٹھکانے میں لیجاؤ (سدرۃ المنتہیٰ یا سجین میں یا دنیا تمام ہونے تک اسکو وہاں لیجا کر رکھو)۔

لَمْ یَظْمَأْ اٰخِرَ مَا عَلَیْهِ۔ کبھی آخری سے آخری موقع پر بھی پیاسا ہوگا۔

تُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ الْاٰخِرِ۔ آخری اٹھنے پر یقین کرے (یعنی قیامت یا حساب کے وقت پر اور خدا سے ملنا تو مرتے کے ساتھ ہی ہو جاتا ہے اس لئے حدیث میں تکرار نہیں ہے)۔

یَوْمُ النَّفْرِ الْاٰخِرِ۔ (تیرھویں تاریخ ذی الحجہ کی) وہ آخری کوچ کا دن ہے (پہلا کوچ بارھویں تاریخ کو ہوتا ہے)۔

فَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ اٰخِرُ اٰیَةٍ۔ تیرا مقام (قرآن کی اس

---

[1] اس میں اختلاف ہے کچھ لوگ اسی آیت کو آخری بتاتے ہیں۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ الخ ۱۲ منہ [2] مراد گناہ صغیرہ ہیں ورنہ کبائر بغیر توبہ و تلافی کے معاف نہیں ہوتے ۱۲ منہ [3] ترجمہ جس نے مسلمان کو عمداً قتل کیا تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہے گا ۱۲ منہ

آخری آیت پر ہے۔ یہاں تک تو پڑھ سکے (بہشت کی سیڑھیاں قرآن کی آیتوں کے شمار میں ہیں جو شخص جتنی آیتیں زیادہ پڑھ سکیگا اتنا ہی اُس کا مرتبہ بلند ہوگا)[1]

اِلْتَمِسُوْا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ اَوْ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ۔ آخیر کی سات یا دس راتوں میں شب قدر کو ڈھونڈو (یعنی مہینہ کے آخر سے شروع کر کر سات راتوں میں یا بیسویں شب کے بعد سے سات راتوں میں)۔

اٰخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ بِهٖ۔ آخیر میں یہ بات کی۔

اُخْرَيَاتٌ۔ اُخْریٰ کی جمع ہے جیسے اَوَاخِرَ آخر کی جمع ہے

كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُوْلَهَا رُدَّ عَلَيْهِ اُخْرٰهَا۔ ہر بار جب اگلا جانور (اُس کو روندکر) اس پر سے گذر جائے گا تو پھر پچھلا اُس پر آن پہنچیگا۔ (مطلب یہ ہے کہ اُس پر سے گذرنے کا سلسلہ برابر جاری رہیگا ہر اگلے کے بعد ایک پچھلا اور آئیگا یہ نہ ہوگا کہ کہیں سلسلہ ختم ہو جائے۔ بعضوں نے کہا اس روایت میں راوی سے غلطی ہوئی ہے۔ اور صحیح یوں ہے کُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُخْرٰهَا رُدَّ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا۔ یعنی ساری مندے (گلّے) میں سے جب آخیر کا جانور اس پر سے گذر لیگا تو پھر پہلا جانور لایا جائے گا وہ اس پر سے گذریگا اسی طرح سلسلہ قائم رہیگا اس صورت میں مطلب صاف ہے)۔

اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عرفات سے ظہر اور عصر پڑھ کر وقوف کر کے جب دن آخر ہوا اسوقت لوٹے۔

رَاٰى تَاَخُّرًا فِيْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ لَا يَزَالُوْنَ يَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ۔ آنحضرتؐ نے دیکھا کہ آپ کے اصحاب (پہلی صف کو چھوڑ کر) پچھلی صفوں میں رہنے لگے تو فرمایا کچھ لوگ ہمیشہ پیچھے رہتے رہیں گے یہانتک کہ اللہ بھی ان کو پیچھے ڈالدے گا۔ (اپنی رحمت اور توجہ سے محروم کر دیگا)۔

لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلٰوةَ لِطَعَامٍ وَّلَا لِغَيْرِهٖ۔ نماز میں دیر نہ کرو نہ کھانے کے انتظار میں نہ اور کسی کام کے لئے۔ (یہ حدیث اُس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ جب رات کا کھانا رکھا جائے اُدھر عشا کی نماز تیار ہو تو پہلے کھانا کھالو کیونکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کھانا ابھی سامنے نہ رکھا گیا ہو لیکن اس کے انتظار میں نماز میں دیر کریں یہ منع ہے)۔

اَخِّرُوْهُنَّ حَيْثُ اَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ[2]۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو مردوں کے بعد رکھا (یعنی ذکر اور مرتبہ میں) تو تم بھی ان کو مردوں کے بعد رکھو (ان کی صف مردوں کے پیچھے رہے)۔

بِعْتُهٗ بِاٰخِرَةٍ۔ میں نے اُسکو ادھار پر بیچا۔

حَتّٰى اِذَا كَانَ اٰخِرُ الطَّوَافِ۔ جب طواف ختم ہونے کو تھا۔

وَاَمَانَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ۔ یعنی میں تیرا ایمان اور تیرا آخری عمل (خاتمہ) اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں

وَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ۔ میرے اگلے اور پچھلے سب گناہ بخشدے۔

اَخْشَبَيْنِ۔ (اس لغت کو باب الخاء مع الشین میں بیان کرنا تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں ہی ذکر کیا) مکہ کے دونوں پہاڑ بوقبیس اور اس کے سامنے کا پہاڑ (جبل النور)

اِنِّيْ اُطْبِقُ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ۔ اگر آپ فرمائیں میں ان قریش کے کافروں پر مکہ کے دونوں پہاڑ کو ملا دوں (یہ اُنکے درمیان پس کر رہ جائیں گے)

[1] اور اس دن وہ اتنی ہی آیات پڑھ سکیگا جتنی کہ اس نے دنیا میں پڑھی ہونگی۔ پڑھنے سے یہ مراد نہیں کہ چاہے کوئی پڑھے اور کسیطرح بھی پڑھے بلکہ وہ شخص مراد ہے جو ان آیات پر کما حقہ ایمان رکھتا ہو عملاً کاربند ہو اور سمجھ کر پڑھتا ہو اور پھر ان پر عمل کرتا ہو ۱۲ منہ۔

اُخْضُرْ۔ ایک مقام کا نام جو تبوک کے قریب ہے۔ آنحضرت ص سفر تبوک میں وہاں اترے تھے۔

اَخْمَصُ۔ تلوے کا وہ حصہ جو چلنے میں زمین سے نہیں لگتا (اس کو باب الخاء مع المیم میں ذکر کرنا تھا)۔

اَخٌ۔ بھائی دوست ہمنشین۔

اُخِيَّةٌ یا اِخْيَةٌ یا آخِيَةٌ۔ وہ رسی یا لکڑی جس کو جھکا کر اُسکے دونوں کنارے زمین میں گاڑ دیتے ہیں وہ کنڈے کی طرح ہو جاتی ہے جانور کو اس سے باندھ دیتے ہیں۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي اُخِيَّتِهٖ۔ مومن کی مثال اس گھوڑے کی سی ہے جو کنڈے میں بندھا ہو کبھی اس سے نزدیک ہو جاتا ہے کبھی دور مگر اس سے بالکل جدا نہیں ہو سکتا اسی طرح مومن کو کبھی قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے کبھی گناہوں کی وجہ سے بُعد ہو جاتا ہے مگر اصل ایمان سے جدا نہیں ہوتا بلکہ قائم رہتا ہے)۔

لَا تَجْعَلُوْا ظُهُوْرَكُمْ كَاَخَايَا الدَّوَابِّ۔ یعنی نماز میں اپنی پیٹھوں کو جانور باندھنے کے کنڈوں کی طرح ٹیڑھا مت کیا کرو۔

اَنْتَ اُخِيَّةُ اٰبَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے) انھوں نے حضرت عباس سے کہا کہ تم ہی آنحضرت ص کے بزرگوں میں ایک باقی ہو اور سب گذر گئے)۔

يَتَاَخّٰى مُتَاَخّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ پیروی کرنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔

اَلرَّجُلُ يُؤَخِّيْ وَالْمَرْاَةُ تَحْتَفِزُ۔ مرد بائیں پاؤں پر بیٹھے داہنا پاؤں کھڑا رکھے اور عورت سمٹ جائے یا سمٹ کر سرین کے بل بیٹھے (اکثر روایتوں

میں اَلرَّجُلُ يُخَوِّيْ، ہے یعنی مرد اپنا پیٹ زمین سے اٹھائے رکھے)۔

اِنَّ اَهْلَ الْاِخْوَانِ لَيَجْتَمِعُوْنَ۔ میز پر کھانے والے اکٹھے ہوتے ہیں۔

اِذَا اٰخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ۔ جب ایک مرد دوسرے مرد کو اپنا بھائی بنائے۔

اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ۔ ایک مومن دوسرے مومن کا سگا بھائی ہے۔ (امام ابوالحسن نے فرمایا اللہ نے مومنوں کو اپنے نور سے پیدا کیا اور اپنی رحمت سے انکو رنگا تو ہر مومن کا باپ نور ہے اور ماں رحمت ہے)۔

لَوْ تَتَوَاخَوْا عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ وَلٰكِنْ تَعَارَفْتُمْ عَلَيْهِ۔ تم اس اسلام کی وجہ سے بھائی بھائی نہیں بنے (بھائی بنا تو ازل سے تھا) بلکہ جان پہچان ہوگئی۔

اٰخٰى بَيْنَ اَصْحَابِهٖ۔ آنحضرت نے اپنے اصحاب کو ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا۔

اُعْبُدُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوْا اَخَاكُمْ۔ عبادت خدا ہی کی کرو جو تمہارا مالک ہے اور اپنے بھائی کی یعنی میری عزت کرو۔

وَقَالَ زَيْدٌ بِنْتُ اَخِيْ۔ زید نے کہا یہ میری بھتیجی ہے (کیونکہ آنحضرت ص نے زید بن حارثہ اور حمزہ رض کو بھائی بھائی بنا دیا تھا۔

وَدِدْتُ اِنَّا قَدْ رَاَيْنَا اِخْوَانَنَا۔ مجھ کو آرزو ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھتے (مراد آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو آپ کی وفات کے بعد مسلمان ہوئے اور قیامت تک ہوں گے) مترجم۔ ان حدیثوں میں تصریح ہے اخوت رسول کریم کی مومنین کے ساتھ تو اس صورت میں جس نے آنحضرت ص کو بڑا بھائی کہا تو اس پر کچھ الزام نہیں مگر بھائی سے مراد دین کا اتحاد رکھے نہ یہ کہ مرتبہ

اور منزلت میں آپ بڑے بھائی کی طرح ہیں۔ قرآن میں ایک قرأت وَہُوَ اَبُوہُم ہے یعنی آنحضرتؐ سب مسلمانوں کے باپ ہیں قدر و منزلت میں تو آپ باپ دادا تمام بزرگوں سے بڑھ کر ہیں اگر کوئی آپ کو بڑا بھائی کہہ کر توہین کی نیت کرے تو وہ کافر ہو جائے گا پیغمبروں کی ذراسی توہین بھی کفر ہے۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔

یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکَ یَا اُخَیَّ۔ میرے چھوٹے بھائی اللہ تجھ کو بخشے۔

اَشْرِکْنَا فِی دُعَائِکَ یَا اُخَیَّ۔ اے میرے چھوٹے بھائی ہم کو بھی اپنی دعا میں شریک کرلے۔ (یہ آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا)۔

وَآاَخَاہُ۔ ہائے میرے بھائی۔

فَرَّقَ بَیْنَ اَخَوَیِ الْعَجْلَانِ۔ عجلانی جو رو مرد میں آپ نے جدائی (فارغخطی) کرادی۔

بَیْنَ ھٰذَا الْحَیِّ اِخَاءٌ۔ اس قبیلے سے بھائی چارہ ہے۔

اَخْنُوخ۔ حضرت ادریس ؑ کا نام ہے۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الدَّالِ

اَدْبٌ۔ کھانے کے لئے بلانا۔

اَمَّا اِخْوَانُنَا بَنُوْ اُمَیَّةَ فَقَادَةٌ اَدَبَةٌ۔ ہمارے بھائی بنی امیہ تو رئیس ہیں (مزاج میں امارت ہے) کھانے کے لئے بلانے والے ہیں (بڑے کھلانے پلانے والے ضیافت کرنے والے اسی سخاوت اور سیر چشمی اور حسن سلوک کی وجہ سے تو لوگ معاویہؓ کی طرف مائل ہو گئے۔ دنیا داروں کی یہی روش ہوتی ہے)

اِیْدَابٌ۔ مہمانی کے لئے بلانا۔

اَلْقُرْاٰنُ مَادُبَةُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ۔ قرآن زمین میں اللہ کی دعوت ہے خدا

اِنَّ لِلّٰہِ مَادُبَةً مِنْ لُحُوْمِ الرُّوْمِ۔ اللہ تعالیٰ نصرانیوں کے گوشت سے (درندوں کی) دعوت کرنے والا ہے (یعنی عکّہ کی چراگاہوں میں وہ مارے جائیں گے اور درندے اُن کا گوشت اڑائیں گے)۔

اَدَبٌ۔ عقلمندی ہر بات کو درستی کے ساتھ اپنے موقع پر کہنا، ہر کام کو احتیاط اور دور اندیشی کے ساتھ بجالانا بزرگوں کی عزت اور عظمت کرنا۔

زَکِّ بِالْاَدَبِ قَلْبَکَ فَنِعْمَ الْعَوْنُ الْاَدَبُ۔ ادب سے اپنا دل پاک کر ادب کیا اچھا مددگار ہے۔

وَاعْلَمْ اَنَّکَ مَسْئُوْلٌ عَمَّا وَلَّیْتَهٗ مِنْ حُسْنِ الْاَدَبِ۔ یہ سمجھ لے (باپ کو خطاب ہے) قیامت کے دن تجھ سے پرسش ہوگی تو نے اپنے بیٹے کو جو اچھا ادب سکھلایا (اُس کو ادبی اور اخلاقی اور دینی اور اقتصادی تعلیم دی یا نہیں۔ جو لوگ اپنے بچوں کو بغیر تعلیم کے یوں ہی آزاد چھوڑ دیتے ہیں ان سے سخت بازپرس ہوگی)

اَحْسَنَ تَادِیْبَهَا۔ نرمی اور محبت اور پیار کے ساتھ اُس کو ادب سکھلایا۔

خَیْرُ مَاوَرَّثَ الْاٰبَاءُ لِاَبْنَائِهِمُ الْاَدَبُ۔ بہتر ترکہ جو باپوں نے بیٹوں کے لئے چھوڑا وہ ادب ہے یہ ہر ایک علم و ہنر پر مشتمل ہے جس سے آخرت کی تکمیل یا دنیا کا فائدہ ہو اگر اولاد کو علم و ہنر سکھا جاؤ تو یہ لاکھوں روپیہ کا مال و اسباب چھوڑ جانے سے بہتر ہے)۔

کَانَ عَلِیٌّ یُؤَدِّبُ اَصْحَابَهٗ۔ حضرت علی رضؓ اپنے ساتھیوں کو ادب سکھلاتے (یعنی تعلیم و تربیت کرتے اخلاق حسنہ سکھلاتے)۔

تَاَدُّبٌ۔ ادب سیکھنا۔

اِسْتِئْدَابٌ۔ ادب حاصل کرنا۔

اِدَّةٌ۔ مصیبت بلا سختی۔ اِدَدٌ۔ اس کی جمع ہے۔

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ مَا لَقِيْتُ مِنْ أُمَّتِكَ بَعْدَكَ مِنَ الْأَوَدِ وَاللَّدَدِ - میں نے آنحضرت صلعم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ کے بعد آپ کی امت سے کیا کیا سختیاں اور خرابیاں اُٹھائیں (یہ حضرت علی رضہ کا قول ہے -)

أُدْرَةٌ - یا اَدَرَةٌ یا اَدَرٌ - فتق کی بیماری یعنی خصیے پھول جانا -

إِنَّ رَجُلًا أَتَاهُ وَبِهِ أُدْرَةٌ - ایک شخص آنحضرت صلعم کے پاس آیا اُس کے خصیے پھول گئے تھے -

إِنَّ مُوسٰى آدَرُ - بنی اسرائیل کہتے تھے موسیٰ ع کے خصیے بڑھ گئے ہیں (جب ہی تو اکیلے لوگوں سے آڑ کر کر نہاتے ہیں) -

فَإِنْ أُدِرَتْ خُصْيَتَاهُ - اگر اُس کے فوطے پھول جائیں -

أُدَافٌ - عضو تناسل -

فِي الْأُدَافِ الدِّيَةُ - یعنی ذکر کے کاٹ ڈالنے میں پوری دیت دینی ہوگی - (بعضوں نے أُذَافٌ ذال معجمہ سے پڑھا ہے) -

أُدْمٌ - یا اِدَامٌ یا اَدَامٌ - سالن جس سے روٹی لگا کر کھائیں جیسے سرکہ نمک وغیرہ -

نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ - سرکہ کیا اچھا سالن ہے - یا نِعْمَ الْأُدْمُ الْخَلُّ - اُدْمٌ اِدَامٌ کی جمع ہے اور آدام اور اُدُمٌ بھی آئی ہے -

سَيِّدُ إِدَامِكُمُ الْخَلُّ - تمہارے سالنوں کا سردار سرکہ ہے -

سَيِّدُ إِدَامِ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّحْمُ - دنیا اور آخرت والوں کے سالنوں کا سردار گوشت ہے - (اس حدیث سے اُن لوگوں کا رد ہوتا ہے جو گوشت کو سالن نہیں کہتے) -

وَإِنَّهَا لَتَأْدِمُهَا - وہ اسکا سالن بناتی تھی -

وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ یا فَآدَمَتْهُ یا فَأْدَمَتْهُ - اور ام سلیم نے اپنی ایک کپی اُس پر نچوڑ دی اور اس کو سالن دار بنا دیا -

إِنَّكُمْ تَأْتَدِمُوْنَ عَلٰى أَصْحَابِكُمْ - تم اپنے ساتھیوں میں سالن دار ہو (یعنی مالدار ہو بعضوں نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح إِنَّكُمْ قَادِمُوْنَ ہے) -

أَدَمَ یا آدَمَ - محبت اور الفت ڈالی -

فَإِنَّهُ أَحْرٰى أَنْ يُؤْدَمَ یا يُؤْدِمَ بَيْنَكُمَا - جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اُس کو دیکھ لینے سے امید ہوتی ہے کہ تم دونوں میں محبت اور الفت رہے گی یا اُسکا دیکھ لینا تم دونوں میں محبت اور الفت ڈالیگا (سبحان اللہ شریعت محمدی کے قربان جو بات بھی اُس میں ہے وہ حکمت اور مصلحت سے پُر ہے لیکن مسلمانوں نے قبیح رسمیں اختیار کر کے شریعت کے احکام کو پس پشت ڈال دیا ہے - بن دیکھے عورتوں سے شادیاں کرتے ہیں پھر جھگڑے اور فساد پیدا ہوتے ہیں) -

فَإِذَا بِآدَمَ - ناگاہ حضرت آدم ع نظر آئے (اور انکو آدم اس لئے کہتے ہیں کہ وہ گندم گون تھے) -

أُدْمَةٌ - گندم گونی -

وَلَهُمْ بِالْأُدْمَةِ - اور وہ گندم گون ہیں -

إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ النِّسَاءَ الْبِيْضَ وَالنُّوْقَ الْأُدْمَ - اگر آپ کو گورے رنگ کی عورتیں اور خاکی رنگ کی یا سفید کالی آنکھ والی اونٹنیاں درکار ہیں -

إِبْنَتُكَ الْمُؤْدَمَةُ الْمُبْشَرَةُ - تیری بیٹی عقلمند اور تجربہ کار -

أَدِيْمٌ - چمڑا - اُسکی جمع أَدِمَةٌ اور أُدُمٌ اور آدِمَةٌ آئی ہے -

وَأَدِمَةٌ فِي الْمَنِيْئَةِ - اور چند چمڑے جو دباغت[ع]

ع دباغت چمڑے کو پکا بنانے رنگنے پالش کرنے کو کہتے ہیں ۱۲ منہ

کے لئے پڑے ہیں

قُبَّةٌ حَمْرَاءُ مِنْ أَدَمٍ - ایک لال ڈیرہ دزی (چمڑے کا)

وِشَاحٌ مِنْ أَدَمٍ - چمڑے کا کمربند۔

عُلَمَاؤُهُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ - اُس زمانہ کے عالم (مولوی) لوگ تمام سطح آسمان کے نیچے رہنے والوں میں بُرے ہوں گے (تمام فسادات اُنہی سے نکلیں گے)۔

أَدِيمُ الْأَرْضِ - روئے زمین۔

أَدَاءٌ - کسی کا حق پورا دینا۔

إِيْدَاءٌ - قوت پکڑنا۔ اور قوت دینا۔ (مدد کرنا)۔

تَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ جَيْشٌ آدَى شَيْءٍ وَأَعَدُّهُ - پورب (مشرق) کیطرف سے ایک لشکر نکلیگا جو سب سے زیادہ زوردار اور باسامان ہوگا۔

أَرَأَيْتَ رَجُلًا خَرَجَ مُؤْدِيًا نَشِيطًا - بھلا بتاؤ ایک شخص پورے ہتھیار دل سے مسلح ہوکر خوشی خوشی نکلا

مُقْوُونَ مُؤْدُونَ - زوردار با ہتھیار

لَا تَشْرَبُوا إِلَّا مِنْ ذِي إِدَاءٍ - اُسی مشک سے پانی پیو جس پر سربند بندھا ہو۔

فَأَخَذْتُ الْإِدَاوَةَ - میں نے پانی کی چھاگل لی۔ (یا لوٹا یا مشکیزہ لیا)۔

وَاللّٰهِ لَأُسْتَادِيَنَّهُ عَلَيْكُمْ - قسم خدا کی میں اس سے تمہاری شکایت کرکے تمہارے مقابلہ میں مدد کا خواستگار ہوں گا۔

لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقُ يَا لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ - قیامت کے دن حقوق دلائے جائیں گے۔ یا تمکو حقوق ادا کرنے ہوں گے۔

أَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ مَا أُؤَدِّي بِهِ أَمَانَتِي - اتنی روزی مجھ پر کشادہ کر کہ میں جو حقوق مجھ پر ہیں (بیوی بچوں عزیز و اقرباء کے) اُنکو ادا کرسکوں۔

نُؤَدِّيكَ إِلَى حُفْرَتِكَ - ہم تجھ کو تیری قبر تک پہنچا دیں گے۔

مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا وَأَدَّى فِيهِ الْأَمَانَةَ - جس نے میت کو غسل دیا اور اس میں امانت ادا کی (یعنی جو عیب اُس میں دیکھا بیان نہیں کیا)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَافِظِ الْمُؤْدِي - شکر اللہ کا جو نگہبان ہے قوت دینے والا ہے۔

يَسْتَعِيرُ أَدَاةً - لڑائی کا ہتھیار مانگتا ہے۔

وَلَا هُمْ يُؤَدُّونَ مَا لَنَا عَلَيْهِمْ - اور نہ جو حق ہمارا اُن پر ہے اُسکو ادا کرتے ہیں (یعنی نہ کھانا کھلاتے ہیں نہ مہانی کا نقد پیسہ حوالہ کرتے ہیں)۔

أَدَاهُمْ - سب سے اچھا کرنیوالا۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الذَّالِ

أَيْذَجُ - ایک شہر جو کردستان میں ہے

أَذٌّ - کاٹنا۔

سَيْفٌ أَذُوذٌ - کاٹنے والی تلوار۔

أُذَانٌ - (اوپر گذر چکا) عضو تناسل۔

إِذْخِرٌ - ایک خوشبودار گھاس۔

إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِبُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا - مگر اذخر وہ ہمارے گھروں اور قبروں کے لئے کام میں آتی ہے۔

وَأَعْذَقَ إِذْخِرُهَا - مکہ کی اذخر میں کلیاں پھوٹ آئیں۔

أَذَاخِرُ - ایک مقام کا نام جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے۔

أَذْرَبِيٌّ - آذربیجان کی طرف نسبت ہے جو ولایت ایران کی ایک ملک ہے۔

لَتَأْلَمُنَّ النَّوْمَ عَلَى الصُّوفِ الْأَذْرَبِيِّ كَمَا يَأْلَمُ أَحَدُكُمُ النَّوْمَ عَلَى حَسَكِ السَّعْدَانِ -

؎ ہندی میں اس کو گندہ بیل یا جھرنڈی کی جڑ کہتے ہیں ۱۲ منہ

تم کو آذربیجان کے کمبل پر (جو بہت نرم اور عمدہ ہوتا ہے) سونے میں ایسی تکلیف ہوگی جیسے سعدان کے کانٹوں پر سونے میں ہوتی ہے۔ (سعدان بہت کٹائی جو ایک کانٹے دار جنگلی گھانس ہے، اونٹ اُس کو بہت مزے سے کھاتا ہے)۔

اَذْرُحُ۔ ایک بستی کا نام جو ملک شام میں ہے۔

کَمَا بَیْنَ جَرْبٰی وَ اَذْرُحَ۔ جتنا جربی اور اذرح کے درمیان فاصلہ ہے۔

اَذَنٌ۔ سننا۔

مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ کَاَذَنِهٖ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ
اللہ تعالٰی کسی چیز کو اتنا متوجہ ہوکر نہیں سنتا جتنا کہ پیغمبر کی آواز کو سنتا ہے جبکہ وہ قرآن (اللہ کی کتاب) پکار کر پڑھے۔

مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَکْعَتَیْنِ
اللہ تعالٰی بندے کی کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے دو رکعتیں پڑھنا سنتا ہے۔

اَذَانٌ۔ یا اِیْذَانٌ یا تَاْذِیْنٌ۔ آگاہ کرنا۔ شرعی معنی نماز کے لئے پکارنا۔

مِئْذَنَۃٌ۔ اذان کا مینار۔

قَرِّسُوا الْمَاءَ فِی الشِّنَانِ وَصُبُّوْهُ عَلَیْهِمْ فِیْمَا بَیْنَ الْاَذَانَیْنِ۔ ایسا کرو پرانی مشکوں میں پانی ٹھنڈا کرو اور صبح کی اذان اور اقامت کے بیچ میں ان پر یہ پانی ڈالو۔

بَیْنَ کُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوۃٌ۔ ہر ایک اذان اور اقامت کے درمیان سنت نماز ہے (اس حدیث سے یہ نکلا کہ مغرب اور عشا کی اذان اور اقامت کے بیچ میں بھی سنت کا دوگانہ پڑھ سکتے ہیں لیکن عشا کی فرض سے پہلے چار رکعت سنت کی پڑھنا آنحضرتؐ سے ثابت نہیں ہے معلوم نہیں فقہاء نے اسکو کہاں سے لکھا ہے)

اِذَا خَرَجْتُمَا لِلسَّفَرِ فَاَذِّنَا۔ جب دونوں تم سفر کے لئے نکلو تو دونوں اذان کہو (یعنی ایک اذان کہے دوسرا اس کا جواب دے تو گویا دونوں نے اذان دی) بعضوں نے کہا تثنیہ سے مراد یہاں واحد ہے جیسے یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ میں۔

اَذِّنْ وَعَلَیَّ الْبَلَاغُ۔ (ابراہیم) تو لوگوں کو پکار دے انکو سنا دینا میرا کام ہے (ابراہیم نے پکارا لوگو اللہ نے تم پر خانہ کعبہ کا حج فرض کیا جن روحوں نے جتنی بار لبیک کہا اتنے ہی بار انکو حج نصیب ہونگے۔

بَعَثَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ فِیْ تِلْكَ الْحَجَّۃِ فِیْ مُؤَذِّنِیْنَ۔ ابوبکر صدیق رضنے اس حج میں مجھ کو بھی ان لوگوں کے ساتھ بھیجا جو لوگوں کو آگاہ کرنے لئے گئے تھے۔

اَذَّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَزْوِ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو جہاد کے لئے چلنے کی خبر کردی۔

اَذَنَ بِتَوْبَتِنَا۔ ہماری توبہ قبول ہونے کی خبر کردی۔

اِنَّ الدُّنْیَا اٰذَنَتْ بِصُرْمٍ یا اٰذَنَتْ بِصَرْمِهَا۔ دنیا نے خبر دیدی کہ اب وہ ختم ہونے والی ہے (یعنی اسکا زمانہ بہ نسبت گذشتہ زمانہ کے قلیل رہ گیا ہے گو ہزاروں برس باقی ہوں)۔

فَاٰذَنَهٗ بِالصَّلٰوۃِ۔ آنحضرتؐ کو نماز کے لئے آگاہ کیا

اَلَّا اٰذَنْتُمُوْنِیْ۔ تم نے مجھ کو خبر کیوں نہ دی۔

فَاِذَا فَرَغْتَ فَاٰذِنِّیْ۔ جب تم غسل سے فارغ ہو تو مجھ کو خبر دو۔

فَاٰذَنَ هِرَقْلَ۔ ہرقل کو خبر دیدی

اَذَّنَ لَیْلَۃً بِالرَّحِیْلِ یا اٰذَنَ۔ ایک رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو کوچ کرنے کے لئے خبردار کیا۔

اٰذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَۃٌ۔ ایک درخت نے آنحضرتؐ

کو خبر کر دی کہ جنات آئے ہیں

فَاٰذِنُوْہُ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ۔ تین دن تک اُس کو خبردار کرو (حضرت سلیمانؑ کے عہد کی قسم اب نہ نکلنا ہم کو نہ ستانا۔ کہتے ہیں یہ حکم خاص ہے مدینہ کے سانپوں سے بعضوں نے کہا ہر ملک کے سانپوں سے جو گھر میں نکلیں)۔

یُؤْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ۔ اُن کو خبر دی جائے کہ اللہ تعالیٰ اُن سے لڑنے والا ہے۔

اِذْنٌ۔ اجازت دینا۔

فَقَدْ اُذِنَ لَکُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ فِیْ حَاجَتِکُنَّ۔ عورتوں تم کو حاجت ضروری (جیسے پیشاب پاخانہ) کے لئے باہر نکلنے کی اجازت ہے (اسی طرح ضروری سامان خوراک اور پوشاک کے لانے کے لئے اگر کوئی مرد لانے والا نہ ہو تو)۔

مَنْ تَوَلّٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْہِ۔ جو غلام بغیر اپنے مالکوں کی اجازت کے دوسرے کسی کو مولیٰ (مالک) بنائے۔

نَحْنُ وَاللّٰہِ الْمَاذُوْنُ لَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالْقَائِلُوْنَ صَوَابًا (امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا) قسم خدا کی قیامت کے دن ہم کو بات کرنے کی اجازت ملے گی اور ہم ٹھیک بات کہیں گے اس آیت کی تفسیر کی اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا۔[1]

فَلَا یَکُوْنُوْنَ اٰخِذِیْنَ وَلَا تَارِکِیْنَ اِلَّا بِاِذْنِیْ بندے کوئی کام نہ کر سکیں گے نہ چھوڑ سکیں گے جب تک میرا اذن نہ ہو تو ہر ایک کام اذن الٰہی پر موقوف ہے۔

اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ بِاِذْنِکَ۔ جن باتوں میں اختلاف ہے اُن میں اپنے حکم سے مجھ کو حق بات سمجھا دے

لَا تَاْذَنُ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ۔ اُس کے گھر میں کسی غیر مرد کو آنے کی اجازت نہ دے۔ مگر اُس کے اذن سے۔

لَا تَاْذَنُ فِیْ بَیْتِہٖ وَھُوَ شَاھِدٌ۔ جب خاوند موجود ہو تو کسی کو اندر آنے کی اجازت نہ دے۔

اِسْتِیْذَانٌ۔ اجازت چاہنا۔ اذن مانگنا۔

اِذَا اسْتَاْذَنُوْکُمْ یا اِسْتَاْذَنَتْکُمْ۔ جب عورتیں تم سے باہر جانے کی اجازت مانگیں (یعنی مسجد میں یا عید یا عیادت یا کسی دنیاوی یا دینی ضرورت کے لئے) تو اُنکو اذن دو (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ خاوند کو عورت کا ہمیشہ ایک گھر میں قید رکھنا اور باہر جانیکی اجازت نہ دینا صریح ظلم ہے)۔

اِذًا۔ جب تو یا ناگاہ یکایک۔

فَاِذًا اِذًا لَعَ صِیَامُ الدَّھْرِ۔ جب تو وہ ہمیشہ کے روزے ہو گئے ذَنْ کے بھی یہی معنی ہے

اُذُنٌ۔ کان۔

ضَعِ الْقَلَمَ عَلٰی اُذُنِکَ فَاِنَّہٗ اَذْکَرُ لِلْمَآلِ۔ قلم اپنے کانوں پر رکھ لیا کر۔ ایسا کرنے سے جو بات لکھنا چاہتا ہے وہ خوب یاد آئے گی۔

ھٰذَا الَّذِیْ اَوْفَی اللّٰہُ بِاُذُنِہٖ۔ یہ وہ شخص ہے جس کا کان اللہ نے سچا کر دیا۔

یَا ذَا الْاُذُنَیْنِ۔ آنحضرتؐ نے انس رضؓ کو فرمایا دو کان والے یہ بطور مذاق کے فرمایا یا مطلب یہ ہی کہ اچھی طرح سنو اور یاد رکھو کیونکہ ایک جوڑ دو کان اللہ نے دیئے ہیں۔

اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ۔ دونوں کان سر میں داخل ہیں (مطلب یہ ہے کہ سر کے ساتھ اُن پر بھی مسح کرنا چاہیئے)۔

کَاَنَّ الْاَذَانَ بِاُذُنَیْہِ۔ گویا فجر کی تکبیر آپ کانوں سے سُن رہے ہیں (مطلب یہ ہے کہ فجر کی سنتیں آپ بہت ہلکی پھلکی پڑھتے تھے)۔

اُذُنُہٗ اور اُذُنٌ اُس شخص کو بھی کہتے ہیں جو ہر بات

[1] ترجمہ۔ صرف اس کی شفاعت قبول ہوگی جس کو خداوند تعالیٰ (شفاعت کرنے کی) اجازت دے اور وہ (یعنی شافع) ٹھیک و موزوں و مناسب شفاعت کرے (یعنی جس کا وہ حق ہے اس کی) ۱۲ منہ

سن کر یقین کرلے (یعنی کانوں کا کچا)

صُمٌّ اِذَا سَمِعُوْا خَیْرًا ذُکِرْتُ بِہٖ وَاِنْ ذُکِرْتُ بِشَرٍّ عِنْدَ ھُمْ اُذُنٌ ۔ اگر میری تعریف کوئی اُن کے سامنے کرے تو وہ بہرے ہو جاتے ہیں۔ اگر برائی کرے تو سننے لگتے ہیں (ہمارے زمانہ میں عموماً اکثر مسلمانوں کی یہی اخلاق ہیں کسی کی محنت اور عمدہ کاموں کی تو داد نہیں دیتے اور ذرا سی غلطی یا خطا کو الم نشرح (بیان) کر دیتے ہیں)۔

اَذًی ۔ نجاست اور پلیدی اور ہر ایک تکلیف دینے والی چیز (جیسے کوڑا کرکٹ کچرا کانٹا وغیرہ اور بچہ کے سر کے بال اور نجاست وغیرہ)۔

اَمِیْطُوْا عَنْہُ الْاَذٰی ۔ بچہ کے سر کے بال نجاست وغیرہ اُس سے دور کرو۔ (یعنی عقیقہ میں ساتویں دن)

اَدْنَاھَا اِمَاطَۃُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ ۔ کم سے کم ایمان کی شاخ یہ ہے کہ راستہ میں سے ایذا دینے والی چیز (جیسے پتھر کانٹا نجاست کوڑا کچرا) ہٹا دے۔

کُلُّ مُؤْذٍ فِی النَّارِ ۔ جو شخص خلق اللہ کو ایذا دے وہ دوزخ میں جائے گا۔ یا ہر ایک ایذا دینے والے جانور کو آگ میں جھونکنا چاہیے۔

کَاَنَّھُمُ الذَّرُّ فِیْ اَذِیِّ الْمَآءِ ۔ گویا وہ چیونٹیاں ہیں پانی کی سخت موج میں۔

تَلْتَطِمُ اَوَاذِیُّ اَمْوَاجِھَا[1] ۔ اواذی آذی کی جمع ہے (یہ حضرت علی رض کے خطبہ میں ہے)۔

مَا لَمْ یُؤْذِ فِیْہِ ۔ جب تک فرشتوں کو وہاں ایذا نہ دی (یعنی حدث (گندگی) کی بدبو سے) یا کسی مسلمان کو ہاتھ یا زبان سے ایذا نہ پہنچائے۔

کَفُّ الْاَذٰی ۔ رستے میں ایذا دہی سے باز رہنا (مثلاً راستہ تنگ کرے یا عورتوں کو چھیڑے یا ٹٹو لگائے یا گھروں میں جھانکے[2]

فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَتَاَذّٰی مِمَّا یَتَاَذّٰی مِنْہُ الْاِنْسُ یا کَاَذّٰی مِمَّا یَاَذّٰی مِنْہُ الْاِنْسُ ۔ فرشتوں کو بھی اُن چیزوں سے ایذا ہوتی ہے جن سے آدمیوں کو ایذا ہوتی ہے۔

فَلَا یُؤْذِیْ جَارَہٗ ۔ تو وہ (جو شخص قیامت پر ایمان رکھتا ہے) اپنے پڑوسی کو نہ ستائے۔

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ الرَّآءِ

اِرْبٌ ۔ حاجت اور عضو اور عقل اور دین اور شر اور بیماری اُس کی جمع آرَابٌ اور اَرْآبٌ ہے اَرْبٌ انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے درمیان کا فاصلہ۔

اُرْبَۃٌ ۔ گرہ جو بن کھولے نہ کھلے۔

دَعُوا الرَّجُلَ اَرِبَ مَالَہٗ یا اِرْبٌ مَّا لَہٗ یا اَرِبٌ مَّا لَہٗ ۔ یعنی چھوڑ دو اسکو اُسکے اعضا گر جائیں (یہ بد دعا نہیں ہے بلکہ تعجب کے طور پر ہے جیسے کہتے تَرِبَتْ یَدَاہُ ، اور اردو میں کہتے ہیں اجی کہنے دو موا لنگڑا کیا کہتا ہے اگر بد دعا بھی ہو تو دوسری حدیث میں ہے جس کے لئے میں نے بد دعا کی تو اس پر رحمت کر۔ بعضوں نے کہا یہ اَرِبٌ یا رَبٌ سے ہے۔ یعنی اسکو احتیاج ہوئی تو اُس نے پوچھا اچھا کہتا کیا ہے؟ چاہتا کیا ہے۔ یا اُسکو کوئی ذرا سی احتیاج ہے اچھا کیا کہتا ہے یا یہ آدمی تو عقلمند معلوم ہوتا ہے اچھا کہتا کیا ہے۔ آخری معنی پر یہ اَرُبَ اِرْبًا وَّ اَرَابَۃً سے نکلا ہے یعنی عقلمند ہوا۔

اَلْاَدِیْبُ الْاَرِیْبُ ۔ یعنی ادب والا عقلمند (دوسری حدیث میں ہے اَرِبٌ مَّالَہٗ ۔ یعنی عقلمند ہے کیا کہتا ہے بعضوں نے اس میں بھی یوں روایت کیا ہے اِرْبٌ مَّا لَہٗ ۔ معنی وہی ہے)۔

اَرِبْتَ عَنْ ذِیْ یَدَیْکَ ۔ تیرے ہاتھ گر جائیں۔

[1] ترجمہ، اس کی سخت موجیں تھپیڑے مارتی ہیں ۱۲ مص [2] یا گندگی پھینکے ۔ برا بھلا کہے وغیرہ وغیرہ ۱۲ مص

یا تو محتاج ہو جائے۔ (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے)۔
مَنْ خَشِیَ اِرْبَھُنَّ۔ جو کوئی سانپوں کی بدی (شر) سے ڈر کر ان کو چھوڑ دے (مارے نہیں)۔
یَسْجُدُ عَلٰی سَبْعَۃِ اٰرَابٍ۔ یا اٰرَاپ۔ سات اعضا کے بل سجدہ کرے آرب بھی حاجت کو کہتے ہیں۔
کان اَمْلَکَکُمْ لِاِرْبِہٖ۔ یعنی آنحضرتؐ اپنی خواہش اور احتیاج پر تم سب سے زیادہ اختیار رو قدرت رکھتے تھے (بعضوں نے لِاِرَابِہٖ روایت کیا ہے یعنی اپنی حاجت یا عضو تناسل پر پوری قدرت رکھتے تھے)
ھَلْ یَتَزَوَّجُ مَنْ لَا اِرْبَ لَہٗ۔ کیا وہ شخص بھی نکاح کرے جسکو عورتوں کی حاجت نہ ہو۔
لَا اِرْبَ لِیْ۔ مجھ کو کوئی احتیاج نہیں ہے۔
کَانُوْا یَعُدُّوْنَہٗ مِنْ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَۃِ۔ مخنث کو غیر اولی الارب یعنی اُن لوگوں میں سے جنکو عورتوں کی خواہش نہیں ہے سمجھتے تھے۔
فَاَرِبْتُ بِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ۔ میں نے ابو ہریرہ کو چکمہ دیا (یہ عمرو بن عاص کا قول ہے)۔
لَا یُؤَارِبُ عَلَیْکُمْ مُحَمَّدٌ وَّاَصْحَابُہٗ۔ ایسا نہو کر محمدؐ اور ان کے ساتھی تم پر سختی کریں (بھاری فدیہ مانگیں)۔
لَا تُؤَارِبْ عَلٰی بَنَاتِیْ۔ میری بیٹیوں پر سختی نہ کر (یہ سعید بن عاص کا قول ہے)۔
اُتِیَ بِکَتِفٍ مُؤَرَّبَۃٍ۔ سالم مونڈھا لایا گیا
مُؤَارَبَۃُ الْاَرِیْبِ جَھْلٌ وَّعَنَاءٌ۔ عقلمند کو فریب دینا نادانی اور رنج اٹھانا ہے (وہ فریب نہیں کھائے گا)
خَرَجَ بِرَجُلٍ اَرَابٌ۔ ایک شخص کے بدن میں پھوڑے نکل آئے یا آرابٌ ایک پھوڑا نکل آیا۔
اَرِبَتْ عَنْ یَدَیْکَ۔ تیرے ہاتھ گر جائیں۔

اَعْتَقَ اللّٰہُ بِکُلِّ اِرْبٍ۔ ہر عضو کے بدل اللہ آزاد کرے گا۔
اَارَبْتُ یا اَرَبْتُ عَلَی الْقَوْمِ۔ میں اُن پر غالب ہوا اُن پر فتح پائی۔
مَآرِبُ۔ ایک مقام کا نام جو ملک یمن میں ہے وہاں نمک پیدا ہوتا ہے۔ اور قوم سبا کے محل کا بھی نام تھا
اُرَبِیْ۔ سختی۔ بلا۔ آفت۔

اَرْبَعٌ۔ چار (مؤنث)

اَرْبَعَۃٌ۔ چار (مذکر)
خُذُوا الْقُرْاٰنَ عَنْ اَرْبَعَۃٍ۔ چار مردوں سے قرآن سیکھو (اس لغت کو باب الراء مع الباء میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں بیان کر دیا)۔
اٰمُرُکُمْ بِاَرْبَعٍ۔ میں تمکو چار باتوں کا حکم کرتا ہوں (اُس وقت تک حج فرض نہیں ہوا تھا اس لئے اسکا ذکر نہیں کیا اور پانچویں بات یعنی خمس مال غنیمت کا ادا کرنا یہ حکم خاص عبدالقیس قبیلے والوں کے لئے ہے کیونکہ وہ جنگی لوگ تھے تو وَاَنْ تُؤَدُّوْا کا عطف اربع پر ہے اس صورت میں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ باتیں پانچ ہوئیں ذکر چار)۔
یَوْمُ الْاَرْبِعَاءِ۔ چہار شنبہ کا دن بدھ کا روز۔
وَقَّتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّحْلِقَ الرَّجُلُ عَانَتَہٗ کُلَّ اَرْبَعِیْنَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زیر ناف کے بال مونڈنے (یا نورہ لگانے) کے لئے ہر چالیس روز میں ایک بار مدت مقرر کی ہو (یعنی زیادہ سے زیادہ یہ ہے اور کم کی کوئی حد مقرر نہیں مستحب یہ ہے کہ ہر ہفتہ میں ایک بار مونڈے کذا فی مجمع البحار)۔
اِنْ لَّمْ اٰتِکَ الْاَرْبِعَاءَ۔ اگر میں چار شنبہ (بدھ) کو تیرے پاس نہ آؤں یا کھیت کی نالی پر۔

كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُوْنَ۔ کعبہ اور بیت المقدس (دونوں کے بننے میں) کتنا فاصلہ ہے فرمایا چالیس برس کا (یعنی بیت المقدس کعبہ کے چالیس برس بعد بنا حالانکہ کعبہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور بیت المقدس کو حضرت داؤدؑ نے بنایا اور دونوں میں بڑا فاصلہ تھا مگر یہ ہو سکتا ہے کہ حضرت داؤدؑ سے پیشتر بیت المقدس بنا ہو اور ویران ہو گیا ہو اور حضرت داؤدؑ نے دوبارہ بنایا ہو)۔

فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ فِيْ أَرْبَعَةٍ۔ حضرت عمرؓ نے ہر ایک مہاجر کے لئے سالانہ چار ہزار درہم مقرر کئے یا چار ہزار چار قسطوں میں۔

يَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ أَرْبَعُوْنَ۔ جس مسلمان کے جنازے پر چالیس آدمی نماز پڑھیں (دوسری روایت میں سو آدمی مذکور ہیں یہ اس کے خلاف نہیں ہے اللہ تعالیٰ کو ہر طرح اختیار ہے کہ چاہے تو چالیس میں سو کا ثواب دے)۔

إِرْثٌ۔ میراث، ترکہ،

إِنَّكُمْ عَلٰى إِرْثٍ مِّنْ إِرْثِ أَبِيْكُمْ إِبْرَاهِيْمَ تم اپنے باپ ابراہیم کی میراث کے وارث ہو (یعنی ان کے طریق پر ہو)۔

كُنْتُ مَعَ عُمَرَ وَإِذَا نَارٌ تُؤَرَّثُ بِصِرَارٍ۔ اسلم نے کہا میں حضرت عمرؓ کے ساتھ تھا اکیلا صرار میں (جو مدینہ کے قریب ایک مقام ہے) کہ آگ روشن دکھائی دی۔

تَأْرِيْثٌ۔ آگ روشن کرنا۔

إِرَاثٌ۔ اور أَرِيْثٌ۔ آگ۔

أَرْثَدُ۔ ایک مقام جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے اسکو ابواء بھی کہتے ہیں۔

أَرَجٌ۔ خوشبو پھوٹ نکلنا۔ یا پھوٹ پھوٹ کر آواز سے رونا۔

لَمَّا جَاءَ نَعْيُ عُمَرَ إِلَى الْمَدَائِنِ أَرِجَ النَّاسُ۔ جب مدائن میں حضرت عمرؓ کے موت کی خبر آئی تو لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ (سبحان اللہ خلافت ہو تو ایسی ہو، جس حاکم سے رعایا کو محبت ہو وہ حاکم کا ہے کو ہے وہ تو ماں باپ سے بڑھ کر ہے)۔

أُرْجُوَانٌ۔ نہایت سرخ (اس کو باب الراء مع الجیم میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں بیان کر دیا)۔

لَا أَرْكَبُ الْأُرْجُوَانَ۔ میں سرخ زین پوش پر سوار نہیں ہوتا (یعنی ریشمی زین پوش پر)۔

نَهٰى عَنِ الْقَزِّ وَالْأُرْجُوَانِ۔ آپ نے ریشم اور ارجوان سے منع کیا۔

أُرْجُوْحَةٌ۔ (اس کو باب الراء مع الجیم میں ذکر کرنا تھا) جھولا بعضوں نے کہا لکڑی جس کو اونچے مقام پر رکھتے ہیں اسکے دونوں کنارے پر بچے بیٹھتے ہیں اور ہلاتی ہیں۔ ایک طرف سے اونچی ہوتی ہے تو دوسری طرف سے جھک جاتی ہے۔

كَانَتْ عَلٰى أُرْجُوْحَةٍ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جھولے پر تھیں۔

إِرْدَبٌّ۔ مصر والوں کا ناپ جس میں چوبیس صاع سماتے ہیں، (۲۴ سیر)۔

مَنَعَتْ مِصْرُ إِرْدَبَّهَا۔ مصر اپنا اردب روک دیگا۔ (اسکو باب الراء مع الدال میں ذکر کرنا تھا)۔

إِرْدَخْلٌ۔ موٹا۔ فربہ۔

اِنْتَخَبَهَا رَجُلٌ إِرْدَخْلٌ۔ ان حدیثوں کو ایک موٹے آدمی نے (یعنی اچھے عالم اور یاد رکھنے والے نے) منتخب کیا (چُنا) (یہ ابوبکر بن عیاش کا قول ہے)۔

أَرِيْدٌ۔ ایک قسم کی گھاس ہے (اس کو باب الراء مع الدال میں ذکر کرنا تھا)۔

أُرْدُنٌ۔ مشہور نہر جو طبریہ میں ہے۔ یا ایک شہر جو شام میں ہے۔

أَرْذَلُ۔ خراب اور بدتر۔ (اس کو باب الراء مع الذال میں

ذکر کرنا تھا۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں بدترین عمر تک پھیرے جانے سے یعنی جب آدمی کے ہوش وحواش میں فرق آجاتا ہے اتنا بوڑھا ہو جاتا ہے۔ (یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں طولِ عمر کی فضیلت مذکور ہے کیونکہ فضیلت اُس طولِ عمر کی ہے جس میں علم و عقل اور ہوش وحواس باقی رہیں)۔

اَرٌّ۔ جماع کرنا۔

یَؤُرُّ بِمَلَاقِحِهٖ۔ وہ جماع کرکے عورتوں کو حاملہ بناتا ہے (یہ حضرت علی رضؓ نے فرمایا)

رَجُلٌ مِئَرٌّ۔ بہت زیادہ جماع کرنیوالا مرد۔

اَرُوْزٌ۔ سمٹ جانا۔

اِنَّ الْاِسْلَامَ لَيَأْرِزُ اِلَی الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰی جُحْرِهَا۔ بتقدیم الجیم علی الحاء) اسلام سمٹ کر مدینہ میں اس طرح آجائے گا (جیسے پہلے مدینہ ہی سے پھیلا تھا) جیسے سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے۔ (امامیہ کی روایت میں یوں ہے اَلْعِلْمُ يَأْرِزُ اِلَی الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِيْ جُحْرِهَا۔ یعنی قیامت کے قریب سب ملکوں میں کفر پھیل جائیگا اور سچے مسلمان مدینہ طیبہ میں جاکر پناہ لیں گے)۔

لَيَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ ۔ دونوں مسجدوں میں (مکہ اور مدینہ کے) سمٹ جائے گا۔ (یہ حضرت علی رضؓ کا قول ہے)۔

حَتّٰی يَأْرِزَ الْاَمْرُ اِلٰی غَيْرِكُمْ۔ یہاں تک کہ حکومت تمہارے سوا دوسروں کی طرف سمٹ جائے۔ یعنی انکو ملے۔

وَاَرَزْتُ اَرَزَتْ فِيْهَا اَوْتَادًا۔ اور زمین میں میخیں گاڑیں۔

اِنْ سُئِلَ اَرَزَ وَاِنْ دُعِيَ اهْتَزَّ۔ اگر اُس سے کوئی ۳

کچھ مانگے تو سمٹ کر رہ جائے (جز بز ہو جائے چڑچڑا کر) اور جو اس کو کوئی کھانے کیلئے بلائے تو خوش ہو جائے (یہ بخیل کی صفت ہے)۔

مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ۔ منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے (جہاں گرا پھر نہیں اُٹھتا) (صنوبر ایک بڑا درخت ہے بعضوں نے کہا چیڑ کا درخت)۔

وَلَمْ يَنْظُرْ فِيْ اَرْزِ الْكَلَامِ۔ اس نے اپنے کلام کی درستی اور جامعیت پر نظر نہیں ڈالی۔

اَلْمَأْرِزُ۔ جائے پناہ۔

لَا يَأْرِزُ مِنْ ثَمَرِهَا شَيْئًا۔ اُسکے میوے میں سے کچھ کم نہ کرے۔

اَرْشٌ۔ کاشتکار ہونا۔

فَعَلَيْكَ اِثْمُ الْاَرِيْسِيْنَ يَا اِثْمُ الْاِرِّيْسِيْنَ يَا اِثْمُ الْاَرِيْسِيِّيْنَ۔ یعنی تجھ پر تیرے نوکر چاکر تابعداروں کا۔ یا کاشتکاروں کا (رعیت کا) یا تیرے ماتحت رئیسوں کا گناہ پڑے گا۔ (یہ حضورؐ نے ہرقل بادشاہِ روم کو لکھا تھا)۔

وَلَا نَزَعَنَّكَ مِنَ الْمُلْكِ نَزْعَ الْاِصْطَفْلِيْنَةِ وَلَاَرُدَّنَّكَ اَرِيْسًا مِنَ الْاَرَارِسَةِ تَرْعَی الدَّوَابِلَ۔ میں تجھ کو گاجر کی طرح بادشاہت سے اُکھیڑ کر پھینک دونگا اور ایک کنبی کی طرح بنا دونگا اور تو سور کے بچے چراتا پھرے گا (یہ معاویہؓ نے شاہِ روم کو لکھا تھا)۔

فَسَقَطَتْ مِنْ يَدِ عُثْمَانَ فِيْ بِئْرِ اَرِيْسٍ۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی انگشتری حضرت عثمان رضؓ کے ہاتھ سے بیراریس میں گر گئی (بیراریس ایک کنویں کا نام ہے جو مسجد قبا کے قریب تھا) یہ انگشتری خاتم سلیمانی کا اثر رکھتی تھی اُسی روز سے حضرت عثمانؓ کی خلافت

عہ: حضرت علی رضؓ سے یہ عمرہ، سال کی منقول ہے اور بعض روایتوں میں سو سال کی وارد ہے ۱۲ منہ عہ ترجمہ:۔ علم مدینہ میں اسطرح سمٹ کر آجائیگا جیسے کہ سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں آجاتا ہے ۱۲ مص

میں ضعف پیدا ہوا اور طرح طرح کے فسادات اُٹھ کھڑے ہوئے)۔

اَرْشٌ۔ خون بہایا وہ نقصان جو خریدار بیچنے والے سے لیتا ہے جب خریدی ہوئی چیز میں کوئی عیب نکلے۔

اَرَّشْتُ بَیْنَ الْقَوْمِ۔ میں نے اُن لوگوں میں فساد کرا دیا۔

اَرْضٌ۔ زمین اور لرزہ۔

تَاْرِیْضٌ۔ درست کرنا۔ تیاری طیاری کرنا۔

لَاصِیَامَ لِمَنْ لَّمْ یُؤَرِّضْهُ مِنَ اللَّیْلِ۔ جو شخص رات سے روزہ کی تیاری (نیت و ارادہ) نہ کرے تو اُسکا روزہ درست نہ ہوگا۔

فَشَرِبُوْا حَتّٰی اَرَاضُوْا۔ انھوں نے دودھ پیا یہانتک کہ سیر ہو گئے (سیراب ہو گئے) یا بچھونے پر سو گئے یا زمین پر دودھ لنڈھا دیا (یہاں صاحب نہایہ اور صاحب مجمع دونوں سے سہو ہوا ہے اَرَاضُوْا روض سے نکلا ہے نہ کہ اَرض سے اس لئے اسکو باب الرا مع الواو میں ذکر کرنا تھا)۔

اُزُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اَمْ بِیْ اَرْضٌ۔ کیا زمین کو زلزلہ ہو رہا ہے یا میں کانپ رہا ہوں۔

اُمِنَ اَهْلُ الْاَرْضِ۔ کیا ذمی کافروں میں سے جو اپنی زمین پر بحال اور برقرار رکھے گئے۔

الْاَرَضَةُ۔ دیمک جو لکڑی کھاتی ہے۔

سَتُفْتَحُ اَرَضُوْنَ۔ یا اَرْضُوْنَ۔ قریب میں کچھ زمینیں فتح ہونگی۔

کَانَ یُکْرِیْ اَرَاضِیَهٗ۔ اپنی زمینوں کو کرایہ پر دیا کرتے تھے۔

اَرْطٌ۔ ایک قسم کا رنگ۔

کَاَنَّهَا عُرُوْقُ الْاَرْطٰی۔ گویا وہ اونٹ کیا تھے ارطی کی جڑیں۔ ارطی ایک درخت ہے جسکی جڑیں

سُرخ ہوتی ہیں اور پھل بھی عناب کے مانند سُرخ ہوتا ہے۔

اُرْفَةٌ۔ حد فاصل دو زمینوں میں (باڑ پتھر وغیرہ جو کہ سرحد پر لگاتے ہیں)۔

اَیُّ مَالٍ اُقْتُسِمَ وَاُرِّفَ عَلَیْهِ فَلَا شُفْعَةَ فِیْهِ۔ جس جائداد کا بٹوارہ ہو جائے اس کی حدیں باندھ دی جائیں اب اس میں شفعہ کا حق نہیں رہے گا۔

وَاَعْلِمُوْا اُرَفَهَا۔ اور اس کی حدیں بتلا دو۔

اَلْاُرَفُ تُقْطِعُ الشُّفْعَةَ۔ حدیں شفعہ کو مٹا دیتی ہیں۔

قَضَی اللّٰهُ بِالشُّفْعَةِ مَالَمْ تُؤَرَّفْ۔ اللہ نے شفعہ کا حکم دیا جبتک کہ جائداد کی تقسیم نہ ہو۔

مَا اَجِدُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنْ اُرْفَةِ اَجَلٍ بَعْدَ السَّبْعِیْنَ۔ اس امت کے لئے ستر برس کے بعد میں موت کی کوئی حد نہیں پاتا۔

لَحَدِیْثٌ مِنْ فِی الْعَاقِلِ اَشْهٰی اِلَیَّ مِنَ الشُّهْدِ بِمَاءٍ رَصَفَةٍ بِمَحْضِ الْاَرْفِیِّ۔ عقلمند اور دانا کے منہ سے ایک بات مجھ کو چشمہ کے اُس پانی سے اچھی لگتی ہے جسمیں شہد اور بالکل خالص دودھ ملا ہوا ہو۔

اُرْفِدَةٌ۔ (یہ صاحب مجمع البحار کا سہو ہے اس لغت کو باب الرا مع الفا میں ذکر کرنا تھا) بَنِیْ اَرْفِدَةَ حبشیوں کو کہتے ہیں (شاید اَرْفِدَہ اُن کے جد اعلیٰ کا نام ہوگا)۔

اَمْنًا بَنِیْ اَرْفِدَةَ۔ ان حبشیوں کو امن کیساتھ کھیلنے دے یا حبشی لوگو تم بے فکری کے ساتھ کھیلو۔

دُوْنَکُمْ بَنِیْ اَرْفِدَةَ۔ حبشیو کھیلو کھیلو۔

اَرَقٌ۔ رات کو نیند اچاٹ ہو جانا کسی خیال یا خوف کی وجہ سے۔

مَا اَنَامُ اللَّیْلَ مِنَ الْاَرَقِ۔ رات کو میری نیند اچاٹ ہو جانے سے میں نہیں سوتا۔

اَرِقَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ۔ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند اچاٹ ہو گئی

أَرْكٌ۔ اونٹوں کو اراک چرنے کیلئے چھوڑ دینا۔

أَرَاكٌ۔ ایک کھاری کڑوی گھاس ہے اُس کو اونٹ کھاتا ہے۔ اور پیلو کے درخت کو بھی کہتے ہیں جسکی شاخوں کی مسواکیں بناتے ہیں۔

أَتَى بِلَبَنِ إِبِلٍ أَوَارِكَ۔ ایسے اونٹوں کا دودھ لیکر آئے جو اراک کھاتے تھے۔ کہتے ہیں أَرِكَتِ الْإِبِلُ أُرُوكًا فَهِيَ أَرِكَةٌ۔ یعنی اونٹوں نے اراک چری۔ أَوَارِكُ، أَرِكَةٌ کی جمع ہے۔

مُتَّكِئٌ عَلَى أَرِيكَتِهِ۔ اپنے چھپر کھٹ پر تکیہ لگائے ہوئے۔

وَعِنَبُهُمُ الْأَرَاكُ۔ اُنکا انگور پیلو کا درخت ہے۔

أَصْحَابُ الْأَرَاكِ لَاحَجَّ لَهُمْ۔ جو لوگ اراک میں ٹھیریں انکا حج درست نہ ہوگا کیونکہ اراک (ایک موضع ہے) عرفات سے خارج ہے اور اس کی حد شام کی طرف ہے)۔

أَرْمٌ۔ فنا ہو جانا، گل ہو جانا، کھا جانا، تمام کر دینا۔

كَيْفَ تَبْلُغُكَ صَلٰوتُنَا وَقَدْ أَرَمْتَ۔ ہماری دعا آپ تک کیونکر پہنچے گی آپ تو (قبر میں) گل گئے ہوں گے۔ (بعضوں نے أَرَمْتَ پڑھا ہے یعنی آپ فنا ہو گئے ہونگے بعضوں نے أُرِمْتَ پڑھا ہے یعنی زمین آپ کو کھا گئی ہوگی، بعضوں نے أَرَمَّتَ پڑھا ہے یعنی آپ گل گئے ہونگے۔ یہ بکر بن وائل کا محاورہ ہے وہ ضمیر فاعل کے ساتھ فک ادغام نہیں کرتے۔ اکثر کا محاورہ أَرَمَّتَ ہے بہ فک ادغام۔ خطابی نے کہا أَرَمْتَ اصل میں أَرْمَمْتَ تھا ایک میم کو حذف کر دیا تخفیف کے لئے۔)

مَا يُوجَدُ فِي أَرَامِ الْجَاهِلِيَّةِ وَخِرَبِهَا۔ جاہلیت کے زمانہ کے نشانوں اور کھنڈروں میں جو مال ملے۔ (جاہلیت والوں کا قاعدہ تھا جس مال کو ساتھ نہ لیجا سکتے تو اس پر ایک نشان رکھ کر چلدیتے۔ مثلاً پتھروں کا ڈھیر کر دیتے پھر آ کر اُسی نشان سے وہ مال نکال لیتے)

لَا يَطْرَحُونَ شَيْئًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ أَرَامًا۔ جو چیز پھینکتے تھے میں اُس پر نشان کے لئے ایک پتھر رکھ دیتا۔

أَنَا مِنَ الْعَرَبِ فِي أَرُومَةِ بِنَائِهَا۔ میں عرب کی عمارت کی جڑ و بنیاد میں ہوں۔

إِرَمٌ۔ ایک موضع جو جذام کے ملک میں ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مقطعہ کے طور پر جعال بن ربیعہ کی اولاد کو دیا تھا۔

إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ۔ دمشق ہے یا اسکندریہ یا ملک فارس میں کوئی مقام تھا۔

مَا فِيهَا أَرِمٌ أَرِيمٌ۔ وہاں تو کوئی نہیں ہے۔

وَيُنْقَضُ بِهِمْ طَيُّ الْجَنَادِلِ مِنْ إِرَمٍ۔ یہ لوگ جاکر وہاں کے تہ بر تہ پتھروں کو توڑیں گے (یعنی دمشق اور اُس کے حوالی پر غالب ہو جائیں گے بنی امیہ کو مغلوب کریں گے)۔

أَرْمَلُ۔ (اس لغت کو باب الراء مع المیم میں ذکر کرنا تھا)۔ ارمل کہتے ہیں مجرد مرد کو (یا جس مرد کی بیوی مرگئی ہو) اور محتاج درویش کو۔

أَرْمَلَةٌ۔ بے خاوند والی عورت خواہ اُس کا نکاح ہوا ہو یا نہ ہوا ہو (بعضوں نے کہا بیوہ)۔

اَلسَّاعِيْ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْيَتِيمِ۔ بیوہ اور یتیم کے لئے کوشش کرنیوالا اُنکا بار پرورش اُٹھانے والا اُن کے لئے روپیہ کمانے والا۔

لَأَدَعَنَّ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ۔ میں عراق کی بیواؤں کو یا عراق کے محتاجوں کو چھوڑ دونگا۔

ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ۔ یتیموں کے پشت پناہ بیواؤں کے بچانیوالے۔

أَرْنٌ۔ یا إِرَانٌ یا أَرِينٌ۔ خوش ہونا، ہلکا ہونا، دانت سے کاٹنا۔

أَرِنْ أَوْ أَعْجِلْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ۔ مار ڈال در

جلدی کاٹ ڈال اس چیز سے جو خون بہا دے۔ (بعضوں نے اِءْرَنْ پڑھا ہے یعنی پھرتی کر ہلکا پھلکا ہو ایسا نہ ہو کہ وہ گلا گھٹ کر مر جائے۔ بعضوں نے اِرَنْ پڑھا ہے یعنی اسکو دیکھتا رہ نظر جمائے رہ ایسا نہ ہو کہ دوسرا مقام کاٹ ڈالے یا برابر متعدی سے کاٹتا رہ سستی نہ کر۔ بعضوں نے اَرِنْ پڑھا ہے۔ بعضوں نے اَرِنِیْ مگر لغت سے اخیری دونوں لفظوں کی تائید نہیں ہوتی)

اِجْتَمَعَ جَوَارٍ فَاَرِنَّ۔ کئی چھوکریاں (لونڈیاں) اکٹھی ہوئیں تو انھوں نے خوشیاں منائیں اور وہ اترائیں۔

حَتّٰی رَاَیْتُ الْاَرِیْنَةَ تَاْکُلُهَا صِغَارُ الْاِبِلِ۔ میں نے دیکھا کہ ارینہ (جو ایک گھاس ہے) اسکو چھوٹے چھوٹے اونٹ کھا رہے ہیں (بعضوں نے اسکو اَرْنَبَةٌ پڑھا ہے جس کے معنی خرگوش کے ہیں۔ مطلب یہ کہ طغیانی آئی اور اس خرگوش کو جو درخت سے لٹکا ہوا ہے اونٹ پتوں کے ساتھ اسکو بھی کھا گیا حالانکہ اونٹ گوشت نہیں کھاتا)۔

اَرْنَبَةٌ۔ (اس لغت کو باب الراء مع النون میں ذکر کرنا تھا) ناک کی نوک۔ اور مادہ خرگوش۔

فَقَدْ رَاَیْتُ عَلٰی اَنْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَرْنَبَتِهٖ اَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناک اور ناک کی نوک پر کیچڑ پانی کا نشان دیکھا۔

اِرَارَةٌ[1]۔ سکھایا ہوا گوشت جسکو قدید[2] بھی کہتے ہیں یا سرکہ میں جوش کیا ہوا گوشت جو سفر میں ساتھ لیجاتے ہیں۔ اور آگ یا تنور یا گڑھا جسکے گرد پتھر رکھ کر اس میں آگ سلگاتے ہیں۔

اَمَعَکُمْ شَیْءٌ مِّنَ الْاِرَارَةِ۔ تمہارے پاس کچھ سکھایا ہوا گوشت ہے۔

اَهْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِرَارَةً میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سکھایا ہوا گوشت تحفہ بھیجا۔

ذُبِحَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ ثُمَّ وُضِعَتْ فِی الْاِرَارَةِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک بکری کاٹی گئی پھر تنور میں یا آگ میں رکھی گئی۔

اَللّٰهُمَّ اَرِبَیْنَهُمَا۔ یا اللہ ان دونوں خاوند وبیوی کے درمیان محبت ڈالدے۔ (بعضوں نے اَرِّ بَیْنَهُمَا پڑھا ہے یعنی ایک کو دوسرے پر روک دے اسکا دل اور طرف مائل نہ ہو)۔

اَرِّ۔ (یہ لفظ حضرت صدیق رض کی حدیث میں ہے جو انھوں نے تلوار پکڑتے وقت کہا) تلوار مجھے مضبوط تھام لینے دیجئے۔ (بعضوں نے اَرِ بتخفیف را پڑھا ہے یعنی دیجئے)۔

اَرِیُّ خُرَاسَانَ۔ خراسان کے جانوروں کا طویلہ[3]۔ (یہ جھوٹ موٹ اپنے طویلوں کا نام رکھتے تھے تاکہ خریداروں کو دھوکا ہو وہ سمجھیں کہ نئے جانور خراسان سے آئے ہیں)۔

اَرْوٰی۔ پہاڑی بکریاں۔ یہ جمع یا اسم جمع ہے اسکا مفرد اُرْوِیَّةٌ ہے (اس لغت کو باب الراء مع الواو میں ذکر کرنا تھا)۔

اُهْدِیَ لَهٗ اَرْوٰی وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهَا۔ آنحضرت صلعم کو احرام کی حالت میں پہاڑی بکری تحفہ میں بھیجی گئی آپ نے واپس پھیر دی۔

جَمَعَ بَیْنَ الْاَرْوٰی وَالنَّعَامِ۔ اس شخص نے پہاڑی بکری اور شتر مرغ کو ملا دیا (یہ ایک مثل ہے جو عرب میں اسوقت کہی جاتی ہے جب کوئی شخص ایک بات دوسری بات کے مخالف کہے یعنی اپنی بات کو آپ ہی توڑے اور مناسبت یہ ہے کہ پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی پر رہتی ہے اور شتر مرغ صاف میدان میں رہتا ہے)۔

[1] کاٹا ہوا اور خشک کیا ہوا گوشت ۱۲ منہ [2] یعنی اصطبل ۱۲ منہ

تو دونوں کبھی جمع نہیں ہوتے)۔

وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ ۔ البتہ دین حجاز کے ملک سے اس طرح پناہ لیگا جیسے جنگلی بکری پہاڑ کی چوٹی سے۔

هَيَّأَ لَهُ اُرْوِيَّةً ۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت یونس م کے لئے ایک پہاڑی بکری کو مانوس کر دی (وہ روز آکر انکو دودھ پلا جاتی)۔

اَرْيَان ۔ خراج، محصول، لگان،

مَا اَدِّيَ الْاَرْيَانُ ۔ خراج ادا نہ ہوتا (خطابی نے اس کو اربان بہ بائے موحدہ نقل کیا ہے یعنی بیعانہ)

اَرِيْحَا ۔ ایک بستی جو بیت المقدس کے قریب ہے۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الزَّاءِ

اَزْءٌ ۔ سیر کرنا ۔ نامرد ہونا ۔ لوٹ جانا۔

اَزَبٌّ ۔ (اس کو باب الزاء مع الباء میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب نہایہ اور مجمع دونوں نے یہیں بیان کر دیا ہے) بہت بال والا ۔ اور ایک جن کا نام ہے۔

نَوْضَعَهُ فِي رَأْسِ اَزَبَّ ۔ عبد اللہ بن زبیرؓ نے ازب کے سر پر ایک کوڑا جمایا (جو جنوں میں سے ایک شخص تھا)۔

هُوَ شَيْطَانٌ اِسْمُهُ اَزَبُّ الْعَقَبَةِ ۔ وہ شیطان ہے جس کا نام ازب العقبہ ہے یعنی سانپ۔

تَسْبِيْحَةٌ فِي طَلَبِ حَاجَةٍ خَيْرٌ مِّنْ لَقُوْحٍ صَفِيٍّ فِي عَامٍ اَزْبَةٍ اَوْ لَزْبَةٍ ۔ کسی ضرورت کے وقت سبحان اللہ کہنا دودھیل اونٹنی سے جس کے ساتھ اسکا بچہ بھی ہو اور کال (قحط و خشک سالی) کی سال میں ملے بہتر ہے۔

اَزْدٌ ۔ ایک قبیلے کا جد اعلیٰ ہے یمن میں انصار اُسی کی اولاد میں سے تھے۔

اَلْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰهِ ۔ ازد قبیلہ اللہ کا ازد ہے۔

اَتَتْهُمُ الْاَزْدُ اَرَقُّهَا قُلُوْبًا وَاَعْذَبُهَا اَفْوَاهًا ازد قبیلہ اُن کے پاس آیا جس کے دل بہت نرم اور منہ و دہان بہت شیریں تھے۔

اَزْرٌ ۔ زور، اور قوت، اور مدد،

اَنْصُرُكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ۔ میں تمہاری بہت زور کی مدد کرونگا۔

لَقَدْ نَصَرْتُمْ وَآزَرْتُمْ يَا اَزَرْتُمْ ۔ تم نے بیشک (اسلام کی) مدد کی اور بہت زور کی مدد کی۔

اَلْعَظَمَةُ اِزَارِيْ ۔ بڑائی اور بزرگی میری ازار ہے[1] (یعنی اس صفت سے میرے سوا اور کوئی موصوف نہیں)۔

تَاَزَّرَ بِالْعَظَمَةِ ۔ اس نے بڑائی کی ازار پہنی ہو۔

مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِي النَّارِ ٹخنے سے نیچے جو ازار ہو وہ دوزخ میں جائے گی۔ (یعنی ایسی ازار والے کا پاؤں دوزخ میں جلیگا یا اتنی ازار نیچی رکھنا دوزخیوں کا کام ہے[2])۔

اِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ ۔ مسلمان کی ازار پوشی آدھی پنڈلی (نصف ساق) تک ہوتی ہے (اور ٹخنوں تک لٹکانے میں کوئی گناہ نہیں)۔

هٰكَذَا اِزْرَةُ صَاحِبِنَا ۔ ہمارے صاحب یعنی پیغمبر کی ازار پوشی اسی طرح کی تھی۔

اِذَا كَانَ الْغُلَامُ مُشَدِّدًا الْاِزْرَةِ كَبِيْرَ الذَّكَرِ حَادَّ النَّظَرِ فَمَنْ لَّا يُرْجٰى خَيْرُهُ ۔ جب لڑکے کی پیٹھ سخت ہے (یا زور دار ہو) اسکا عضو تناسل بڑا ہو عورتوں کو بہت گھورتا ہو تو اُس سے بھلائی کی امید نہ رکھنا چاہیے (یعنی احتیاط لازم ہے)۔

وَشَدَّ الْمِئْزَرَ ۔ ازار مضبوط باندھی یعنی عورتوں سے علیحدہ ہوئے یا عبادت کے لئے کمر ہمت مضبوط باندھی[3]

[1] بہت دودھ دینے والی اونٹنی ۱۲ منہ [2] اوڑھنا، بچھونا، شعار، ۱۲ منہ [3] اگر یہ عمل تکبر سے ہو تب، جیسا کہ حدیث کے سیاق و سباق سے ظاہر ہے ۱۲ مترجم

كَانَ يُبَاشِرُ وَهِيَ مُؤْتَزِرَةٌ فِي حَالَةِ الْحَيْضِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بیوی سے حالت حیض میں مباشرت کرتے اور وہ ازار باندھے ہوتی (بعض روایتوں میں مُتَّزِرَۃٌ ہے یہ غلط ہے کیونکہ ہمزہ کا ادغام تے میں نہیں ہوتا)

كَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ (صحیح فَأْتَزِرُ ہے دو ہمزوں سے) یعنی آپ مجھکو حکم دیتے میں تہبند باندھ لیتی۔

أَمَرَهَا بِالْاِئْتِزَارِ فَأْتَزَرَتْ۔ آپ نے اُن کو (اپنی بیوی کو) تہبند باندھنے کا حکم دیا انھوں نے باندھ لیا۔

وَأَنْ تُشْعِرُوا لَا تُؤْزِرُوا۔ کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لیا جائے اُسکی ازار نہ بنائی جائے۔

لَنَمْنَعَنَّكَ مِمَّا نَمْنَعُ مِنْهُ أُزُرَنَا۔ ہم آپ کو اُن سب چیزوں سے بچائیں گے جن سے اپنی عورتوں کو یا اپنی جانوں کو بچاتے ہیں (یعنی آپ کی حفاظت اپنے اہل وعیال اور اپنی جان کی طرح کریں گے)۔

فِدَاكَ مِنْ أَخِي ثِقَةٍ إِزَارِي۔ میرے اعتباری (قابل اعتماد اور بھروسے کے لائق) بھائی تجھ پر میرے بال بچے یا جان صدقے۔

تَأَزُّرٌ۔ تہبند باندھنا۔

كَانَ النِّسَاءُ يُصَلِّينَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّ يُؤْمَرْنَ أَنْ لَا يَرْفَعْنَ رُءُوسَهُنَّ قَبْلَ الرِّجَالِ لِضِيقِ الْأُزُرِ۔ عورتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مسجد میں آکر نماز پڑھا کرتیں اُنکو یہ حکم دیا جاتا کہ مردوں سے پہلے سر نہ اٹھائیں کیونکہ مردوں کی ازاریں چھوٹی تھیں (ایسا نہ ہو کہ پہلے سر اٹھانے میں پیچھے سے مردوں کے ستر کی طرف نظر پڑے)۔

مترجم:۔ اب اس (عورتوں کے مسجد میں آنیکی) سنت پر ہندوستان میں کہیں عمل نہیں ہوتا ہر جگہ عورتیں مسجد میں آکر نماز پڑھنے سے روکی جاتی ہیں۔ صرف حرمین شریفین میں ابھی تک یہ سنت جاری ہے عورتیں برابر مسجد میں آکر جماعت کی نماز میں شریک ہوتی ہیں[1]۔

أَزْرٌ۔ ہجوم، جوش مارنا، سنسنانا، بھڑکانا، برانگیختہ کرنا، اژدحام، مجلس کا بھرا ہوا ہونا۔

فَانْتَهَيْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا هُوَ بِأَزْزٍ۔ میں مسجد میں پہنچا دیکھا تو وہ لوگوں سے بھری ہوئی ہے (بعض روایتوں میں فَإِذَا هُوَ بَارِزٌ ہے یہ راوی کی غلطی ہے)۔

كَانَ يُصَلِّي وَلِجَوْفِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ۔ آنحضرتؐ نماز پڑھتے تو آپ کے سینے سے ایسی آواز آتی جیسے ہانڈی کے جوش کی آواز ہوتی ہے۔

فَنَخَسَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا تَجِيءُ لَهُ أَزِيزٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابرؓ کے اونٹ کو (جو بالکل سست تھا) چھڑی سے اکسا دیا (جابرؓ کہتے ہیں) یکایک وہ میری سواری میں چالاک اور تیز ہو گیا (یہ آپ کا ایک معجزہ تھا)۔

فَإِذَا الْمَسْجِدُ يَتَأَزَّزُ۔ دیکھا تو مسجد اُبل رہی تھی (یعنی لوگوں کا اس میں ہجوم ہو گیا تھا)

كَانَ الَّذِي أَزَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْخُرُوجِ ابْنُ الزُّبَيْرِ۔ حضرت عائشہؓ کو بصرے کی طرف نکلنے کے لئے عبداللہ بن زبیر نے بھڑکایا (ایک روایت میں ہے کہ طلحہ اور زبیرؓ نے اُکسایا)

أَزَّ قِدْرَكَ۔ ہانڈی کے تلے آنچ کر۔

أَزْفٌ۔ آن پہنچنا، قریب آجانا۔

آزِفَةٌ۔ قیامت (آنیوالی)۔

أَزِفَ الْوَقْتُ۔ وقت آن پہنچا نزدیک آلگا۔

[1] لیکن حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ خدا کی قسم اگر آجکل حضورؐ زندہ ہوتے تو ان عورتوں کو مسجدوں میں نماز کیلئے آنے سے منع فرما دیتے کیونکہ آجکل یہ عورتیں ان شرائط کو پورا نہیں کرتیں جو مسجد میں آنیکے ہیں بلکہ آرائش کی نمائش، خوشبو کا استعمال اور اسی طرح کی دیگر بیہودہ باتیں پیدا ہو گئی ہیں ۱۲ منہ

اَزْفَلَةٌ؎ (اس لغت کو باب الزا مع الفا میں ذکر کرنا تھا۔)
جماعت۔
اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي اَزْفَلَةٍ ۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اُس وقت آپ ایک جماعت میں بیٹھے تھے۔
اِنَّهَا اَرْسَلَتْ اَزْفَلَةً مِّنَ النَّاسِ ۔ حضرت عائشہؓ نے لوگوں کی ایک جماعت بھیجی۔
جَاؤُا بِاَزْفَلَتِهِمْ وَ اَجْفَلَتِهِمْ ۔ وہ اپنی جماعت کو لیکر آئے۔ (یہ عرب گنوار لوگ کہتے ہیں)۔

اَزْلٌ۔ سختی، اور قحط سالی، اور تنگی،
اَللّٰهُمَّ اصْرِفْ عَنِّي الْاَزْلَ ۔ یا اللہ مجھ سے تنگی اور پریشانی پھرا دے (ہٹا دے)۔
عَجِبَ رَبُّكُمْ مِنْ اَزْلِكُمْ وَ قُنُوطِكُمْ ۔ پروردگار نے تمہاری ناامیدی اور یاس پر تعجب کیا۔
اَصَابَتْنَا سَنَةٌ حَمْرَآءُ مُؤْزِلَةٌ يَا مُؤْزِلَةٌ ۔ ہم پر ایک کٹھن قحط کا سال آن پہنچا۔
اِنَّهُ يَحْصُرُ النَّاسَ فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَيُؤْزَلُوْنَ اَزْلًا شَدِيْدًا ۔ دجال لوگوں کو بیت المقدس میں گھیر لے گا تو اُن پر سخت قحط کی تکلیف گذریگی
اَلَّا بَعْدَ اَزْلٍ وَّبَلَاءٍ ۔ سختی اور مصیبت کے بعد دوستی اور عہد۔

اَزَلٌ۔ ہمیشگی، اور زمانہ گذشتہ کی بے انتہائی۔
اَزَلِيٌّ۔ ہمیشہ سے ہونیوالا یعنی زمانہ ماضی میں جس کی ابتدا نہ ہو (یہ خداوند کریم کی ذات ہے باقی سب چیزیں حادث ہیں اور جو کوئی خداوند کریم کے سوا مادّہ یا عقل یا روح کو بھی ازلی کہے وہ اسلام سے خارج ہے)
اِخْتِطَافَ الذِّئْبِ الْاَزَلِ ۔ جیسے چھوٹا یا ہلکا بھیڑیا اچک لیتا ہے۔

اَزْمٌ۔ دانت سے کاٹنا، چپ رہنا، کھانے سے باز رہنا، قحط ہونا، سمٹ جانا۔
اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ فَاَزَمَ الْقَوْمُ ۔ تم میں کون بولا تھا یہ سنکر لوگ (ڈر کر) خاموش ہو رہے (مشہور روایت فَاَرَمَّ الْقَوْمُ ہے یعنی لوگ چپ رہے)
ثُمَّ اَزَمَ سَاكِتًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ۔ پھر بڑی دیر تک چپ رہے بے حرکت پھر اپنا سر اٹھایا۔
اَلسِّوَاكُ عِنْدَ تَغَيُّرِ الْفَمِ مِنَ الْاَزْمِ ۔ مسواک کرنا چاہیے اُس وقت جب منہ بند رہنے سے اُسمیں تغیر پیدا ہو (یعنی خاموش رہنے یا کھانا کھانے سے ایک قسم کی بدبو پیدا ہو)۔
مَا الدَّوَآءُ قَالَ الْاَزْمُ ۔ کیا دوا ہے کہا پرہیز کرنا۔ (یعنی کھانا نہ کھانا)۔
فَاَزَمَ بِهَا بِثَنِيَّتِهٖ فَجَذَبَهَا جَذْبًا رَفِيْقًا ۔ ابوعبیدہ ابن جراح نے اُس (زرہ کے چھلے) کو (جو آنحضرت کی مبارک پیشانی میں گھس گیا تھا) سامنے کے دانت سے پکڑا اور آہستگی سے کھینچ کر نکال لیا۔
فَاِذَا اَخَذَهٗ اَزَمَ فِي يَدِهٖ ۔ جب وہ اُسکو پکڑیگا تو وہ اُسکے ہاتھ میں کاٹ کھائیگا۔
اِشْتَدِّيْ اَزْمَةُ تَنْفَرِجِيْ ۔ اے قحط کے سال خوب سخت ہو جا ایک کے بعد ایک آتا جا آخر آپ ہی دور ہو جائے گا (کبھی نہ کبھی قحط ضرور رفع ہوگا)۔
اَصَابَتْ قُرَيْشًا اَزْمَةٌ ۔ قریش پر قحط سالی آئی،
فَيُؤْنَسُ بِتِلَاوَتِهٖ فِي الْاَزَمَاتِ ۔ قحط سالیوں میں اُسکے پڑھنے سے تسلی ہوتی ہے۔
حُرِّمَتِ الْمَدِيْنَةُ مَا بَيْنَ مَاْزِمَيْهَا ۔ مدینہ کی زمین جو دونوں تنگ رستوں کے درمیان ہے حرم ہے؎۔

اِزَآءٌ۔ مقابل، برابر، سامنے، اور حوض کا وہ جانب جدھر سے پانی یا ڈول اسمیں ڈالا جاتا ہے۔ (عُقْرٌ اُس کا آخیر کا جانب عَضُدٌ بیچ کا حصہ)۔

؎ ایسی نہیں جیسے کہ مکہ کی زمین ہے۔ دلیل یہ ہے کہ انس کے چھوٹے بھائی ابو عمیر کے پاس مدینہ میں ایک لال (پدڑی) تھی جس کے متعلق حضورؐ ابو عمیر سے اکثر پوچھا کرتے تھے اگر مدینہ مکہ کیطرح حرم ہوتا تو یہ لال کیسے قید رکھا جا سکتا تھا۔ لیکن یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ مدینہ شرافت و عزت میں مکہ کے برابر ہے بلکہ اہل مدینہ اہل مکہ کی نسبت نرم خو اور بردبار و خلیق ہیں، اللہ تعالٰے کی انہیں سلامتی ہو ۱۲ مص

إِنَّهُ وَقَفَ بِإِزَاءِ الْحَوْضِ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام حوض کے اس طرف کھڑے ہوئے جدھر سے اُس میں پانی ڈالا جاتا تھا۔

حَتّٰى اٰزَتَا شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ۔ (اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے) یہانتک کہ دونوں کان کی لو کے برابر ہوگئے (ایک روایت میں وَاٰزَتَا ہے معنی وہی ہے)

فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ۔ ہم دشمن کے مقابل ہوئے۔

قَدْ اٰزٰى بَعْضَ بَنِي الزُّبَيْرِ۔ عمر میں زبیر کے بعضے بیٹوں کے برابر تھے۔ (یعنی چچا بھتیجے ہم سن تھے)

فِرْقَةٌ اٰزَتِ الْمُلُوْكَ۔ ایک گروہ نے بادشاہوں کا مقابلہ کیا (اللہ کے دین پر اُن سے لڑے)۔

هَاشِمِيٌّ لَا يُوَازٰى۔ ہاشمی شخص کے مقابل کوئی نہیں آتا۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ السِّيْنِ

اَسْ اَسْ۔ ایک کلمہ ہے جو بکری کو ڈانٹنے کے لئے کہا جاتا ہے

اَسُبْ۔ یہ عبرانی لغت ہے بمعنی اَنْتَ (یعنی تو)۔

اَسُبْ حَبِيْبُ الرَّحْمٰنِ۔ تو پروردگار کا چہیتا ہے (یہ جملہ توراۃ میں ہے)۔

إِسْب بالکسر شرمگاہ کے بال۔

اَسْبَذِيُّوْنَ۔ گھوڑا پوجنے والے۔ (یہ ایک معرب لفظ ہے، مرکب ہے اسپ اور زین سے۔ اسپ فارسی میں گھوڑے کو کہتے ہیں)۔

كَتَبَ لِعِبَادِ اللّٰهِ الْاَسْبَذِيِّيْنَ (یہ حدیث کے الفاظ ہیں) اس میں عمان کے بادشاہ مراد ہیں جو گھوڑے کی پرستش کیا کرتے تھے۔

اَسْبَرْنَجْ۔ شطرنج کا گھوڑا۔ (یہ بھی معرب اور مرکب لفظ ہے)۔

مَنْ لَعِبَ بِالْاِسْبَرْنَجِ وَالنَّرْدِ فَقَدْ غَمَسَ يَدَهُ فِي دَمِ خِنْزِيْرٍ۔ جو شخص شطرنج اور چوسر کھیلے اس نے اپنا ہاتھ سور کے خون میں ڈبو دیا۔

اِسْتٌ۔ بنیاد، سرین، چوتڑ، جڑ، دبر

غَطُّوْا عَنَّا اِسْتَ نَادِرِيْكُمْ۔ اپنی تاری کے چوتڑ ہم سے چھپاؤ (اس لغت کو باب السین مع التاء میں ذکر کرنا تھا)۔

غَدْرَتُهُ خَلْفَ اِسْتِهِ۔ اس کی دغابازی کا جھنڈا اُسکے سرین کے پیچھے لگا ہوگا۔ (تاکہ محشر والے سب دیکھیں)

يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ۔ اپنی چوتڑوں کے بل چلیں گے

فَخَرَرْتُ لِاِسْتِيْ۔ میں چوتڑوں کے بل گر پڑا۔

اُسْتَانُ۔ بغداد میں چار قطعہ ہیں۔

اِسْتَانُ۔ سمرقند کی ایک بستی۔

اِسْتَانَةٌ۔ خراسان یا بلخ کے گرد و نواح میں ایک بستی

اِسْتَبْرَقٌ۔ (اس لغت کو باب الباء مع الراء میں ذکر کرنا تھا) (یہ ایک معرب لفظ ہے) موٹا ریشمی کپڑا دیباج نہیں ریشمی کپڑا (حریر دونوں کو کہیں گے، یہ لفظ کئی حدیثوں میں آیا ہے)۔

اِسْحَاقُ۔ حضرت ابراہیم ع کے صاحبزادے کا نام جو بی بی سارہ کے بطن سے تھے۔

يَغْزُوْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنْ بَنِيْ اِسْحَاقَ قُسْطُنْطِيْنِيَةَ پر ستر ہزار شخص حضرت اسحاق کی اولاد میں سے جہاد کرینگے (مراد شام کے گروہ ہیں جو حضرت اسحاق کی اولاد ہیں، بعضوں نے کہا صحیح مِنْ بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ ہے یعنی ستر ہزار عرب جو حضرت اسماعیل کی اولاد ہیں)۔

اَسَدٌ۔ شیر نر اور بہادری کرنا۔

اِنْ خَرَجَ اَسِدَ۔ جب باہر نکلتا ہے تو شیر کی طرح بہادر ہوتا ہے۔

خُذِيْ مِنِّيْ اَخِيْ ذَا الْاَسَدِ۔ میری طرف سے میرے بھائی کو لے جو شیر کی طرح زور رکھتا ہے۔

اُسْلِيْ۔ ایک گھاس ہے۔

اِیْسَادٌ۔ فساد کرانا۔

اَسْرٌ۔ تسمہ، اور رسی، اور زرہ اور زور و قوت، اور قید کرنا، باندھنا۔

لَا یُؤْسَرُ اَحَدٌ بِشَهَادَةِ الزُّوْرِ، اِنَّا لَا نَقْبَلُ اِلَّا الْعُدُوْلَ۔ جھوٹی گواہی پر کوئی قید نہیں کیا جائیگا۔ ہم انہی لوگوں کی گواہی قبول کرینگے جو عادل ہوں۔

اِذَا ذَكَرَ عِقَابَ اللّٰهِ تَخَلَّعَتْ اَوْصَالُهٗ لَا يَشُدُّهَا اِلَّا الْاَسْرُ۔ حضرت معاذؓ جب اللہ کا عذاب یاد کرتے تو اُن کے بند بند جدا ہو جاتے بغیر باندھے درست نہ ہوتے۔

تَجْفُوا الْقَبِيْلَةُ بِاَسْرِهَا۔ سارا قبیلہ سنگدل ہو جاتا ہے۔

فَاَصْبَحَ طَلِيْقَ عَفْوِكَ مِنْ اِسَارِ غَضَبِكَ۔ تیری غصہ کے بندھے تیرے معافی کا رہائی یافتہ ہوا۔

اَسِيْرٌ۔ قیدی۔

اَلْاُسَرَاءُ عِيَالُ الرَّجُلِ۔ آدمی کے بال بچے گویا اس کے قیدی ہیں[1] (جب اللہ زیادہ دے تو اُن سے زیادہ سلوک کرے)

كَانَ يُؤْتٰى بِالْاَسِيْرِ فَيَدْفَعُهٗ اِلٰى بَعْضِ الْمُسْلِمِيْنَ۔ آنحضرتؐ کے پاس جب کوئی قیدی لایا جاتا تو آپ اس کو کسی مسلمان کے حوالہ کر دیتے۔

مَاْسُوْرٌ بِدَيْنِهٖ۔ قرضداری میں گرفتار ہے۔

اَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ۔ آپ کے چہرے کی شکن در خطوط (یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اس کو باب السین مع الراء میں ذکر کرنا تھا)۔

اُسْرٌ۔ پیشاب بند ہونا۔

اِنَّ اَبِيْ اَخَذَهُ الْاُسْرُ۔ میرے باپ کا پیشاب بند ہو گیا۔ (اور پاخانہ بند ہونے کو حصر کہتے ہیں)۔

زَنٰى رَجُلٌ فِيْ اُسْرَةٍ مِّنَ النَّاسِ۔ ایک شخص نے اپنے بال بچوں گھر والوں میں رہکر زنا کیا۔

اُسْرَةُ الرَّجُلِ۔ آدمی کے عیال و اطفال، کنبے والے خاندان۔

اُسُسْ۔ صیغہ امر کا ہے سَاسَ يَسُوْسُ۔ سے ہمزہ زائد ہے۔ (اس کو باب السین مع الواو میں ذکر کرنا تھا)۔

اُسُسْ بَيْنَ النَّاسِ فِيْ وَجْهِكَ وَعَدْلِكَ۔ سب لوگوں کو اپنے توجہ اور انصاف میں برابر رکھ۔ یہ حضرت عمرؓ نے ابو موسیٰ کو لکھا۔ (بعضوں نے اٰسِ پڑھا ہے مواساۃ سے یعنی غمخواری اور دلجوئی سے توجہ اور انصاف کر)۔

رَبِّ اٰسِنِيْ لِمَا اَمْضَيْتَ۔ جو فرمان تو نافذ کرے اس پر مجھ کو صبر اور تسلی عنایت فرما۔ (یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اس کو اسی میں ذکر کرنا تھا نہ کہ اسس میں)

تَاْسِيْسٌ پایہ رکھنا۔

اَسَاسٌ۔ پایہ، بنیاد، نیو، جڑ۔

اِذَا قَامَ الْقَائِمُ رُدَّ الْبَيْتُ اِلٰى اَسَاسِهٖ (جب امام مہدی علیہ السلام نکلیں گے) تو خانہ کعبہ اپنی قدیمی بنیاد پر کر دیا جائیگا۔ (جس بنیاد پر حضرت ابراہیمؑ نے بنایا تھا اور عبداللہ بن زبیر نے اسی بنیاد پر کر دیا تھا۔ لیکن حجاج مردود نے تعصب اور عداوت سے پھر جاہلیت کی بنیاد پر کر دیا)

اَلْاِمَامَةُ اُسُّ الْاِسْلَامِ۔ امامت اسلام کی جڑ ہے (یعنی امام کا پہچاننا بھی تکمیل ایمان کے لئے ضروری ہے) (یہ امامیہ کے مذہب پر ہے)۔

اُسْطُوَانٌ[2]۔ جمع ہے اسطوانہ کی بمعنی ستون۔

اَسَفٌ۔ غم، غصہ۔

لَا تَقْتُلُوْا عَسِيْفًا وَلَا اَسِيْفًا۔ مزدور اور بوڑھے پھونس کو مت قتل کرو۔ بعضوں نے کہا اسیف سے غلام یا قیدی مراد ہے)۔

اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ۔ ابوبکر جلدی سے رو دینے والے آدمی ہیں یا کچے دل[3] کے ہیں۔

[1] یہ ترجمہ بھی ہو سکتا ہے کہ قیدی آدمی کے عیال میں سے ہے (یعنی جب کسی کے پاس کوئی قیدی ہو تو اسکو چاہیے کہ جیسے اپنے بال بچوں کو کھانا و پوشاک دیتا ہے اسے بھی دیتے) ۱۲ منہ [2] یہ بھی صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اس کو باب السین مع الطاء میں ذکر کرنا تھا ۱۲ منہ [3] کچے دل والے ۱۲ منہ

مَوْتُ الْفَجَاءَةِ رَاحَةٌ لِلْمُؤْمِنِ وَاَخْذَةُ اَسَفٍ لِلْكَافِرِ۔ ناگہانی موت مومن کے لئے تو راحت ہے اور کافر کے لئے غضب کی پکڑ ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاْسَفُ کَاَسَفِنَا۔ اللہ تعالیٰ کا غصہ ہمارے غصہ کی طرح نہیں ہے (اس کو تو سب قدرت حاصل ہے اس کی کوئی صفت مخلوقات کی صفات سے مشابہت نہیں رکھتی)۔

اِنْ کَانُوْا لَیَکْرَھُوْنَ اَخْذَةً کَاَخْذَةِ الْاَسَفِ صحابہ ایسی پکڑ کو برا سمجھتے تھے جیسے غضب کی پکڑ ہوتی ہے (یعنی مرگ ناگہانی کو مکروہ سمجھتے تھے کیونکہ اسمیں توبہ کی فرصت نہیں ملتی اور نہ بیماری کی تکلیف سے گناہوں کی معافی ہوتی ہے)۔ بعضوں نے اس روایت میں اَسِف بکسر سین پڑھا ہے یعنی غصہ والے کی پکڑ۔

آسَفُ کَمَا یَاْسَفُوْنَ۔ جیسے آدمی غصہ ہوتے ہیں میں بھی غصہ ہوتا ہوں۔

فَاَسِفْتُ عَلَیْھَا وَلٰکِنْ صَکَکْتُھَا۔ میں اس لونڈی پر غصہ ہوا (اس کو سخت سزا دینا چاہتا تھا) مگر میں نے اُس کو ایک گھونسہ لگا دیا یا تھپڑ۔

فَاَسِفَ عَلٰی مَا فَاتَہٗ مِنْہُ۔ جو اس کو نہیں ملا اسپر غمگین ہوا۔

وَامْرَاَتَانِ تَدْعُوَانِ اِسَافًا وَّنَائِلَۃَ۔ دو عورتیں اساف اور نائلہ کو پکار رہی تھیں۔ (اساف اور نائلہ دو بت تھے صفا مروہ پر، عرب کے مشرک سمجھتے تھے کہ یہ دونوں ایک زمانہ میں مرد اور عورت تھے کعبہ کے اندر انھوں نے زنا کیا تو پتھر بن گئے) (ہائے بیوقوفی ان مشرکوں کی اول تو خدا کے سوا کسی کو پکارنا شرک ہے ہوتا ہی کیا ہے، دوسرے ایسے زانیوں کو پکارتے تھے جنہوں نے کعبہ میں زنا کیا۔ ایک تو کڑوا کریلا دوسرے

نیم چڑھا واہ کیا کہنا۔)

اُسْکُفَّۃٌ۔ (اس لغت کو باب السین مع الکاف میں ذکر کرنا تھا)۔ دروازے کی نیچے کی چوکھٹ یعنی دہلیز (اوپر کی چوکھٹ کو عتبۃ کہتے ہیں)۔ بعضوں نے کہا اُسْکُفَّۃ اوپر کی لکڑی۔

اِسْکَنْدَرِیَّۃٌ۔ مصر کا ایک مشہور شہر، اور ایک گاؤں جو دجلہ پر ہے۔

اَسَلٌ۔ نیزے تیز، نرم ہموار، برابر ہونا۔

کَانَ اَسِیْلَ الْخَدِّ۔ آنحضرت ؐ کے رخسار ہموار اور دراز تھے (یہ نہیں کہ گال پھولے ہوئے، یہ جو دوسری روایت میں ہے کہ آپ کے چہرے میں گولائی تھی اس سے یہ مراد ہے کہ آپکا چہرہ بالکل بد نما لمبا اور غیر مطبوع نہ تھا بلکہ فی الجملہ گولائی بھی تھی مگر نہ ایسی گولائی کہ گال پھولے ہوئے ہوں جسے تھوبڑا کہتے ہیں)۔

لِیَذِلَّ لَکُمُ الْاَسَلُ الرِّمَاحُ وَالنَّبْلُ۔ تاکہ نیزے اور تیر تمہارے لئے رام ہو جائیں (رماح اور نبل اسل کی تفسیر ہیں)۔

عَلٰی اَکْتَافِھَا الْاَسَلُ الظِّمَاءُ۔ اُن کے کاندھوں پر باریک یا خون کے پیاسے برچھے ہیں۔

لَا قَوَدَ اِلَّا بِالْاَسَلِ۔ قصاص ہمیشہ دھار دار لوہے سے لیا جائیگا (جیسے تلوار برچھے چھرے سے آسل یعنی اسل ایک گھانس ہے جس میں باریک باریک شاخیں ہوتی ہیں اور پتے نہیں ہوتے اس سے بوریے بنتے ہیں)۔

لَمْ تَجِفَّ لِطُوْلِ الْمُنَاجَاةِ اَسَلَاتُ اَلْسِنَتِھِمْ مناجاۃ (سرگوشی) کرتے کرتے ابھی تک اُن کی زبانوں کے کنارے نہیں سوکھے۔

اِنْ قُطِعَتِ الْاَسَلَۃُ یُحْسَبُ بِالْحُرُوْفِ۔ اگر زبان کا کنارہ کوئی کاٹ ڈالے تو دیت کو حرفوں پر تقسیم کرکے جو حرف نہ نکل سکیں اُن کے حصہ کی

دیت دینی ہوگی۔

اِسْمٌ۔ (اس کو باب السین مع المیم میں ذکر کرنا تھا کیونکہ اسم اصل میں سِمْوٌ تھا) نام (خواہ ذاتی ہو جیسے اللہ یا وصفی ہو جیسے خالق رازق قادر قدوس وغیرہ تو اسم صفت کو بھی شامل ہے)۔

اِنَّ لِیْ اَسْمَاءً۔ میرے کئی نام ہیں کئی صفتیں ہیں۔

بِاسْمِكَ اَحْیٰی وَبِاسْمِكَ اَمُوْتُ۔ تیرا ہی نام لے کر جیتا ہوں اور تیرا ہی نام لے کر مرونگا۔

اَسَنٌ۔ پانی کا مزہ، یا بو بدلجانا، بیہوش ہونا۔

رَمَیْتُ ظَبْیًا فَاَسِنَ۔ میں نے ایک ہرن کو تیر مارا وہ بیہوش ہو کر مر گیا۔

مِنْ مَّاءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ اَوْ یَاسِنٍ۔ بہشت میں غیر آسن یا غیر یاسن پانی کی نہریں ہیں (یعنی صاف ستھرے پانی کی جو بدبودار و بدمزہ نہوگا) (اَجِنٌ کے بھی یہی معنی ہیں)

خَلِّ بَیْنَنَا وَبَیْنَ صَاحِبِنَا فَاِنَّهٗ یَاْسِنُ کَمَا یَاْسِنُ النَّاسُ۔ (حضرت عباس رضؓ نے حضرت عمر رضؓ سے کہا) اجی ہمارے صاحب کو چھوڑ دو بھی (ان کو دفن کرنے دو) آخر جیسے مردے بگڑ جاتے ہیں آپ بھی بگڑ جائیں گے (گل سڑ جائیں گے) (یہ عباس رضؓ نے اسوقت کہا جب حضرت عمر رضؓ کہنے لگے آنحضرتؐ مرے نہیں ہیں بلکہ حضرت موسٰی کی طرح بیہوش ہو گئے ہیں اس لئے آپ کو دفن نکرو)

مترجم:۔ یہ اُس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ اللہ تعالٰی نے پیغمبروں کے جسم زمین پر حرام کر دیے ہیں (کہ وہ نہیں کھا جائے) کیونکہ بو آنا یا بدلجانا اسکو مستلزم نہیں ہے کہ بدن فنا ہو جائے)۔

اَسًا۔ غم، رنج، افسوس۔

وَاللّٰہِ مَا عَلَیْهِمْ اَسًی وَلٰکِنْ اَسًی عَلٰی مَا اَضَلُّوْا۔ خدا کی قسم اُن پر کچھ افسوس نہیں ہے افسوس اُن لوگوں پر ہے جنہوں نے گمراہ کیا۔

اُسْوَةٌ۔ پیشوا، سردار، نمونہ، مثال، برابر والا، اقتداء پیروی۔

لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَةٌ۔ تم کو آنحضرتؐ کی پیروی کرنا ضروری ہے۔

اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ۔ سب قرضخواہوں کے برابر اس کو بھی حصہ ملیگا۔

مُوَاسَاةٌ۔ غمخواری کرنا، معاش اور روزی میں برابر رکھنا۔

اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ وَاسَوْنَا الصُّلْحَ (اصل میں اَسَوْنَا الصُّلْحَ تھا) یعنی مشرکوں نے ہمارے ساتھ برابر کی صلح کرنا چاہی۔

مَا اَحَدٌ عِنْدِیْ اَعْظَمُ یَدًا مِّنْ اَبِیْ بَکْرٍ اٰسَانِیْ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ۔ کسی شخص کا احسان مجھ پر ابوبکرؓ سے زیادہ نہیں ہے۔ انھوں نے اپنی جان اور مال میں مجھکو برابر کا شریک رکھا

مُوَاسَاةُ الْاِخْوَانِ۔ بھائیوں کو ہر چیز میں اپنے برابر رکھنا۔

اٰسِ بَیْنَهُمْ فِی اللَّحْظَةِ وَالنَّظْرَةِ۔ توجہ اور نظر میں اُن کو برابر رکھ۔

اٰسِ بَیْنَ النَّاسِ فِیْ وَجْهِكَ وَعَدْلِكَ۔ اپنا منہ (رضامندی) اُن کی طرف اور انصاف کرنے میں لوگوں کو برابر رکھ۔

رَبِّ اٰسِنِیْ لِمَا اَمْضَیْتَ وَاَعِنِّیْ عَلٰی مَا اَبْقَیْتَ۔ پروردگار جو حکم تو نافذ کر چکا اُس پر میرے دل کو تسلی دے اور جو ابھی باقی ہے اُس پر میری مدد کر (ایک روایت میں اَسِّنِیْ ہے اَسَّاهٗ تَاسِیَةً سے یعنی صبر دے اور تسلی دے ایک روایت میں اُسْنِیْ ہے اَوْس سے یعنی اُسکا بدل عنایت فرما)۔

یُوْشِكُ اَنْ تَرَی الْاَرْضَ یَاْفَذُ رِکَبُهَا

أَمْثَالَ الْأَوَاسِي۔ قریب ہے وہ زمانہ جب زمین اپنے جگر کے ٹکڑے ستونوں کی طرح نکال کر پھینک دیگی۔ (یعنی سونا، چاندی، جواہرات اُگل دیگی)۔

أَوْثَقَ نَفْسَهُ إِلَى أُسْطُوَانَةٍ مِّنْ أَوَاسِي الْمَسْجِدِ۔ اپنے آپ کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون (کھمبا) سے باندھ دیا۔

تَآسَّى بِهٖ۔ اُس کی پیروی کی۔

لَقُلْتُ رَجُلٌ يَتَأَسَّى۔ میں کہتا کہ یہ شخص (اپنے بزرگوں کی) پیروی کرتا ہے۔

إِسْوَارٌ۔ (معرب ہے سوار کا)۔ کنگن۔

فِي يَدِهٖ أَسْوَارَانِ۔ (مشہور روایت میں سِوَارَانِ ہے) یعنی دو کنگن اس کے ہاتھ میں تھے۔

إِسْمَاعِيلُ۔ عرب کے جد اعلیٰ حضرت ابراہیم کے صاحبزادے۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الشِّيْنِ

أَشَاءٌ (جمع ہے أَشَاءَةٌ کی) کھجور کا چھوٹا درخت۔

اِئْتِ هَاتَيْنِ الْأَشَاءَتَيْنِ فَقُلْ لَهُمَا حَتّٰى تَجْتَمِعَا فَاجْتَمَعَتَا فَقَضٰى حَاجَتَهٗ۔ یہ جو کھجور کے دو چھوٹے چھوٹے درخت ہیں اُن کے پاس جا اُن سے کہہ دونوں مل جاؤ پھر وہ دونوں مل گئے آنحضرت نے اپنی حاجت (اُنکی آڑ میں) پوری کی۔ (اسکا ہمزہ بقول سیبویہ اصلی ہے اور صاحب قاموس نے اُسی کو اختیار کیا ہے۔ لیکن جوہری اور ابن اثیر نے کہا کہ یہ ہمزہ اصل میں یا تھا کیونکہ تصغیر اُشَيٌّ آتی ہے اگر ہمزہ اصلی ہوتا تو تصغیر اُشَيْءٌ ہوتی۔)

مترجم۔ کہتا ہے یہ واقعہ ایک معجزہ تھا اور فعل الٰہی تھا دوسرے معجزوں کی طرح یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے معاذاللہ تصرف فی الکائنات کا اختیار آپ کو دیدیا تھا کہ آپ جیسا چاہیں اور جس وقت چاہیں کائنات میں تصرف کریں اور جو کوئی ایسا سمجھے وہ شرک میں گرفتار ہو گیا نعوذ باللہ منہ)۔

أَشَبٌ۔ کھجور کا بن (گھنا جنگل یا باغ) یعنی جہاں کھجور کی بڑا انتہا درخت جو باہم چسپیدہ ہوں اور ان سے گذرنا دشوار ہو۔

إِنِّي رَجُلٌ ضَرِيرٌ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَشَبٌ۔ میں اندھا آدمی ہوں اور میرے اور آپ کے بیچ میں کھجور کے گنجان درخت ہیں (یہ ابن ام مکتوم کی حدیث میں ہے)۔

فَتَأَشَّبَ أَصْحَابُهٗ حَوْلَهٗ۔ آپ کے اصحاب آپ کے گرد جمع ہو گئے۔

حَتّٰى تَأَشَّبُوا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ یہاں تک کہ آنحضرت کے اصحاب آپ کے گرد اکٹھے ہو گئے۔ یا ملکر اٹ گئے۔ (ایک روایت میں حَتّٰى تَنَاشَبُوا ہے معنی وہی ہیں)۔

بَلْدَةٌ أَشِيْبَةٌ۔ بہت گنجان درختوں والا شہر۔

وَقَدْ قَذَفَتْنِي بَيْنَ عِيْصٍ مُؤْتَشِبٍ۔ مجھ کو لیجا کر گنجان درختوں کی جڑوں میں پھینک دیا۔

أَشَرٌ۔ تکبر اور غرور۔

رَجُلٌ اِتَّخَذَهَا أَشَرًا وَّبَذَخًا۔ ایک وہ شخص جس نے گھوڑے غرور اور فخر کے لئے باندھے۔

كَأَغَذِّ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنِهٖ وَآشَرِهٖ۔ نہایت عمدہ کھاتے پیتے موٹے تازے خنگے شوخ مست۔ (ایک روایت میں وَأَبْشَرِهٖ ہے)۔

اِجْتَمَعَ جَوَارٍ فَأَرِنَّ وَأَشِرْنَ۔ کئی چھوکریاں (لونڈیاں) اکٹھی ہو کر خوش ہوئیں اترائیں۔

فَوُضِعَ الْمِئْشَارُ عَلٰى مَفْرِقِ رَأْسِهٖ۔ آرہ اُنکے سر کی مانگ پر رکھا گیا (یہ أَشَرْتُ الْخَشَبَةَ۔ سے نکلا ہے میں نے لکڑی کو چیر ڈالا۔ بعض روایتوں میں مِنْشَارٌ ہے منشار بھی آرے کو کہتے ہیں یہ نَشَرْتُ الْخَشَبَةَ

سے نکلا ہے معنی وہی ہیں وَشَرِثَتْ بھی نَشَرَتْ کے معنی میں ہے)۔
نَقْطَعُوْهُمْ بِالْمَآشِيْرِ۔ اُن کو آروں سے چیر ڈالا۔
اَشَاشٌ۔ یا اَشَاشَةٌ خوشی اور نشاط۔ هَشَاشٌ در بَشَاشٌ اور اَشَاشٌ۔ سب کے معنی ایک ہیں یعنی خوش اور پھولا ہوا مگن۔
اِذَا رَأَی مِنْ اَصْحَابِهٖ اَشَاشًا حَدَّثَهُمْ۔ جب آنحضرتؐ اپنے اصحاب میں خوشی اور بشاشت پاتے تو اُن سے حدیث بیان کرتے (باتیں کرتے)۔
اِشْفَی۔ ستالی (آری) چمڑا سینے کی۔
اُنْفِذَتْ بِالْاِشْفَاءِ كَفُّهَا۔ اس کی ہتھیلی میں آری چلا دی گئی تھی

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الصَّادِ

اُصْبُعٌ۔ یا اُصْبُوْعٌ انگلی۔
يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ عَلٰی اِصْبَعٍ۔ آسمانوں کو ایک انگلی سے روک لیگا۔
بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ۔ پروردگار کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے بیچ میں۔
مترجم:۔ ان حدیثوں سے پروردگار کی انگلیاں ہونا ثابت ہے جہمیہ اور معتزلہ نے اُنکا انکار کیا ہے اور مجسمہ اور مشبہہ نے پروردگار کی انگلیوں کو مخلوق کی انگلیوں کیطرح سمجھا ہے دونوں گمراہ ہیں۔
اَصَابَ۔ قصد کیا، ارادہ کیا۔
اَصَابَ اللّٰهُ۔ اللہ نے ارادہ کیا۔ (یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اس لغت کو باب الصاد مع الواو میں ذکر کرنا تھا)
اِصْرٌ۔ گناہ، وبال، اور عہد و پیمان۔

كَانَ لَهٗ كِفْلَانِ مِنَ الْاِصْرِ۔ اس پر گناہ کے دو حصے پڑیں گے۔
مَنْ كَسَبَ مَالًا مِّنْ حَرَامٍ فَاَعْتَقَ مِنْهُ كَانَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اِصْرًا۔ جو شخص حرام طریق سے مال کمائے اس میں سے بردہ آزاد کرے تو (بجائے ثواب کے اور) اُسپر گناہ ہوگا (معلوم ہوا کہ مال حرام میں سے کوئی نیک کام بھی کیا جائے جب بھی ثواب نہ ملیگا بلکہ الٹا عذاب ہوگا)۔
اِذَا اَسَاءَ فَعَلَيْهِ الْاِصْرُ۔ بادشاہ اگر برے کام کریگا تو اُسکا وبال اُسی پر پڑیگا۔
مَنْ حَلَفَ عَلٰی يَمِيْنٍ فِيْهَا اِصْرٌ۔ جو شخص بوجھ والی قسم کھائے (مثلاً طلاق، عتاق وغیرہ کی)
مَاْصِرٌ۔ قید، روک، زندان، جیل، قید خانہ۔
اُصْطُبَّةٌ۔ کتان کا کوڑا کچرہ جو گر جاتا ہے۔
قَدْ خِيْطَهٗ بِالْاُصْطُبَّةِ۔ اُسکو کتان کے ٹکڑوں سے سی لیا تھا۔
اِصْطَفْلِيْنَةٌ۔ گاجر۔
لَاَنْزِعَنَّكَ مِنَ الْمُلْكِ نَزْعَ الْاِصْطَفْلِيْنَةِ۔ میں تجھ کو سلطنت سے اسطرح اُکھیڑ دونگا جیسے گاجر اُکھیڑ لیتے ہیں (اور وہ جلدی اور آسانی سے نکل آتی ہے)۔ (یہ معاویہ رضؓ نے شاہِ روم کو لکھا تھا)
كَمَا تَنْحَتُ الْقَدُوْمُ الْاِصْطَفْلِيْنَةَ۔ جیسے بسولا گاجر کو تراش دیتا ہے (بہت آسانی سے)۔
اَصْلٌ۔ بنیاد، جڑ،
كَاَنَّهٗ فِيْ اَصْلِ جَبَلٍ۔ جیسے وہ ایک پہاڑ کے دامن میں ہے۔
اَصَلَةٌ[1]۔ چھوٹے سر والا سانپ
كَاَنَّ رَاْسَهٗ اَصَلَةٌ۔ اُسکا سر جیسے سانپ (افعی) کا سر۔

[1] ایک قسم کا باریک کپڑا [illegible]

نُهِيَ عَنِ الْمُسْتَأْصَلَةِ۔ قربانی میں ایسی بکری سے منع فرمایا جسکا سینگ جڑسے اُکھاڑ لیا گیا ہو۔ یا جو مرنے کے قریب ہو (دُبلی مرجھیوڑی)۔

أَصِيْل۔ عصر سے لیکر مغرب تک کا وقت یا عشاء کے بعد جو وقت ہوتا ہے (اُصَال اور اُصُل اور اَصَائِل اُس کی جمع ہے)۔

لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَظْهَرُوْهُمْ عَلٰى أُصُوْلِ دِيْنِ اللّٰهِ۔ تم کو اپنے دین کے اصول سے اُن کو واقف کرانا درست نہیں۔

اِسْتَأْصِلْ شَعْرَكَ جڑسے بال نکال ڈال۔

اِذَا اسْتُؤْصِلَ اللِّسَانُ فَفِيْهِ الدِّيَةُ۔ جب زبان جڑسے کاٹ لیجائے تو اسمیں پوری دیت دینی ہوگی۔

اِسْتَأْصَلَ اللّٰهُ الْكُفَّارَ۔ اللہ نے کافروں کو جڑ سے اُکھیڑ دیا۔

أَمُسْتَأْصِلَةٌ أَمْ مُجَحْجِحَةٌ۔ کیا یہ آفت نابود کرنیوالی ہے یا رُک جانیوالی ہے (موقوف ہوجانے والی ہے)۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الضَّادِ

أَضْبَعُ (اس لغت کو باب الضاد مع الباء میں ذکر کرنا تھا یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے) جس کا بازو چھوٹا ہو۔ (مراد ضعیف اور ناتوان ہے)۔

لَا تُعْطِهِ أُضَيْبِعَ۔ (اس میں اضیبع تصغیر ہے اضبع کی بمعنی یہ اشارہ ہے اس کی حقارت کیطرف)۔ (بعضوں نے اُصَيْبِغ پڑھا ہے صاد مہملہ اور غین معجمہ سے یعنی کالے کلوٹے کو مت دو[1])۔

أَضْحٰى۔ اس کو باب الضاد مع الحاء میں ذکر کرنا تھا) ذی الحجہ کا دسواں دن۔

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَضْحٰى۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (گھر میں سے یا کعبہ میں سے) عید اضحی کے دن نکلے۔

شَهِدْتُ الْأَضْحٰى يَوْمَ النَّحْرِ۔ میں اضحی یعنی یوم النحر میں موجود تھا۔

اَلْأَضْحٰى يَوْمَانِ۔ قربانیاں یوم النحر کے بعد دو دن تک ہوسکتی ہیں (یعنی ۱۱۔۱۲۔ تاریخ تک)

لَيْلَةٌ إِضْحِيَانٌ۔ چاندنی رات (جمع میں یوں ہی ہے لغت کے روسے لَيْلَةٌ إِضْحِيَانَةٌ یا إِضْحِيَةٌ کہنا چاہئے البتہ یوم اضحیان کہہ سکتے ہیں)۔

ذَبَحَ أُضْحِيَّةً۔ قربانی کی بکری کاٹی۔ (اُسکی جمع ضحایا ہے۔ ضحیہ بھی بمعنی اضحیہ ہے)۔

ضَحّٰى۔ اور اَضْحٰى قربانی کی۔

سَمِّنُوْا ضَحَايَاكُمْ۔ قربانی موٹے جانوروں پر کیا کرو (وہ آخرت میں تمہاری سواریاں ہونگی)۔

أَضَمٌ۔ کینہ، حسد، غصہ،

وَأَضِمَ عَلَيْهَا۔ دل میں اس سے جلتا رہا۔

فَأَضِمُوْا عَلَيْهِ۔ اُسپر غصہ ہوئے۔

إِضَمٌ۔ ایک مقام یا پہاڑ کا نام ہے۔

أَضَاةٌ۔ گڑھا، لکھیڑ، تالاب، جوہڑ،

عِنْدَ أَضَاةِ بَنِيْ غِفَارٍ۔ آنحضرتؐ سے جبرئیل ؑ بنی غفار کی گڑھیا (نہر، تالاب، جوہڑ،) پر ملے۔

أَيْضٌ۔ لوٹنا، ایک حال سے دوسرے حال پر بدلنا۔ (اس لغت کو باب الالف مع الیاء میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب نہایہ نے اُسکو اسی باب میں ذکر کردیا ہے اور وجہ یہ بتلائی ہے کہ ایض مستعمل نہیں ہے صرف اُسکا ماضی آض مستعمل ہے)۔

حَتّٰى آضَتِ الشَّمْسُ كَأَنَّهَا تَنُّوْمَةٌ۔ سورج رنگ بدلکر تنومہ کی طرح ہوگیا (تنومہ ایک درخت ہے جس کا رنگ کالا ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا شاہدانہ کا

[1] ترجمہ:۔ اس کو بجز مت دو ۱۲ منہ

درخت ہے یعنی کلونجی کا)۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الطَّاءِ

أَطَّ أُ۔ جما دیا، مضبوط کر دیا۔ (اصل میں وَطَّأَ تھا اس کو باب الواو مع الطاء میں ذکر کرنا تھا)۔

وَقَدْ أَطَّأَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو جما دیا۔ مضبوط کر دیا۔

أَطْرٌ۔ جھکانا، موڑنا۔

وَتَأْطِرُوْهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا۔ اور اس کو حق کی طرف جھکا دو (مائل کر دو موڑ دو)۔

إِطَارٌ۔ گھیرا۔ کنارہ۔

يُقَصُّ الشَّارِبُ حَتّٰى يَبْدُوَ الْإِطَارُ۔ مونچھ اتنی کترے کہ اوپر کے ہونٹ کا گھیرا (یعنی کنارہ) کھل جائے۔

إِنَّمَا كَانَ لَهُ إِطَارٌ۔ حضرت علیؓ کے سر پر بالوں کا گھیرا تھا بیچ میں چندیا پر بال نہ تھے۔

فَأَطَرَهُ إِلَى الْأَرْضِ۔ اسکو زمین کی طرف جھکا دیا۔

فَأَطَرَ اللّٰهُ مِنْهُ۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو موڑ دیا، جھکا دیا چھوٹا کر دیا۔

فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ۔ میں نے اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کو بانٹ دیا۔

مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَأْخُذَ الشَّارِبَ حَتّٰى تَبْلُغَ الْإِطَارَ۔ مونچھ اتنی کترنا کہ اوپر کے ہونٹ کا کنارہ کھل جائے سنت ہے (بعضوں نے کہا مونچھ کے بالوں کو جڑ سے کترنا اولیٰ ہے)

أَطٌّ۔ آواز کرنا۔ یا اونٹ کا بڑبڑانا، بلبلانا، رونا، چلانا،

أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ۔ آسمان (بوجھ سے) چرچر کرنے لگا اور اسکو چرچر کرنا چاہیے ہی تھا

الْعَرْشُ عَلٰى مَنْكِبِ إِسْرَافِيْلَ وَإِنَّهُ لَيَئِطُّ أَطِيْطَ الرَّحْلِ الْجَدِيْدِ۔ عرش حضرت اسرافیل علیہ السلام کے مونڈھے پر ہے اور وہ پروردگار کی عظمت سے اس طرح چرچر کرتا ہے جیسے نئی زین پر کوئی سوار ہوتو وہ چرچر کرتی ہے۔

وَإِنَّهُ لَيَئِطُّ بِهٖ أَطِيْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ۔ عرش پروردگار کے اس پر بیٹھنے سے ایسا چرچر کرتا ہے جیسے زین سوار کے تلے چرچر کرتی ہے۔

يَوْمَ يَنْزِلُ اللّٰهُ عَلٰى كُرْسِيِّهٖ فَيَئِطُّ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ۔ جس دن اللہ تعالیٰ (اپنے عرش پر سے) کرسی پر اتر آئیگا وہ زین کی طرح چرچر کریگی۔

مترجم:- ان حدیثوں سے جہمیوں کی جان نکلتی ہے۔ اس حدیث کے بعد یہ ہے پھر میں اللہ جل شانہٗ کے داہنے طرف کھڑا ہونگا سبحان اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور ہمارے پیغمبر کی فضیلت ایسی نکلتی ہے کہ مخالفین کے دانت کھٹے ہو جاتے ہیں اس روایت میں یہ بھی ہے کہ کرسی تنگی کی وجہ سے چرچر کریگی حالانکہ قرآن میں ہے کہ اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر لیا ہے، اب یہ جو انجیل شریف میں ہے کہ قیامت کے قریب حضرت عیسےؑ پروردگار کی داہنی طرف بیٹھے ہوئے آئیں گے یہ ایک دوسرا موقع ہی)۔

فَجَعَلَنِيْ فِيْ أَهْلِ أَطِيْطٍ وَصَهِيْلٍ۔ اس نے مجھ کو اُن لوگوں میں کر دیا جو اونٹ اور گھوڑے رکھتے ہیں

وَمَا لَنَا بَعِيْرٌ يَئِطُّ۔ ہمارے پاس ایک اونٹ بھی نہ تھا جو آواز کرتا چلاتا۔

يَكُوْنُ لَهٗ فِيْهِ أَطِيْطٌ۔ ایک وقت ایسا آئیگا کہ بہشت کا دروازہ چرچر کریگا۔ (اس قدر بہشتیوں کا ہجوم ہوگا۔)۔

حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِأَطِيْطٍ وَالْأَرْضُ فَضْفَاضٌ۔ جب ہم الطیط میں پہنچے (جو ایک مقام ہے کوفہ اور بصرے کے درمیان حالانکہ اسکی زمین بارش کا پانی

سے پُر تھی)۔

اُطُمٌ - یا اُطْمٌ۔ عالیشان محل (اُسکی جمع آطامٌ اور اُطُومٌ آئی ہے اور کرمانی نے جو کہا کہ اُطُمٌ جمع ہے اَطَمَۃٌ کی اس کی تائید لغت سے نہیں ہوتی۔ اسی طرح کرمانی نے جو کہا کہ اِطَامٌ بالکسر جمع ہے اَطَمَۃٌ کی یہ بھی صحیح نہیں ہے۔

اِطَام - بالکسر پیشاب کا رک جانا۔

اُطِمَ الْبَعِيْرُ - اونٹ کا پیشاب پائخانہ رک گیا۔

كَانَ يُؤَذِّنُ عَلٰى اُطُمِ الْمَدِيْنَةِ - بلال رض مدینہ کے اونچے محل پر اذان دیتے۔

حَتّٰى تَوَارَتْ بِآطَامِ الْمَدِيْنَةِ - مدینہ کے عالیشان محلوں میں چھپ گئی۔

اُطُوْمٌ - کچھوا یا وہ مچھلی جس کی کھال سخت اور موٹی ہو۔ (اور صاحب نہایہ نے جو اُطُوم کے معنی زرافہ لکھے ہیں اور صاحب مجمع نے اُن کی تقلید کی ہے یہ وہم ہے زرافہ تو ایک جنگلی جانور ہے جو افریقہ میں بہت ہوتا ہے)

وَجِلْدُهَا مِنْ اُطُوْمٍ لَا يُؤَرِّسُهٗ - اس کی کھال اطوم کی ہے اس پر اثر نہیں کرتا۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الظَّاءِ

اَظْفَارٌ - ایک قسم کی خوشبو ہے (ہندی میں اُسکو باگ نکھ کہتے ہیں اُس کو ظفار بھی کہتے ہیں)۔

مِنْ كُسْتِ اَظْفَارٍ - (یہ راوی کی غلطی ہے صحیح مِنْ كُسْتٍ وَّ اَظْفَارٍ ہے) کست عود کو کہتے ہیں۔ (اور بعضوں نے کہا صحیح مِنْ كُسْتِ ظَفَارٍ ہے) ظفار یمن میں ایک بستی ہے وہاں ہندوستان سے عود جایا کرتا۔ پھر وہاں سے حجاز میں آتا تھا۔

كَانَ ثَوْبَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّذَانِ اَحْرَمَ فِيْهِمَا يَمَانِيَيْنِ - آنحضرت ص نے دو یمن کے کپڑوں میں احرام باندھا (ایک اظفار کا تھا ایک عنبر کا)۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْعَيْنِ

اُعْ اُعْ - یہ آنحضرت ص کے آواز کی حکایت ہے جو مسواک کرتے وقت نکلتی تھی۔

اَعْمَاقٌ - (اسکو باب العین مع المیم میں ذکر کرنا تھا یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے) ایک مقام کا نام ہے جو شام میں حلب اور انطاکیہ کے درمیان واقع ہے۔

تَنْزِلُ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ - نصارٰی (روم) اعماق میں آکر اتریں گے۔

اَعْرَابِيٌّ - (اسکو باب العین مع الراء میں ذکر کرنا تھا) گاؤں کا رہنے والا دیہاتی۔ گنوار۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْغَيْنِ

اُغْلُوْطَةٌ - اس کو باب الغین مع اللام میں ذکر کرنا تھا) غلط بات اٹکل پچو جس سے لوگ دھوکا کھا جائیں (اَغَالِيْطُ۔ اور اُغْلُوْطَات اس کی جمع ہے)۔

نَهٰى عَنِ الْاُغْلُوْطَاتِ - آنحضرت ص نے مغالطہ دینے والی باتوں سے منع فرمایا (یعنی صرف امتحان کے لئے خواہ مخواہ مشکل سوالات کرنے سے جیسے کج بحث طالبین علم کی عادت ہوتی ہے یا کٹ ملاؤں کی)۔

لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ - ایسی بات جو اٹکل پچو نہیں ہے بلکہ صحیح اور درست ہے (مجمع البحار میں ہے یعنی اپنی رائے سے نہیں کہی گئی اور نہ یونہی ادھر ادھر کی واہیات کتابوں سے نکالی گئی ہے بلکہ خاص آنحضرت ص سے سنی ہوئی ہے)۔

مترجم :۔ معلوم ہوا کہ حدیث شریف کے خلاف کسی امام یا مجتہد کی یا ادھر ادھر کے صوفیوں یا درویشوں

کی رائے اغالیط میں داخل ہے یعنی زٹل قافیے الکل بچو اُن پر کوئی بھروسہ نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ حدیث پر عمل کرنا لازم ہے یہی سچا اسلام ہے اور سچا مسلمان بھی وہی ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو سب پر مقدم سمجھے اور آپ کے ارشاد کے خلاف ہر ایک بات کو گوز شتر سے بھی زیادہ بے وقعت اور لغو جانے گو وہ کسی کی بات ہو۔ یوں تو ہر ایک مسلمان ڈینگ مارتا ہے دم بھرتا ہے کہ میں آنحضرت ص کا عاشق زار ہوں۔ آپ کی محبت کی بڑ مارتا ہے، قصائد نعتیہ اور مجلس میلاد پر جان دیتا ہے لیکن اس کسوٹی سے ہم سچے اور جھوٹے کی تمیز کر سکتے ہیں قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ الآیۃ[1]۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْفَاءِ

اَفَدَ جلدی کرنا، دیر کرنا، نزدیک آجانا، وقت آپہنچنا،

اَفِدَ الْحَجُّ۔ حج کا وقت نزدیک آپہنچا۔

رَجُلٌ اَفِدٌ۔ جلد باز شخص۔

اَفْعَوْ۔ ایک قسم کا زہریلا سانپ جس کے کاٹنے کا منتر نہیں۔ (اصل میں افعٰی تھا حالت وقفیہ الف کو واو سے بدلنا اس کو ف ع ی میں بیان کرنا تھا)۔

لَا بَأْسَ بِقَتْلِ الْاَفْعَوْ۔ افعی کو (حالت احرام میں) مار ڈالنے میں کوئی قباحت نہیں۔

لَا تُطْرِقُ اِطْرَاقَ الْاَفْعُوَانِ۔ (عبداللہ بن زبیرؓ نے معاویہؓ سے کہا) افعی سانپ کی طرح سر مت جھکاؤ

اَفَفٌ۔ رنج، اور افسوس، اور تھوڑی چیز۔

اُفٍّ اُفٍّ اور تُفٍّ تُفٍّ۔ دونوں کلمے کراہت اور نفرت کے ہیں۔ یا تحقیر کے لئے کہے جاتے ہیں۔

فَاَلْقٰى طَرَفَ ثَوْبِهٖ عَلٰى اَنْفِهٖ ثُمَّ قَالَ اُفٍّ اُفٍّ۔ اپنے کپڑے کا کنارہ ناک پر ڈالا پھر کہنے لگا چھی چھی۔

نِعْمَ الْفَارِسُ عُوَيْمِرٌ غَيْرُ اُفَّةٍ۔ عویمر اچھا سوار ہے بودا نہیں ہے یا بھاری بھرکم نہیں۔ ہے (بلکہ ہلکا پھلکا ہے) (بعضوں نے کہا اُفَّۃ کے معنی محتاج نادار) (اُفٍّ اُفٍّ میں صاحب قاموس نے چالیس لغتیں لکھی ہیں)۔

اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِيْهِ اُفٍّ اِنْقَطَعَ مَا بَيْنَهُمَا مِنَ الْوَلَايَةِ۔ جب کوئی آدمی اپنے بھائی مسلمان کو اُف کہے تو دونوں میں جو محبت ہے وہ کٹ جاتی ہے۔

اَفِيْقٌ۔ بے دباغت کیا ہوا چمڑا۔

وَعِنْدَهٗ اَفِيْقٌ۔ آپ کے پاس ایک چمڑا تھا جس کی دباغت پوری نہیں ہوئی تھی۔

فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ اَفِيْقَةً۔ میں نے چمڑے کی ایک مشک خریدی۔

فَاِذَا اَفِيْقٌ۔ تو ایک چمڑا دکھائی دیا (افیق چمڑے کے ڈول کو بھی کہتے ہیں)۔

اُفُقٌ۔ آسمان کا کنارہ۔

صَفَّاقٌ اَفَّاقٌ۔ بڑا بیوپار کرنیوالا۔ ملکوں میں پھرنے والا۔

وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْاُفُقُ۔ تیرے نور سے آسمان کا کنارہ روشن ہوگیا۔ (یہ حضرت عباسؓ نے آنحضرت کی تعریف میں کہا)۔

اَفِقَ الرَّجُلُ۔ بڑا سخی آدمی ہے یا بڑی فضیلت یا علم والا آدمی ہے۔

رَجُلٌ اَفِقٌ اور اَفِيْقٌ۔ اور اُفُقٌ کے بھی وہی معنی ہیں۔

اَلْاُفُقُ مِنَ النَّاسِ۔ ایک لاکھ آدمی یا زیادہ۔

اِفْكٌ۔ جھوٹ، بہتان، تہمت۔

اَفْكٌ۔ پھیر دینا۔ الٹا کر دینا، الٹ دینا

لَقَدْ اُفِكَ قَوْمٌ كَذَّبُوْكَ۔ جن لوگوں نے آپ کو جھٹلایا وہ حق کی طرف سے پھیر دیئے گئے۔

فَمَنْ اَصَابَتْهُ تِلْكَ الْاٰفِكَةُ۔ جس کو یہ عذاب آلگا۔

وَقَدِ ائْتَفَكَتْ بِاَهْلِهَا مَرَّتَيْنِ۔ بصرہ اپنے لوگوں

[1] ترجمہ:۔ (اے محمدؐ!) کہدو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو (چاہیے کہ) میری پیروی کرو خدا تم کو محبوب رکھیگا۔ آخر آیت تک ۱۲ منہ

کو لیکر دوبارہ الٹ گیا۔

اَلْبُصْرَۃُ اِحْدَی الْمُؤْتَفِکَاتِ۔ بصرہ بھی اُن بستیوں میں سے ہے جو الٹ دی گئیں (یعنی ڈوب گئیں)

لَوْلَا رَبِیْعَۃُ لَاْتُفِکَتِ الْاَرْضُ بِمَنْ عَلَیْہَا۔ اگر ربیعہ کا قبیلہ نہ ہوتا تو زمین اپنے رہنے والوں سمیت الٹ جاتی (یا لوٹ جاتی)

اَفْکَلٌ (رعشہ، اور لرزہ، اور کپکپی۔

فَبَاتَ وَلَہٗ اَفْکَلٌ۔ وہ رات بھر کپکپاتا رہا۔

فَاَخَذَنِیْ اَفْکَلٌ۔ مجھ کو لرزہ چڑھ آیا۔ (اس لغت کو باب الفاء مع الکاف میں بیان کرنا تھا۔ مگر صاحب نہایہ اور مجمع نے اس باب میں اس لئے بیان کر دیا کہ اُسکا فعل مستعمل نہیں ہے اگرچہ مَفْکُوْل بمعنی لرزہ آیا ہے)

اُفُوْلٌ۔ ڈوبنا، غائب ہو جانا۔

وَکَادَتْ تَاْفُلُ۔ اور ڈوبنے کے قریب ہو گیا۔

اِفَال۔ جمع ہے افیل کی معنی شتر بچہ جو دوسرے سال میں لگ گیا ہو (اور صاحب مجمع نے جو لکھا ہے کہ افال چھوٹی بکریاں اسکی تائید لغت سے نہیں ہوتی)۔

اَفْنٌ۔ بیوقوفی، کم عقلی۔

اِیَّاکَ وَمُشَاوَرَۃَ النِّسَاءِ فَاِنَّ رَاْیَھُنَّ اِلٰی اَفْنٍ عورتوں کی رائے لینے سے بچے رہو ان کی رائے ناقص ہوتی ہے (یہ حکم اکثری ہے اکثر عورتیں بیوقوف اور ناقص العقل ہوتی ہیں مگر کلی نہیں ہے، بعضی عورتیں مردوں سے زیادہ عاقلہ اور کاملہ ہوتی ہیں۔ نہ ہر زن زن است نہ ہر مرد مرد۔ خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد)۔

عَلَیْکُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَۃُ وَالْاَفْنُ۔ تم ہی پر موت پڑے اور لعنت، اور کم عقلی آئے۔

اَفَنَ مَا فِی الضَّرْعِ۔ یہ عرب لوگ کہتے ہیں، جتنا دودھ تھن میں تھا سب تمام کر دیا۔

اِنَّ الرَّقُوْبَ یُعْطِی اَفْنَ الْاَفِیْنِ۔ ربیعہ احمق کی

حماقت کو چھپا لیتا ہے، (دولت کی وجہ سے اُسکا عیب ڈھنکا رہتا ہے) (یہ ایک مشہور مثل ہے)۔

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ الْقَافِ

اَقْبَالٌ۔ سرے، شروع۔ (یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اسکو باب القاف مع الباء میں ذکر کرنا تھا)۔

اَقْبَالُ الْجَدَاوِلِ۔ اول نالیوں کے سرے یاد ہانے۔

اُقْحُوَانٌ۔ بابونہ اسے بابونج بھی کہتے ہیں، ایک خوشبودار بوٹی ہے، جس کے ارد گرد کی پتیاں سفید اور درمیانی حصہ زرد ہوتا ہے (اس سے دانتوں کو تشبیہ دیتے ہیں)۔

بَوَاسِقُ اُقْحُوَانٍ۔ لمبی اونچی اونچی شاخیں بابونہ کی۔ (اُس کی جمع اَقَاحِیُّ اور اَقَاحٌ ہے (اس کو باب القاف مع الحاء میں ذکر کرنا تھا)۔

اَقِطٌ۔ جما ہوا دودھ جو پک کر سوکھ کر پتھر کی طرح ہو جائے، یعنی قروت یا پنیر

اَقَالِیْدُ۔ (جمع ہے اِقْلِیْد کی)۔ یعنی کنجیاں (اس کو باب القاف مع اللام میں ذکر کرنا تھا)۔ (مَفَاتِیْح اور اَغَالِیْق کی بھی یہی مراد ہے)۔

ثُمَّ عَلَّقَ الْاَغَالِیْقَ عَلٰی وَدٍّ فَقُمْتُ اِلَی الْاَقَالِیْدِ پھر کنجیاں ایک کیل پر لٹکا دیں میں نے اٹھکر اُنکو لیا۔

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ الْکَافِ

اَکْحَلُ۔ (اس کو باب الکاف مع الحاء میں ذکر کرنا تھا) وہ رگ جو ہاتھ کے بیچ میں ہوتی ہے، کہتے ہیں وہ زندگی کی رگ ہے، شہ رگ ہاتھ کی رگ۔

رُمِیَ اُبَیٌّ عَلٰی اَکْحَلِہٖ۔ ابی کو اکحل کی رگ پر تیر لگا۔

اُکَیْدِرُ۔ دومہ کے حاکم کا لقب ہے، (دومہ ایک قلعہ تھا تبوک کے پاس)۔

اَکْرٌ۔ گڑھا کھودنا۔

اَکَّارٌ۔ کسان۔ کبنی۔
فَلَوْ غَیْرُ اَکَّارٍ قَتَلَنِیْ۔ کاش کسان کے سوا اور کوئی میرا قاتل ہوتا۔ (یہ ابوجہل نے مرتے وقت کہا تھا۔ مدینہ کے انصاریوں کو کسان قرار دیا)۔
وَھَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْہُ۔ یعنی جتنے لوگوں کو تم نے مارا اُن میں کوئی بھی مجھ سے بالاتر عالی مرتبہ ہو۔
نَھٰی عَنِ الْمُؤَاکَرَۃِ۔ آپ نے زمین کو بٹائی (کرایہ) پر دینے سے منع فرمایا۔
اِکَافٌ۔ یا (وکاف) خوگیر۔ گدھے کی پالان جیسے گھوڑے کی زین ہوتی ہے
اَکْلٌ۔ کھانا نیست نابود کرنا۔
اُکْلَۃٌ۔ ایک لقمہ
اَکْلَۃٌ۔ ایک بار سیر ہو کر کھانا۔
مَازَالَتْ اُکْلَۃُ خَیْبَرَ تُعَادُّنِیْ۔ خیبر میں جو میں نے (زہر آلود گوشت کا) ایک لقمہ کھا لیا تھا وہ بار بار مجھ کو تکلیف دیتا ہے۔
فَلْیَضَعْ فِیْ یَدِہٖ اَوْ فَلْیُنَاوِلْہُ اُکْلَۃً اَوْ اُکْلَتَیْنِ۔ ایک لقمہ یا دو لقمے اُس کے ہاتھ میں رکھدے یا اُسکو دیدے،
مَنْ اَکَلَ بِاَخِیْہِ اُکْلَۃً یا اَکْلَۃً۔ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی برائی کر کے ایک لقمہ کھائے یا ایک بار کھانا کھائے (مطلب یہ ہے کہ آدمی اپنے دوست کے دشمن کے پاس جاکر اس کی برائی کرے اور اس سے کچھ فائدہ کمائے جیسے منافقوں اور رکابی مذہبوں کا شیوہ ہوتا ہے)
اَخْرَجَ لَنَا ثَلٰثَ اُکَلٍ۔ ہمارے لئے تین روٹیاں نکالیں
بَعَجَ الْاَرْضَ فَقَاءَتْ اُکْلَھَا۔ حضرت عمرؓ نے زمین کو پھاڑ ڈالا اُس نے اپنے میوے اور پھل قی کر دیئے (اُگل دیئے، باہر نکالے۔ مطلب یہ ہے کہ بہت سے ملکوں کو فتح کیا خوب روپیہ کمایا)۔
لَعَنَ اللّٰہُ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُؤْکِلَہٗ۔ اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے (یعنی بائع اور مشتری اور سودی قرض دینے والے اور لینے والے) دونوں پر لعنت کی۔
نَھٰی عَنِ الْمُؤَاکَلَۃِ۔ آنحضرتؐ نے مواکلت سے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ قرضدار قرضخواہ کے پاس کچھ تحفہ اس نیت سے بھیجے کہ وہ اپنے قرض کا تقاضا نہ کرے)۔
لَیَضْرِبَنَّ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ بِمِثْلِ اٰکِلَۃِ اللَّحْمِ۔ تم میں سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو چھری یا کانسی وغیرہ[عہ] سے مارے۔
دَعِ الرُّبّٰی وَالْمَاخِضَ وَالْاَکُوْلَۃَ۔ دودھ کی بکری جو گھر میں پالی جاتی ہے اسیطرح جو بکری عنقریب بیانے والی ہو (گابھن ہونے والی ہو)۔ اسی طرح جو کھانے کے لئے موٹی کی گئی ہو یا خصی ہو تو اسے چھوڑ دے (زکوٰۃ میں نہ لے)۔
لَا تُؤْخَذُ الْاَکُوْلَۃُ۔ زکوٰۃ میں بڑھی بکری نہ لیں گے۔
اَکِیْلَۃُ الْاَسَدِ اَوِ الذِّئْبِ۔ جس بکری میں سے شیر یا بھیڑیے نے کھایا ہو یا جو بکری شیر یا بھیڑیے کے شکار کے لئے رکھی جائے یعنی گارے کی بکری (بعضوں نے کہا اکیلہ اس بکری کو بھی کہیں گے جو گوشت کھانے کیلئے موٹی کی گئی ہو)۔
فَلَا یَمْنَعُہٗ ذٰلِکَ اَنْ یَّکُوْنَ اَکِیْلَہٗ وَشَرِیْبَہٗ۔ یہ بات اُس کو ہم نوالہ اور ہم پیالہ کرنے سے نہ روکے۔
مَاکُوْلُ حِمْیَرَ خَیْرٌ مِّنْ اٰکِلِھَا۔ یمن کی رعیت وہاں کے حاکموں سے بہتر ہے[۱] یا جو لوگ یمن والے مرگئے (انکو زمین کھا گئی) وہ ان سے بہتر ہیں جو وہاں زندہ[۲] ہیں۔
اُمِرْتُ بِقَرْیَۃٍ تَاْکُلُ الْقُرٰی۔ مجھ کو ایسی بستی میں جانیکا حکم ہوا جو دوسری بستیوں کو کھا جائے گی (یعنی اُن پر غالب ہوگی، حکومت کرے گی مراد مدینہ طیبہ ہے)۔
اَنْ یَّاْکُلَ الْاُکْلَۃَ فَیَحْمَدَہٗ۔ جب وہ صبح یا شام کا کھانا

[۱] اکل سے رعیت مراد لی جن کا مال کھایا جاتا ہے اٰکل سے حکمران مراد لئے جو رعیت کا مال کھا جاتے ہیں ۱۲ منہ [۲] یعنی کھا۔ تے ہیں جس ۱۲ منہ [۳] بعض نے کہا کوڑے کو ۱۲
[عہ] بعضوں نے اس کو اَکلَۃ بفتحہ ہمزہ روایت کیا ہے یہ غلطی ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے اُس زہر آلود گوشت میں سے صرف ایک لقمہ کھایا تھا۔ ۱۲ منہ۔

کھائے تو اس کا شکر بجالائے۔

اَکْلَۃُ السَّحُوْرِ۔ سحری کا کھانا ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں یہی فرق ہے کہ ان کے ہاں سحری کا کھانا نہیں ہے اور ہمارے ہاں ہے)۔

لَا تَتَعَاطَوْا زَوَالَ مَلِکٍ لَمْ یَنْقَضِ اُکُلُہٗ۔ کسی بادشاہ کو دور کرنے پر جرأت مت کرو جبتک کہ اسکا کھانا پانی باقی ہو (یعنی اس کی قسمت میں ابھی حکومت کرنا لکھا ہو)۔

اَوْ یُؤْکَلُ مِنْہُ۔ وہ کھانے کے لائق ہو جائے۔

لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ مَنْ تَرُدُّہُ الْاُکْلَۃُ۔ مسکین وہ نہیں ہے جو ایک لقمے کو جلد رد کر دیتا ہے۔

لَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا۔ میں تکیہ لگا کر یا توشک پر آرام سے بیٹھ کر نہیں کھاتا (یا ٹیک لگا کر یا ایک جانب جھک کر)۔

اَقْعُدُ مُسْتَوْفِزًا وَّاٰکُلُ لُعْقَۃً مِّنَ الطَّعَامِ۔ میں جلد باز کی طرح (اکڑوں یا گھٹنے ٹیک کر) بیٹھتا ہوں۔ اور انگلیوں سے تھوڑا سا کھانا کھالیتا ہوں۔

مَا اَکَلَ اَحَدٌ طَعَامًا خَیْرًا مِّنْ اَنْ یَّاْکُلَ مِنْ عَمَلِ یَدَیْہِ۔ کوئی کھانا اُس سے بہتر کسی نے نہیں کھایا جو اپنے ہاتھوں سے محنت کر کے کھائے (یعنی حلال کمائی)۔

فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ۔ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔

کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ۔ اُس شخص کی طرح ہے جو کھاتا چلا جائے لیکن اُسکا پیٹ نہ بھرے۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ یَتَاَکَّلُ بِہٖ۔ جو شخص قرآن اپنا پیٹ بھرنے کے لئے پڑھے (جیسے ہمارے زمانہ کے حافظ اجرت ٹھہرا کر تراویح میں ختم کرتے ہیں یا قبروں پر پڑھتے ہیں۔

یَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَیُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ وَیَاْکُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ۔ پاخانہ سے نکلکر پھر ہم کو قرآن پڑھاتے تھے اور ہمارے ساتھ ملکر گوشت کھاتے تھے (معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنے یا پڑھانے کے لئے باوضو ہونا ضروری نہیں ہے)۔

لَا تَزَالُوْنَ تَاْکُلُوْنَ مِنْہُ مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا۔ جب تک دنیا قائم ہے تب تک تم اس میں سے کھاتے رہتے وہ خوشہ تمام نہ ہوتا کیونکہ بہشت کے میوے تمام نہیں ہوتے)

حَتّٰی وَجَدُوْا اِمَّا کَلَھُمُ التَّمْرَ۔ یہاں تک کہ اُن کھانے کی جگہ میں کھجور پائی۔

اِنَّمَا یَاْکُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ ھٰذَا الْمَالِ۔ حضرت محمدؐ کی آل اسی مال میں سے کھائے گی۔

اَلْمُؤْمِنُ یَاْکُلُ فِیْ مِعًا وَّاحِدٍ وَّالْکَافِرُ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَۃِ اَمْعَاءٍ۔ مسلمان ایک آنت میں کھانا بھرتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں بھر لیتا ہے (یعنی کافر پرخوار اور حریص ہوتے ہیں اور مسلمان کم خوار اور قانع)۔

تَوَقَّعَتِ الْاٰکِلَۃُ فِیْ رُکْبَتِہٖ۔ اس کے گھٹنے میں آکلہ یعنی جذام کی بیماری ہو گئی۔

یَاْکُلُ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ۔ تمہارا کھانا نیک لوگ کھا رہے ہیں یا نیک لوگ کھائیں (یہ دعا ہے یا حکم ہے)۔

وَلَا یَاْکُلُ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ۔ تیرا ہم نوالہ وہی شخص ہو جو پرہیزگار ہے (یعنی بدکاروں کو اپنا ہم نوالہ ہم پیالہ مت بنا یا حلال کا کھانا کھا جس کو پرہیزگار شخص کھا سکے)۔

نَاْکُلُ وَنَحْنُ نَمْشِیْ۔ ہم چلتے چلتے کھاتے جاتے تھے (معلوم ہوا چلتے میں کھاتے جانا یا کھڑے ہو کر کھانا یا پینا یا سوار رہ کر کچھ کھانا یا پینا منع نہیں ہے)۔

مَنْ اَکَلَ بِمُسْلِمٍ اُکْلَۃً اَوْ کُسِیَ بِہٖ ثَوْبًا اَوْ قَامَ بِہٖ مَقَامَ سُمْعَۃٍ وَّرِیَاءٍ۔ جو شخص کسی مسلمان کی بدگوئی کر کے کھانا کمائے یا کپڑا پہنے یا کسی مسلمان کو (جو نیک نہ ہو) نیک ظاہر کر کے اُسکو شہرت اور ریا کے مقام پر کھڑا کرے (بقول شخصے پیران نمی پرند مریداں مے پرانند)۔

یَاْکُلُوْنَ بِاَلْسِنَتِھِمْ کَمَا تَاْکُلُ الْبَقَرَۃُ۔ اپنی زبان

ساہ ایک نسخہ میں لُعْقَۃً کے بجائے عُلْقَۃً ہے جسکے معنی ہیں وہ تھوڑی سی چیز جو کھانے سے پہلے دل بہلاوے کے طور پر کھائی جائے ۱۲ منہ۔ ساہ حدیث کا لفظی ترجمہ: تیرا کھانا سوائے پرہیزگار (کے کوئی) شخص نہ کھائے ... [illegible]

سے کھائیں گے (جھوٹی خوشامد شاعرانہ تعریف اور ہجو یا سوء ہن کرکے) جیسے گائے زبان سے کھاتی ہے (اور سب جانور دانت سے کھاتے ہیں)۔

اَکَلَتِ النَّارُ مَا فِیْہِ۔ اس میں جو کچھ تھا وہ آگ کھا گئی (یعنی جلا ڈالا)۔

اُکُلَاتٌ یُّقِمْنَ صُلْبَہٗ۔ آدمی کو چند لقمہ کافی ہیں جو اس کی پیٹھ سیدھی رکھیں یعنی اٹھ بیٹھ سکے۔

فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔ کیونکہ حسد آدمیوں کی نیکیوں کو اسطرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

اِذَا اُکِلَ عِنْدَہٗ صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلٰٓئِکَۃُ۔ روزہ دار کے سامنے جب لوگ کھانا کھائیں (اور وہ روزے کی وجہ سے نہ کھا سکے) تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں

رَجُلٌ اَکُوْلٌ۔ بہت کھانیوالا آدمی، پیٹو۔

اِکْلِیْلٌ۔ سرپیچ، عمامہ، پگڑی، جواہر سے مزین پٹکا، تاج، ناخن کے اردگرد کا گوشت، ہر وہ گول چیز جو کسی چیز کو گھیرے۔

(اسکو باب الکاف مع اللام میں بیان کرنا تھا)۔

اَکَمَۃٌ۔ ٹیلہ، بٹہ، چھوٹی پہاڑی، اس کی جمع اَکَمٌ اور اُکُمٌ اور اُکْمٌ۔ اور اُکُوْمٌ اور اِکَامٌ اور اٰکَامٌ اور اٰکَامٌ آئی ہے)۔

اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ۔ یا اللہ ٹیلوں پر پانی برسا۔

اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَا یَجْعَلْ یَدَیْہِ عَلٰی مَاکِمَتَیْہِ یا مَاْکَمَتَیْہِ۔ (بکسرۂ کاف) جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے تو اپنے دونوں ہاتھ سرین کے دونوں ابھرے ہوئے حصوں پر نہ رکھے۔

اَحْمَرُ الْمَاْکَمَۃِ۔ لال سرین والا یعنی مابون یہ گالی ہے جیسے یَابْنَ حَمْرَآءِ الْعِجَانِ۔ او لال سرین والی کے بیٹے۔

اِکَاءٌ۔ (بمعنی وِکَاءٌ) ڈاٹ سربند بن۔

لَا تَشْرَبُوْا اِلَّا مِنْ ذِیْ اِکَاءٍ۔ اُسی مشک سے پانی پیو

جس کے منہ پر سربند بن ہو۔

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ اللَّامِ

اَلْبٌ۔ جمع ہونا۔

اِنَّ النَّاسَ کَانُوْا عَلَیْنَا اِلْبًا وَاحِدًا۔ سب لوگ ہمارے مقابلہ میں ایک ہو گئے (یعنی سب ملکر ہم سے دشمنی کرنے لگے)۔

اُلْبَۃٌ۔ بھوک۔

اَمَا اِنَّہٗ لَا یُخْرِجُ مِنْھَا اَھْلَھَا اِلَّا الْاُلْبَۃُ۔ بصرے سے وہاں کے لوگوں کو بھوک ہی نکالے گی (یعنی قحط کیوجہ سے نکل کر کھڑے ہوں گے

اِیْتُوْا بِصَاحِبَیْکُمُ اللَّذَیْنِ اَلَبَا عَلَیَّ مَنْ اَلَّبَتْ عَلَیْھِمَا تم اپنے دونوں یاروں کو لے آؤ جو اس شخص (کی عداوت) پر اکٹھے ہوئے ہیں جس پر میں نے تمام لوگوں کو اکٹھا کیا ہے۔

وَا عَجَبًا لِّطَلْحَۃَ اَلَّبَ النَّاسَ عَلَی ابْنِ عَفَّانَ حَتّٰی اِذَا قُتِلَ اَعْطَانِیْ صَفْقَتَہٗ۔ تعجب ہے طلحہ پر پہلے تو انھوں نے لوگوں کو حضرت عثمان پر ابھارا (کہ اُن پر بلوہ کریں) جب حضرت عثمانؓ مارے گئے تو میرے ہاتھ پر انھوں نے بیعت کرلی (اب بیعت توڑ کر مجھ ہی سے لڑنے کے لئے تیار ہیں یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)۔

اَلْتٌ۔ کسی کا حق کم کرنا۔

لَا تُغْمِدُوْا سُیُوْفَکُمْ عَنْ اَعْدَائِکُمْ فَتُؤْلِتُوْا اَعْمَالَکُمْ دشمنوں کو چھوڑ کر اپنی تلواروں کو نیام میں نہ کرو (یعنی جہاد مت چھوڑو) ایسا کروگے تو جو نیک اعمال تم نے آنحضرتؐ کے ساتھ کئے ہیں (مثلاً جہاد وغیرہ) انکو ناقص کردوگے (انکا ثواب کم کردوگے)۔

اَتَاْلِتُ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ کیا تو امیر المومنین کا مرتبہ گھٹاتا ہے یا انکو قسم دیتا ہے۔

اَلْسٌ۔ دیوانگی، بیوقوفی۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَلْسِ - یا اللہ دیوانگی (یاخیانت) سے ہم تیری پناہ مانگتے ہیں (کہ تو ہمیں ان سے بچا)۔

اِلْیَاس - ایک مشہور پیغمبر کا نام ہے۔

اَلِفٌ پہلا حرف تہجی۔

وَلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّ لَامٌ حَرْفٌ وَّ مِیْمٌ حَرْفٌ - میں یہ نہیں کہتا کہ الٓم ایک حرف ہے بلکہ اس میں تین حرف الف اور لام اور میم (تو اسمیں تین حرفوں کا ثواب ملے گا)۔

وَمَا عَسَیْتُمْ تَرْوُوْنَ مِنْ فَضْلِنَا اِلَّا اَلِفًا غَیْرَ مَعْطُوْفَةٍ - تم ہماری فضیلت بہت کم روایت کرتے ہو دس میں سے ایک۔

اُلْفٌ - دوستی کرنا۔

اُعْطِیْ رِجَالًا حَدِیْثِیْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَتَاَلَّفُهُمْ - میں ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی ابھی (چندہی روز پہلے) کافر تھے (اور اس طرح) انکا دل ملاتا ہوں (تالیف قلوب کرتا ہوں)۔

سَهْمٌ لِلْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ - ایک حصہ ان لوگوں کا ہے جنکا دل ملایا جاتا ہے تاکہ مال کی طمع سے اسلام کیطرف مائل ہوں۔

وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَاَلَّفُهُمْ بِالْمَالِ وَالْعَطَآءِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مال اور چیزیں دیکر ان کو ملاتے (تالیف قلوب کرتے)۔

وَقَدْ عَلِمَتْ قُرَیْشٌ اَنَّ اَوَّلَ مَنْ اَخَذَ لَهَا الْاِیْلَافَ لَهَاشِمٌ - قریش جانتے ہیں کہ پہلے پہل جس نے انکے فائدے کے لئے عہد لیا وہ ہاشم بن عبد مناف تھے (ہاشم نے شام کے بادشاہ سے اور عبد شمس نے حبش کے بادشاہ سے اور مطلب نے یمن کے بادشاہ سے اور نوفل نے ایران کے بادشاہ سے عہد لیا تھا کہ قریش کے سوداگروں کو ان کے لوگ نہ ستائیں اور قریش کے تمام لوگ ان چاروں بھائیوں کے امن میں سوداگریاں کیا کرتے اور خوب فائدے کماتے)

اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ - قرآن وہیں تک پڑھو جہاں تک تمہارا دل لگے (جب دل اچاٹ ہونے لگے تو پڑھنا موقوف کرو)۔

اَلْمُؤْمِنُ مَاْلَفٌ - مسلمان الفت کا مسکن ہے یا سراسر الفت ہے۔

فَرَجَعَ اِلٰی مَاْلَفِهَا - وہ اپنے مقام مالوف میں لوٹ آیا

عَلٰی تَاْلِیْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ - ابن مسعود کی تالیف پر ان کی تالیف جمہور کے مخالف تھی، مفصل میں انھوں نے ساتوں حٰم داخل کئے تھے اور معوذتین کو مصحف سے نکال دیا تھا

كَمَا اَلَّفَهٗ جِبْرِیْلُ - جیسے جبرئیل نے تالیف کی تھی (مراد آیتوں کی ترتیب ہے وہ باجماع علماء توقیفی ہے - لیکن سورتوں کی ترتیب اجتہادی ہے اس لئے ان میں تقدیم اور تاخیر درست ہے[1])۔

اَلْفٌ - ہزار۔

فَاِذَا هُوَ اَلْفُ شَهْرٍ - حساب کیا تو وہ (بنی امیہ کی حکومت) ہزار مہینے ہی رہی (یعنی تراسی برس چار مہینے کیونکہ معاویہ کی حکومت امام حسن کی بیعت کے بعد ۴۰ھ ہجری میں جمی اور ابو مسلم خراسانی کے ہاتھوں ۱۳۲ھ میں بنی امیہ کی دولت مٹی - یہ سب ۹۲ سال ہوتے ہیں ان میں سے آٹھ برس آٹھ مہینے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے نکالدالو تو وہی تراسی برس چار مہینے رہتے ہیں)۔

اَلْقٌ - دیوانگی، باؤلاپن، جنون۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْاَلْقِ - اللہ کی پناہ دیوانگی سے (مگر لغت میں اَلْق بمعنی جنون کے نہیں آیا ہے (بعضوں نے کہا یہ اصل میں اَوْلَق تھا واؤ حذف کر دی گئی، اسکے معنی جنون ہیں، بعضوں نے کہا اَلْق کے معنی جھوٹ بولنا

[1] مترجم کا مطلب یہ ہو کہ سورتوں میں اختلاف ہو سکتا ہو کہ کونسی پہلے ہے اور کونسی بعد میں، لیکن سورتوں کی آیتوں کی ترتیب میں اختلاف نہیں ہو سکتا، اور یہ کہ حدیث شریف

بہت باتیں بنانا، بعضوں نے کہا اصل میں دَلق تھا یعنی جھوٹ،

اِءْلِق دَوَاتَکَ - اپنی دوات درست کر،

اَلُوکَۃُ - یا مَالَکَۃُ - پیغام پہنچانا (اسی سے ملائکہ نکلے ہیں یعنی فرشتے جو اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں)۔

اِلٌّ - عہد، پیمان، قسم، قرابت، رشتہ داری، کینہ اور دشمنی، پکار کر رونا، چلّانا، ناامید ہونا،

عَجِبَ رَبُّکُمْ مِنْ اِلِّکُمْ وَقُنُوطِکُمْ - پروردگار نے تمہارے نالہ و فریاد اور ناامیدی پر تعجب کیا (بعضوں نے اَلِّکُمْ بہ فتح ہمزہ پڑھا ہے از روئے لغت یہی مناسب ہے لیکن اکثر محدثین نے بکسرۂ ہمزہ پڑھا ہے)

اِلٌّ - اللہ کا بھی نام ہے -

اِنَّ ھٰذَا لَمْ یَخْرُجْ مِنْ اِلٍّ - یعنی یہ کلام اللہ تعالےٰ کی بارگاہ سے نہیں آیا - بلکہ مسیلمہ نے بنایا ہے (ابو بکر صدیق رضہ نے مسیلمۂ کذاب کا کلام سنکر یہ جملہ کہا تھا (بعضوں نے کہا اِلٌّ کے معنی یہاں عمدہ اصل کے ہیں -)۔

فِی اِلِّ اللّٰہِ - اللہ تعالےٰ کی ربوبیت اور الوہیت اور قدرت میں یا اُس کے عہد اور پیمان میں -

وَفِیُّ الْاِلِّ - اقرار کا پورا

یَخُوْنُ الْعَھْدَ وَیَقْطَعُ الْاِلَّ - عہد میں دغا کرتا ہے اور رشتہ ناطہ کاٹتا ہے -

فَقَالَتْ لَھَا عَائِشَۃُ تَرِبَتْ یَدَاکِ وَاُلَّتْ - حضرت عائشہ نے اُس سے کہا تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے اور اس پر چلائیں -

اَلْاَلُّ - ایک پہاڑ کا نام ہے جو میدان عرفات میں ہے (بعضوں نے اس کو اَلِلْ پڑھا ہے)

مَا اسْمُ جَبَلِ عَرَفَۃَ فَقَالَ الْاَلُّ - عرفات کے پہاڑ کا نام کیا ہے فرمایا اَلُّ -

اَلْاُنْجُوْجُ - (اس کو باب اللام مع الجیم میں ذکر کرنا تھا -) عود لوبان -

مَجَامِرُھُمُ الْاُلَنْجُوْجُ - انکی انگیٹھیاں لوبان کی ہونگی اسے اُنْجُوْج بھی کہتے ہیں اور یَلَنْجُوْج اور اَلَنْجَج یَلَنْجَج بھی اسی معنی میں ہیں -

اَلَہٌ - حیران ہونا -

اِلٰھَۃٌ اور اُلُوْھَۃٌ اور اُلُوْھِیَۃٌ - اور اُلْھَانِیَۃٌ پوجنا، پرستش کرنا، پوجا جانا، معبود ہونا، بندگی کرنا۔

اِذَا وَقَعَ فِی اُلْھَانِیَّۃِ الرَّبِّ لَمْ یَجِدْ اَحَدًا یَاْخُذُ بِقَلْبِہٖ - جب بندہ اللہ کی عظمت[1] میں غرق ہو جاتا ہے تو پھر (ماسوائے اللہ) کسی شخص سے اس کی تسلی نہیں ہوتی -

مترجم :- حضرات صوفیہ کے نزدیک یہ مقام قلب ہے اس میں طالب کو بڑا جوش و خروش ہوتا ہے چیخیں مارتا نعرے لگاتا ہے، کبھی اَنَا الْحَق بھی کہہ بیٹھتا ہے، اگر اس مقام سے اوپر چڑھانیوالا اُسکو کوئی نہ ملا تو اسی مقام میں رہ کر دنیا سے گذر جاتا ہو جیسے حسین بن منصور حلاج کا حال ہوا حضرت مجدد فرماتے ہیں کہ حسین بن منصور کا ہاتھ پکڑنیوالا کوئی اس کو نہ ملا جو اس مقام سے اس کو نکالکر اوپر چڑھاتا تب اُسکا جوش و خروش بالکل جاتا رہتا۔ اور ہوش میں آکر پابندی شرع شریف اور سکوت اور اطمینان حاصل کرتا۔

تَاَلُّہٌ - پوجنا، بندگی کرنا

اَللّٰھُمَّ - (اصل میں یا اللہ تھا یا اللہ اُمَّنَا یعنی اے اللہ ہم پر متوجہ ہو -

لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ عَلٰی اَحَدٍ یَّقُوْلُ اللّٰہُ اللّٰہُ یا حَتّٰی یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اللّٰہُ یا یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ - دیکھو قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جبتک زمین کوئی اللہ اللہ[2] یا لا الٰہ الا اللہ کہنے والا باقی رہیگا - مترجم کہتا ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ اللہ اللہ کہنا

[1] صاحب نہایہ نے الہانیہ کا ترجمہ کیا ہے حالانکہ اسکا ترجمہ ہونا چاہیے تھا بندگی، عبادت و اطاعت جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہو ۱۲ منہ [5] میں مذاہب ۱۲ منہ -

[2] ترجمہ، اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں (کروں گا) ۱۲ منہ [5] یعنی اُسپر اعتقاد اور عمل کرتا ہوگا ورنہ کہنے کو تو ہر ایک کہہ سکتا ہے ۱۲ منہ

بھی ذکر الٰہی میں داخل ہے اور جس نے اسکا انکار کیا ہے اس کو اس حدیث سے غفلت ہوئی اور یہ بھی نکلا کہ ابھی قیامت آنے میں ایک مدت دراز باقی ہے جسکا علم بجز خداوند کریم کے کسی کو نہیں ہے کیونکہ ابھی کروڑوں اللہ کی یاد کرنے والے موجود ہیں اور ایک مدت دراز تک رہیں گے۔

سُئِلَ عَنْ مَعْنَی اللّٰهِ فَقَالَ اِسْتَوْلَی عَلٰی مَادَقَّ وَجَلَّ۔ اللہ کے معنی پوچھے گئے تو فرمایا ہر چھوٹی اور بڑی چیز پر قادر اور غالب۔

یَا هِشَامُ اللّٰهُ مُشْتَقٌّ مِنْ اِلٰهٍ وَالْاِلٰهُ يَقْتَضِي مَأْلُوْهًا كَانَ اِلٰهًا اِذْ لَا مَأْلُوْهَ۔ اے ہشام اللہ الٰہ سے نکلا ہے اور الٰہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ پوجا جائے اور وہ تو پوجے جانے سے پیشتر بھی الٰہ تھا یعنی جب کوئی اسکا پوجنے والا نہ تھا اسوقت بھی وہ الٰہ تھا۔ تو اللہ اسم ذات ہے اور الٰہ اسم صفت تو مخلوقات کے وجود سے پہلے وہ اللہ تھا پھر جب مخلوق کو پیدا کیا تو الٰہ بھی ہوا)۔

يَأْلَهُوْنَ اِلَيْهِ۔ لوگ اُسکی طرف شوق سے چلے جاتے ہیں (جیسے کبوتر شوق سے اپنی کابک کیطرف آتا ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ وَلَہٌ یا وَلَہٌ سے مشتق ہے یعنی دل بے اختیار اُس کیطرف رجوع ہوتے ہیں اُس کی محبت میں دیوانے ہوجاتے ہیں، عاشقان را در محشر باقیامت کار نیست، کار عاشق بجز تماشائی جمال یار نیست)۔

اٰللّٰهِ اِنَّ اَبَا الْحَسَنِ اَمَرَكَ بِهٰذَا۔ سچ کہو تم کو اللہ کی قسم کیا حضرت علیؑ نے تم کو اس بات کا حکم دیا۔

اٰللّٰهِ قَالَ اللّٰهِ۔ قسم اللہ کی فرمایا قسم اللہ کی۔

آللّٰهُ اَرْسَلَكَ۔ کیا (درحقیقت) اللہ نے آپ کو بھیجا ہے فرمایا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ۔ ہاں اے خدا یا (یہاں اللہ کا نام آپ نے برکت کے لئے لیا)۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ تعجب کے وقت بھی کہا جاتا ہے (جیسے حضرت عثمانؓ نے باغیوں سے کہا تھا)۔

لَاهُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا۔ خدایا ان کافروں نے ہم پر ظلم کیا ہے۔ (لَاهُمَّ مخفف ہے اَللّٰهُمَّ کا ایک روایت میں اَللّٰهُمَّ بھی ہے مگر اس میں وزن ٹوٹ جاتا ہے)۔

آللّٰهُ سَمَّانِيْ۔ کیا اللہ تعالےٰ نے میرا نام لیا (یہ ابی ابن کعب کا قول ہے جو تعجب سے انہوں نے اپنے تئیں حقیر سمجھ کر کہا)۔

آللّٰهُ مَا اَجْلَسَكُمْ۔ تم کو خدا کی قسم تم کس غرض سے بیٹھے۔

آللّٰهُ مَا اَجْلَسَنَا غَيْرُهٗ۔ خدا کی قسم ہم اس کے سوا اور کسی غرض سے نہیں بیٹھے۔

اَلْوٌ۔ یا اَلُوٌّ یا اُلِیٌّ۔ قصور کرنا، تکبر کرنا

تَاَلِّیْ، اِئْتِلَاءٌ۔ اور اِيْلَاءٌ۔ یعنی قسم کھانا۔

اَلِيَّةٌ۔ قسم۔

مَنْ يَّتَاَلَّ عَلَى اللّٰهِ يُكَذِّبْهُ۔ جو شخص اللہ پر قسم کھائیگا (خواہ مخواہ قطعی حکم کریگا کہ اللہ ضرور ایسا کریگا یا فلاں شخص بہشت میں جائیگا فلاں دوزخ میں) تو اللہ اُس کو جھوٹا کریگا۔

اٰلٰی اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ۔ مدینہ والوں نے قسم کھائی۔

وَيْلٌ لِّلْمُتَاَلِّيْنَ مِنْ اُمَّتِيْ۔ جو لوگ میری امت کے قسمیں کھایا کرتے ہیں (قطعی احکام لگاتے ہیں کہ یہ کام ہوگا یا فلاں دوزخی ہے فلاں بہشتی ہے) اُنکی خرابی ہوگی۔

فَمَنِ الْمُتَاَلِّيْ عَلَى اللّٰهِ۔ اللہ پر قسم کھانیوالا (حکم لگانے والا) کون ہے۔

اٰلٰی مِنْ نِّسَائِهٖ شَهْرًا۔ آنحضرتؐ نے اپنی عورتوں

سے ایک مہینہ کا ایلاء کیا (یعنی یہ کہ ایک مہینہ تک اُن سے صحبت نہ کرینگے)۔

لَیْسَ فِی الْاِصْلَاحِ اِیلَاءٌ۔ صلح اور محبت میں جو قسم کھائی جائے وہ ایلاء نہیں ہے (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے یعنی ایلاء شرعی جب ہوگا جب غصہ میں عورت کو نقصان پہنچانے کے لئے قسم کھائی جائے)۔

فَآلَیْتُ عَلَیَّ اَلِیَّۃً۔ مجھ کو خدا کی قسم ہے۔

لَا دَرَیْتَ وَلَا ائْتَلَیْتَ۔ نہ تو خود سمجھا نہ سمجھ سکا۔ ایک روایت میں یوں ہے وَلَا تَلَیْتَ یعنی نہ خود سمجھا نہ سمجھنے والے کی تقلید کی) (جیسے پیغمبر یا مجتہد کی بلکہ تقلید بھی کی تو جاہل گمراہ باپ دادوں کی) لیکن پہلی روایت

مَنْ صَامَ الدَّھْرَ لَا صَامَ وَلَا آلَیٰ۔ جس نے سدا روزے رکھے اُس نے نہ روزہ رکھا نہ روزہ رکھ سکا یا نہ روزہ رکھا نہ روزے میں کوتاہی کی (ایک روایت میں وَلَا اٰلَ ہے بروزن قَالَ یعنی نہ روزے سے بچا ایک روایت میں وَلَا اَلّٰی ہے بہ تخفیف لام معنی وہی جو اُلّٰی کے ہیں)۔

وَبِطَانَۃٌ لَا تَالُوْہُ خَبَالًا۔ اور ایک رازدار ساتھی جو اس کی خرابی میں کمی نہیں کرتا۔

فَمَا اَلَوْتُكِ وَنَفْسِی۔ میں نے نہ تیرے بارے میں کوئی کوتاہی کی نہ اپنے بارے میں (یہ آپؐ نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا یعنی تیرے لئے عمدہ خاوند تجویز کیا رزق کیوں ہے)۔

وَلَمْ اٰلُ۔ میں نے کوتاہی نہیں کی۔

وَمَا اٰلُوْ۔ میں کوتاہی نہیں کرونگا۔

وَمَجَامِرُھُمُ الْاُلُوَّۃُ۔ ان کی دھونیاں عود (لوبان) کی ہوں گی۔

کَانَ یَسْتَجْمِرُ بِالْاُلُوَّۃِ غَیْرَ مُطَرَّاۃٍ۔ آپ عود کا دھواں (دھونی لیتے) جو دوسری خوشبو کے ساتھ نہ ملا ہوتا (یعنی خالص عود کا)۔

وَلَا حَمَلَتْنِی الْبَغَایَا فِی غُبَّرَاتِ الْمَآلِی۔ اور نہ مجھ کو چھنالوں (فاحشہ عورتوں نے) حیض کے چیتھڑوں میں اٹھایا (مَآلِی جمع ہے مِئْلَاۃ کی، حیض کی پٹی یا نوحہ کی پٹی جو نوحہ کے وقت عورتیں اپنی کمر پر باندھ لیتی ہیں)۔

اَلْیٌ۔ یا اِلْیٌ یا اَلًی یا اِلًی۔ نعمت (اُس کی جمع اٰلَاءٌ ہے)۔

تَفَکَّرُوْا فِی اٰلَاءِ اللہِ وَلَا تَتَفَکَّرُوْا فِی اللہِ۔ اللہ کی نعمتوں میں غور کرو اور اس کی ذات (حقیقت اور ماہیت میں غور نہ کرو (کیونکہ اس کی ذات تک کسی کے فہم کی رسائی نہیں ہوسکتی۔ اے برتر از خیال وقیاس وگمان ووہم ۔ وز ہرچہ گفتہ اند شنیدہ ایم خواندہ ایم۔

اَلْیَۃٌ۔ انگوٹھے کی جڑ۔

وَمَسَحَھَا بِاَلْیَۃِ اِبْھَامِہٖ۔ اپنے انگوٹھے کی جڑ اس پر پھیری۔

اَلسُّجُوْدُ عَلٰی اَلْیَتَیِ الْکَفِّ۔ ہتھیلی کے دونوں الیوں (یعنی انگوٹھے اور چھنگلیا کی جڑوں پر سجدہ کرنا (ان کو زمین سے لگانا) یہ تغلیب ہے کیونکہ چھنگل کی جڑ کو ضَرَّۃ کہتے ہیں جیسے عُمَرَیْن اور قَمَرَیْن اور شَمْسَیْن وغیرہ۔

کَانُوْا یَجْتَبُّوْنَ اَلْیَاتِ الْغَنَمِ اَحْیَاءً۔ وہ زندہ بکریوں کے ٹکڑے (چکتی) کاٹ لیتے (معاذ اللہ جانوروں پر کیسا ظلم کرتے)۔

حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلْیَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰی ذِی الْخَلَصَۃِ۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ دوس قبیلے کی عورتوں کے چوتڑ ذی الخلصہ پر نہ ہلیں گے۔ (یعنی اسلام سے پھر کر پھر بت پرستی اختیار کریں گے۔ ذی الخلصہ ایک بت خانہ تھا اس کو پھر بنالیں گی اسکا طواف کریں گی اُسکے گرد چوتڑ پھڑکا (مٹکائیں گی)۔ جیسا کہ جاہلیت میں کیا کرتی تھیں۔

اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ قبر کا طواف کرنا

لہ اس حدیث سے یہ مراد نہیں ہے کہ ذی الخلصہ نامی بت خانہ دوبارہ بنے گا اور قبیلہ دوس کی عورتیں دوبارہ پیدا ہوں گی یا اتنے عرصہ تک زندہ رہیں گی پھر کہیں جاکر اس بت کے گرد اپنے چوتڑ مٹکائیں گی جیسے کہ وہ اسلام سے پہلے کیا کرتی تھیں بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ اب اسلام کے پیچھے جاہلیت کا زمانہ پھر اہل اسلام میں عود کر آئیگا اور وہ بالکل ویسے ہی افعال کریں گے جو جاہلیت کے وقت کرتے تھے اور اسلام سے انکا کوئی تعلق نہیں ہوگا اور یہ سب باتیں قیامت سے پہلے پہلے واقع ہونگی۔

ناجائز اور حرام ہے اور جس نے اُسکو جائز رکھا ہے اس کا قول غلط ہے۔)

لَا یُقَامُ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِہٖ حَتّٰی یَقُوْمَ مِنْ اِلْیَۃِ نَفْسِہٖ۔ کوئی آدمی اپنی جگہ سے جہاں وہ بیٹھا ہوا اُٹھایا نہ جائے گا جبتک اپنے آپ وہاں سے نہ اُٹھے۔

کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَقُوْمُ لَہٗ الرَّجُلُ مِنْ اَلْیَتِہٖ بِاَمْنِ لِیَتِہٖ فَمَا یَجْلِسُ فِیْ مَجْلِسِہٖ۔ عبداللہ بن عمرؓ کے لئے کوئی شخص اپنے آپ اپنی جگہ سے اٹھتا (اسلئے وہ یہ چاہتا کہ عبداللہ وہاں بیٹھ جائیں) لیکن وہ اس جگہ نہ بیٹھتے۔

وَلَیْسَ ثَمَّہ طَرْدٌ وَّلَا اِلَیْکَ۔ (آنحضرتؐ کی سواری میں) نہ کسی کو ہکانا ہوتا تھا نہ یہ کہنا ہوتا تھا کہ ہٹو بچو سرکو۔

اِنِّیْ قَائِلٌ لَّکَ قَوْلًا وَّھُوَ اِلَیْکَ۔ میں تجھ سے ایک بات کہتا ہوں لیکن وہ بھید ہے دل میں رکھیو۔

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ۔ یا اللہ میں تجھ سے اپنا شکوہ بیان کرتا ہوں یا مجھ کو اپنے پاس بلالے (یہ امام حسن بصری نے کچھ لوگوں کو بُرا کام کرتے دیکھا تو کہا)۔

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ۔ یعنی اب مجھ کو اپنے پاس بلالے۔

وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ۔ برائی تیرے پاس نہیں پھٹکتی یا برائی سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی۔

اِنَّ الْاُوْلٰی بَغَوْا عَلَیْنَا۔ ان لوگوں نے ہم سے سرکشی کی۔

وَلَیْسَ قِیْلَ اِلَیْکَ۔ الیک نہیں کہا گیا یعنی یہ کہ ہٹو بچو۔

اَنَا مِنْکَ وَاِلَیْکَ۔ میری پیدائش بھی تجھی سے ہے اور میری انتہا بھی تیری ہی طرف ہے۔ یا یہ کہ میری التجائیں اور تمنائیں تیری ہی طرف ہیں۔

اِلَیْکَ عَنِّیْ۔ میرے پاس سے سرک جا (دور رہ یہ

حضرت علی رضؓ نے دنیا سے فرمایا۔)

اِلَّا۔ حرف استثناء ہے بمعنی مگر۔ بجز۔ سوائے۔

کُلُّ بِنَاءٍ وَّبَالٌ عَلٰی صَاحِبِہٖ اِلَّا مَا لَا اِلَّا مَا لَا۔ ہر عمارت (قیامت کے دن) اُسکے بنانیوالے پر وبال ہوگی مگر جو ضروری جو ضروری ہے (وہ نہیں) یعنی بہ قدر حاجت سردی اور گرمی سے بچنے کے لئے۔

اِلَّا اٰلَ فُلَانٍ۔ مگر فلاں لوگوں پر نوحہ ہو سکتا ہے (یہ خاص ام عطیہ کو آپ نے اجازت دی تھی اس سے مطلق نوحہ کی اباحت نہیں نکلتی جیسے مالکیہ نے گمان کیا ہے۔ شیعہ امامیہ کے نزدیک بھی نوحہ جائز ہے)

اِلَّا اَنِّیْ سَمِعْتُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ میرے اس اعتقاد کی وجہ یہ ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے اسکو سنا ہے۔

اِلَّا اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْھَا۔ آنحضرتؐ نے بیعت میں کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا۔ صرف اس لیا مگر ہمارے زمانہ کے بعضے بدنظر درویش (پیر) عورتوں سے ہاتھ ملاتے ہیں اُنکو اپنے سے بے پردہ کراتے ہیں، اللہ اُنکو ہدایت دے)

اِلَّا الدَّیْنَ۔ (شہید کے سب گناہ بخش دئے جاتے ہیں) مگر قرضہ معاف نہیں ہوتا (اور اسی طرح کے تمام حقوق الناس)۔

لَا یُخْرِجُکُمْ اِلَّا فِرَارٌ مِّنْہُ۔ تم کو بھاگنے کی نیت کے سوا اور کوئی ضرورت نہ نکالے (یعنی ضرورت اور حاجت کے لئے وبائی یا طاعونی مقام سے نکلنا درست لیکن بھاگنے کی نیت سے نکلنا حرام ہے یا مکروہ تحریمی ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ بعضوں نے کہا اِلَّا کا حذف ٹھیک ہے اور یہ راوی کی غلطی ہے)

اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ کَمَا قَالَ۔ مگر جبکہ جسکو تہمت لگائی وہ ویسا ہی ہو جیسا اس نے کہا (یعنی اُس صورت

میں تذت کی حد اسکو قیامت میں نہ پڑیگی۔)

اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ رَبُّهَا۔ مگر جب جانور دنکا مالک خوشی سے دینا چاہے۔

لَا كَفَّارَةَ لَهٗ اِلَّا ذٰلِكَ۔ جو شخص کوئی نماز بھول جائے تو جب یاد آئے اُس کو پڑھ لے بس یہی اس کا کفارہ ہے (اس سے زیادہ کوئی اور تاوان اسکو نہ دینا ہوگا۔)

لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ۔ اور کوئی نماز یا روزہ تجھپر لازم نہیں البتہ اگر نفل نماز یا روزہ شروع کر دے تو اس کا پورا کرنا لازم ہے (بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے اس سے زیادہ جو ہے وہ نفل ہے یعنی مستحب ہے فرض نہیں ہے)۔

مَا اَرَدْتَّ اِلَّا خِلَافِیْ۔ تم کو تو اور کچھ غرض نہیں بس مجھ سے اختلاف کرنا منظور ہے۔

مَا رَاَیْتُهٗ صَلّٰی صَلٰوةً اِلَّا لِوَقْتِهَا اِلَّا بِجَمْعٍ۔ میں نے آنحضرتؐ کو کوئی نماز بے وقت پڑھتے نہیں دیکھا مگر مزدلفہ اور عرفات میں وہاں ظہر عصر اور عشا میں جمع کیا۔

مترجم۔ صاحب مجمع نے کہا اس میں حنفیہ کی حجت ہے میں کہتا ہوں کوئی حجت نہیں ہے کیونکہ راوی نے اپنا نہ دیکھنا بیان کیا ہے اور نہ دیکھنے سے نفی جمع لازم نہیں آتی جب کہ دوسری صحیح روایتوں سے اور مقاموں میں بھی جمع آپ سے ثابت ہے اور صحیح مذہب یہ ہے کہ بعذر بیماری یا سفر جمع درست ہے جیسے کہ ایک صحیح حدیث میں ہے کہ آپ نے مستحاضہ کو جمع کی اجازت دی اور سفر میں جمع تقدیم اور جمع تاخیر دونوں آنحضرتؐ نے کئے۔ مجھکو بواسیر اور ریاح کی شکایت ہے میں ہمیشہ ظہر اور عصر اور مغرب عشا کو جمع کیا کرتا ہوں بعض اہل حدیث نے بلا عذر بھی جمع درست

رکھا ہے بشرطیکہ اہل شیعہ کی طرح اُس کی عادت نہ بنالے۔

وَنَسِیْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ اور دسویں بات میں بھول گیا میرے خیال میں وہ دسویں بات اور کچھ نہیں تو کلی کرنا ہی ہوگی۔

اَلطَّوَافُ مِثْلُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ۔ طواف نماز کی طرح ہے صرف فرق یہ ہے کہ طواف میں باتیں کرتے ہو اور نماز میں باتیں کرنا درست نہیں (جب طواف نماز کی طرح عبادت ہوا تو قبر کا طواف شرک ہوگا اور اگر بہ نیت عبادت کرے اور اگر بطور تحیت ہو تو حرام ہوگا۔)

اِلَّا۔ کبھی اِنْ لَا کا مخفف آتا ہے۔ اگر نہیں۔

وَاِلَّا كَانَتْ نَافِلَةً۔ یعنی اگر تو لوگوں کو اس حال میں پائے کہ وہ نماز نہ پڑھ چکے ہوں اور ان کے ساتھ دوبارہ شریک ہو جائے تو تجھ کو نفل کا ثواب ملیگا۔

اَلْیُوْن۔ ایک شہر جو مصر میں تھا مسلمانوں نے اُسکو فتح کر کر فسطاط نام رکھا ہے۔ (اور البون بائے موحدہ سے یمن میں ایک شہر ہے)۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْمِيْمِ

اَمَ۔ مخفف ہے اَمَا کا یا۔

اَمَ وَاللّٰهِ لَا نَسْتَغْفِرَنَّ۔ (اس میں اَمَ یا کے معنوں میں آتا ہے۔)

اَیَقْتُلُهٗ اَمْ كَیْفَ یَفْعَلُ۔ یعنی اُسکو مار ڈالے یا صبر کرے کیا کرے۔

اَمْتٌ۔ ٹیلہ بلندی شک عیب کجی سختی۔

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَلَا اَمْتَ فِیْهَا۔ اللہ نے شراب کو حرام کیا اس میں کچھ شک نہیں یا شراب کی حرمت سخت ہے اس میں نرمی نہیں ہوسکتی یا شراب میں فی ذاتہ کوئی عیب نہیں بلکہ نشہ کی حرام ہوئی ہے

مترجم :- یعنی شراب فی ذاتہ کوئی ناپاک گندگی غلیظ چیز نہیں ہے وہ تو انگور یا کھجور یا دوسری پاکیزہ میووں اور اناجوں وغیرہ کا شیرہ یا عرق ہوتا ہے بلکہ اس کی حرمت نشہ کی وجہ سے ہے تو جو چیز نشہ کرے وہ حرام ہے اس حدیث میں خود شارع علیہ السلام نے حرمت خمر کی علت بیان کردی اور دوسری صحیح حدیث میں ارشاد ہوا کل مسکر خمر تو حنفیہ کا مذہب رد ہوگیا کہ شراب انگور سے خاص ہے[1] یا شراب فی ذاتہ نجس اور ناپاک ہے ناپاکی کی کوئی وجہ نہیں تو جو روٹی شراب ملا کر پکائی جائے اُسکا کھانا درست ہوگا۔ اسی طرح جن ادویہ میں شراب کی روح یعنی الکحل شریک ہوتی ہے اُنکا بھی استعمال درست ہوگا کیونکہ دوسری دواؤں میں ملنے سے وہ شراب نہ رہی اور نہ اس میں نشہ رہا تو حرمت کی علت جاتی رہی اسی طرح اُن انگریزی عطروں (سینٹ لونڈر) کا بھی استعمال درست ہوگا اور وہ پاک سمجھے جائیں گے جن میں اسپرٹ شریک ہوتی ہے۔ ہمارے علمائے اہل حدیث میں سے مفتی مصر شیخ محمد عبدہٗ نور اللہ مرقدہٗ نے صراحۃً ایسا ہی فتویٰ دیا ہے۔

اَمَجٌ - ایک مقام کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے۔

حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالْکَدِیْدِ مَا بَیْنَ عُسْفَانَ وَاَمَجَ۔ جب آپ کدید میں پہنچے جو عسفان اور امج کے درمیان ہے۔

اِصْطَادَ النِّسَآءُ قُمْرِیَّۃً مِّنْ قَمَارِیْ اَمَجَ۔ عورتوں نے امج کی ایک قمری کا شکار کیا۔

اَمَدٌ - حد، غایت، انتہا۔

مَا اَمَدُکَ - تیری عمر کیا ہے (یہ حجاج ظالم نے امام حسن بصری سے پوچھا)۔

اَمَرٌ - یا اُمُرَۃٌ بہت ہونا، بلند ہونا، شاندار ہوجانا۔

خَیْرُ الْمَالِ مُھْرَۃٌ مَّامُوْرَۃٌ اَوْ سِکَّۃٌ مَّابُوْرَۃٌ - بہتر جائداد اور مال مادہ گھوڑی ہے جو بہت جننے والی یا پیوندی کھجور کی قطار۔

اَمَرَھُمُ اللّٰہُ فَاَمِرُوْا - یعنی اللہ نے ان کے نسل اور جانوروں میں برکت دی وہ بہت ہوگئے (یہ عرب گنوار لوگ کہتے ہیں) لغت والوں نے کہا ہے کہ فصیح یوں ہے اٰمَرَھُمُ اللّٰہُ فَاَمِرُوْا - پہلی صورت میں یوں کہیں گے اَمَرَھَا فَھِیَ مَاْمُوْرَۃٌ اور دوسری صورت میں آمَرَھَا فَھِیَ مُؤْمَرَۃٌ۔

ذِیْ اَمَرَ - ایک مقام کا نام ہے جو غطفان کے ملک میں ہے

لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِیْ کَبْشَۃَ - ابوکبشہ کے بیٹے کا مرتبہ بہت بڑھ گیا (یعنی روم کا بادشاہ اُن سے ڈرتا ہے ابوکبشہ آنحضرت ﷺ کے رضاعی باپ تھے (یہ جملہ ابوسفیان نے حضورؐ کی نسبت کہا تھا)۔

تُؤَمِّرُوْنَا فِی الْاَمْرِ - ہم کو نفع میں شریک کرلو۔

مَالِیْ اَرٰی اَمْرَکَ یَاْمَرُ - میں دیکھتا ہوں کہ آپ کا کام بڑھتا جاتا ہے (روزافزوں ترقی ہورہی ہے)۔

فَقَالَ وَاللّٰہِ لَیَاْمَرَنَّ عَلٰی مَا تَرٰی - آپ نے فرمایا خدا کی قسم جو تو دیکھ رہا ہے اس سے بھی بڑھ جائیگا۔

قَدْ اَمِرَ بَنُوْ فُلَانٍ - فلانے کی اولاد بہت بڑھ گئی۔

اَمِیْرِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ جِبْرَئِیْلُ میرے مشیر فرشتوں میں جبرئیلؑ ہیں۔

یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ اِثْنَا عَشَرَ اَمِیْرًا کُلُّھُمْ مِنْ قُرَیْشٍ - میری امت میں بارہ امیر ہوں گے جو سب قریش میں سے ہوں گے۔

مترجم :- مراد ان بارہ امیروں سے وہ امراء ہیں جو امام مہدی کے بعد امام حسن اور امام حسین کی

[1] حنفیہ کا یہ مذہب ہے کہ شراب وہ (حرام) ہے جو انگور سے بنی ہو آگ پر پکی ہو اور اس میں نشہ ہو حالانکہ جب شراب حرام ہوئی تھی تو مدینہ میں انگور کی شراب کا وجود بھی نہیں تھا۔ اور دوسرے جب احادیث صحیحہ اور قرآنی آیات سے یہ واضح ہوگیا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے تو ان باریکیوں کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ دوسری بات وہ یہ کہتے ہیں کہ شراب کا استعمال اندرونی یا بیرونی دوا کے طور پر بھی حرام ہے جو کسی طرح بھی صحیح نہیں۔ اور وہ دلیل یہ دیتے ہیں کہ وہ نجس کلی ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں دیکھئے اونٹ کا پیشاب نجس ہے لیکن حضور نے وہ چند بیماروں کو لگوانا نہ کیا بلکہ پلوایا تھا اور دیکھئے زہر حرام ہے لیکن اس کا جسم پر لگانا حرام نہیں ۱۲ منہ۔

ادلاد میں سے حکومت کریں گے جیسے حضرت دانیال پیغمبر کی کتاب میں ہے اور جن لوگوں نے مصداق اس حدیث کا خلفائے بنی امیہ اور عباسیہ کو ٹھہرایا ہے انہوں نے غلطی کی ہے چونکہ بنی امیہ اکثر ظالم اور غاصب اور جابر تھے اور عباسیہ کا عدد بارہ سے زیادہ تھا اہل سنت کے علماء اُن میں تراش خراش کرتے ہیں اور خلفائے راشدین کے بعد کچھ لوگوں کو بنی امیہ میں سے لیتے ہیں کچھ عباسیہ میں سے جو ذرا اچھے اور عادل گذرے اور ہم نے ہدیۃ المہدی میں یہ لکھا ہے کہ ان بارہ امیروں سے ائمہ اثنا عشر (بارہ امام) مراد ہیں اور امارت سے دینی پیشوائی اور سرداری مراد ہے نہ کہ حکومت ظاہری واللہ اعلم۔

اَمْرٌ۔ کام، اور حکم۔

فِيمَنْ يَكُونُ الْأَمْرُ۔ کون خلیفہ ہوگا۔

هٰذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ۔ یہ امر یعنی خلافت قریش میں رہے گی (غیر قریشی خلیفہ اور امیر المومنین نہیں ہو سکتا۔ اور حنفیہ نے متغلب کی خلافت صحیح رکھی ہے)[1]

إِذَا هَلَكَ أَمِيرٌ تَأَمَّرْتُمْ۔ جب کوئی امیر مر جاتا ہے تو تم دوسرا امیر مقرر کرنے کے لئے مشورہ کرتے ہو۔

فَلْنَسْأَلْهُ فِي هٰذَا الْأَمْرِ۔ ہم آپ سے اس امر میں دریافت کرلیں (یعنی یہ کہ آپ کے بعد کون خلیفہ ہوگا)۔

فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ۔ جس حج میں اُنکو امیر بنایا تھا

إِذَا أُسْنِدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ۔ جب حکومت نالائق کو دیجائے۔

مَا أَحَدٌ أَحَقَّ بِهٰذَا الْأَمْرِ۔ اس خلافت کا زیادہ حق دار ان لوگوں سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے (چھ آدمیوں کا نام حضرت عمرؓ نے لیا)۔

إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ بَدَأَ نُبُوَّةً۔ یہ دین و دنیا کے اصلاح کا کام پہلے نبوت سے شروع ہوا تھا (یعنی آنحضرتؐ کی ذات بابرکات سے)۔

إِمْرَةُ أَبِي بَكْرٍ۔ ابوبکر صدیقؓ کی خلافت اور امارت۔

وَإِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمْرَةِ۔ بیشک اسامہ کا باپ (زید) امارت اور سرداری کے لائق تھا[2]۔

لَعَلَّكَ سَاءَتْكَ إِمْرَةُ ابْنِ عَمِّكَ۔ شاید تم کو تمہارے چچازاد بھائی کی سرداری ناگوار ہوئی۔

أَمَا إِنَّ لَهُ إِمْرَةً كَلَعْقَةِ الْكَلْبِ أَنْفَهُ۔ دیکھو اسکو اتنی دیر سرداری ملیگی جتنی دیر میں کتا اپنے بچے پیٹ کو چاٹ لیتا ہے۔

وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ۔ اور عثمان کے ساتھ بھی اُن کے خلافت شروع میں۔

إِنْ تُؤَمِّرُوا أَبَا بَكْرٍ تَجِدُوهُ أَمِينًا۔ اگر تم ابوبکر صدیقؓ کو خلیفہ بناؤ تو اُن کو ایماندار امانتدار سردار پاؤ گے (مطلب یہ ہے کہ خلافت کا انتخاب تمہاری رائے پر ہے اور حضرت علیؓ کے نسبت یہ بھی فرمایا۔

وَلَا أَرَاكُمْ فَاعِلِينَ۔ میں نہیں سمجھتا کہ تم علی کو خلیفہ بناؤ گے کیونکہ آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ صحابہ آپ کے متصل ہی اُنکو خلیفہ نہیں بنانے کے اور حضرت عثمانؓ کا ذکر یا تو راوی کے سہو سے رہگیا یا خود آپ نے انکا ذکر نہیں فرمایا۔

تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ رَأْسِ السَّبْعِينَ وَإِمَارَةِ الصِّبْيَانِ۔ اللہ کی پناہ مانگو اُس وقت سے جب (ہجرت سے یا وفات سے) سترواں سال شروع ہو اور بچوں کی حکومت سے (مراد بنی امیہ کے چھوکرے ہیں جنکو آنحضرتؐ نے خواب میں اپنے منبر پر اچھلتے کودتے دیکھا اور آپ کو بہت ملال ہوا)۔

لَا غَادِرَ أَعْظَمُ مِنْ أَمِيرِ عَامَّةٍ۔ اُس شخص سے

[1] قوم کے لوگ جس کو اپنا امیر منتخب کرلیں وہ امیر بن سکتا ہے چاہے وہ قریشی ہو یا غیر قریشی اگر کسی قوم نے قریش دجسکے متعلق اکثر لوگ غلطی فہمی کی بنا پر "خدا کی طرف سے مقرر کردہ امیر اور خلیفہ" ہونیکا اعتقاد رکھتے ہیں) کا کوئی فرد نہ ہو تو وہاں یہ لوگ کیا حل تلاش کریں گے۔ مذکورہ اعتقاد ملوکیت اور خاندانی حکومت کا باعث ہوگا۔ ۱۲ مص [2] اسامہ اور زید کو لوگ مجہول النسب اور غلام وغیرہ تصور کر کے امارت و سرداری کے قابل نہ سمجھتے تھے لیکن حضورؐ نے امیر کر کے دکھا دیا ۱۲ م

[illegible] ۱۲ منہ

[illegible]

زیادہ کوئی نماز نہیں جو عام لوگوں کی مدد سے (بلا استحقاق حاکم بن بیٹھے (اور خاص لوگ علماء اور صلحاء اور اشراف کی رائے اور مشورے سے حاکم نہ ہوا ہو)۔

مَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ۔ جس نے (میرے متعین کئے ہوئے) امیر کی اطاعت کی اُس نے میری اطاعت کی۔

سَلِّمُوْا عَلٰی عَلِیٍّ بِاِمْرَۃِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ علی کے لئے مسلمانوں کی سرداری تسلیم کرو۔

کَمَا سُمِّیَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ اللّٰہُ سَمَّاہُ وَ ھٰکَذَا اَنْزَلَ عَلَیْنَا۔ امام محمد باقر نے حضرت علی امیر المؤمنین کہا اور فرمایا اللہ تعالے نے اُنکا یہ نام رکھا ہے اور اسی طرح ہم پر اُتارا ہے۔

مترجم۔ کہتا ہے حضرت علی رض بیشک امیر المومنین تھے ایک بار میں نے جناب امیر کہہ کر آپ کو مراد لیا تو ایک سُنّی صاحب بگڑ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے شاید تم شیعہ ہو میں نے کہا دریں چہ شک۔ میں بیشک شیعہ علی ہوں اللہ ہم کو دنیا میں اسی گروہ میں رکھے اور آخرت میں بھی اسی گروہ میں ہمارا حشر کرے۔

لَا تَاَمَّرَنَّ عَلٰی اِثْنَیْنِ۔ دو آمیونکا بھی حاکم نہ بن (حکومت بڑے مواخدہ کی چیز ہے) (ایک روایت میں لَا تَاَمَّرَنَّ ہے)۔

مُعَلِّمُ الْخَیْرِ یُبْعَثُ اَمِیْرًا وَحْدَہٗ۔ جو شخص لوگوں کو اچھی باتیں سکھلاتا ہے[1] (جیسے دین کا علم پڑھاتا ہو یا دین کی کتابیں تالیف اور شایع کرتا ہے۔) وہ قیامت کے دن ایک امیر ہو کر اُٹھیگا (حالانکہ اکیلا ہوگا ایسا معلوم ہوگا کہ بہت سے لوگ اُسکے ساتھ ہیں)

اَمِّرْنَا عَلٰی بَعْضِ مَا وَلَّاکَ اللّٰہُ۔ اللہ نے جو تم کو دیا ہے اس میں سے کچھ حکومت ہم کو بھی دو۔

اَمَّرَہٗ فِیْہَا۔ وہاں کا حاکم اس کو بنایا۔

لَاَمَّرْتُ ابْنَ اُمِّ مَکْتُوْمٍ۔ البتہ میں عبد اللہ بن ام مکتوم کو (جو اندھے تھے) حاکم بناتا۔

اِئْتَمَرَ رَأْیَہٗ۔ اپنی عقل سے مشورہ لیا۔

لَا یَأْتَمِرُ رُشْدًا۔ وہ نیک بات پیروی نہیں کرتا۔ (بلکہ جو دل میں آتا ہے کر بیٹھتا ہے)۔

اٰمِرُوا النِّسَاءَ فِیْ اَنْفُسِہِنَّ۔ جن عورتوں کا نکاح کرو اُن سے بھی مشورہ کو (انکی رضامندی دریافت کرلو یہ بہتر ہے جبرًا قہرًا نکاح کر دینے سے اسکا انجام بد ہوتا ہے بعضوں نے کہا یہ حکم استحبابًا ہے بعضوں نے کہا شوہر دیدہ عورتیں مراد ہیں)۔

اٰمِرُوا النِّسَاءَ فِیْ بَنَاتِہِنَّ۔ بیٹیوں کی شادی میں اُن کی ماؤں سے بھی مشورہ لو۔

فَاٰمَرَتْ نَفْسَہَا۔ اُس نے اپنے جی سے صلاح لی۔

مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ اَمْرًا۔ ہم عورتوں کا (جاہلیت کے زمانہ میں) کچھ شمار ہی نہیں کرتے تھے (کسی مقدمہ میں اُنکی رائے ہی نہیں لیتے تھے)۔

فِیْ اَمْرٍ اَتَاَمَّرُہٗ۔ ایک کام میں جس میں فکر کر رہا تھا۔

اَمَّرْنَاہُ۔ ہم نے آپ سے حکومت ملنے کی خواہش کی۔

یَسْتَاْمِرُہُمَا۔ اُن سے مشورہ لیتا تھا۔

ثُمَّ اَخَذَہَا خَالِدٌ مِّنْ غَیْرِ اِمْرَۃٍ۔ پھر وہ (سرداری کا جھنڈا) خالد نے سنبھال لیا حالانکہ آنحضرت نے انکو سردار نہیں بنایا تھا (مگر جن جن کو آنحضرت ص نے سردار بنایا تھا وہ سب یکے بعد دیگرے شہید ہوئے تب خالد نے جھنڈا لے لیا اور کافروں کو شکست دی یعنی غزوہ موتہ میں)۔

لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا اِمْرًا۔ تو نے ایک بہت بڑا یا بہت بُرا کام کیا۔

اِبْعَثُوْا بِالْھَدْیِ وَاجْعَلُوْا بَیْنَکُمْ وَ بَیْنَہٗ یَوْمًا اَمَارٍ

[1] اخلاق سکھاتا ہے بُرائی سے روکتا ہے نیک کاموں کی ترغیب دیتا ہے ۱۲ مص

قربانی کا جانور مکہ میں بھیجدو اور اپنے اور اُسکے درمیان
ایک نشانی کا دن مقرر کر لو۔

فَهَلْ لِلسَّفْرِ أَمَارَةٌ۔ سفر کی کیا کوئی نشانی ہے۔

مَنْ يُطِعْ إِمَّرَةً لَا يَأْكُلُ ثَمَرَةً۔ جو شخص نادان عورت (یا نادان مرد) کا کہا مانے گا اُسکو اچھا پھل نہیں ملے گا (بلکہ بُرا نتیجہ بھگتنا ہوگا إِمَّرَةٌ دبی کو بھی کہتے ہیں۔ اگر نیک بودے سرانجام زن زنان را مزن نام بودے نہ زن)۔

قَائِمَةً عَلَى أَمْرِ اللّٰهِ۔ اللہ کے سچے دین پر قائم رہے گا۔

حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ۔ یہانتک کہ اللہ کا حکم آن پہنچے گا۔ (قیامت یا وہ ہوا جس کے چلنے ایماندار سب مرجائیں گے)۔

وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ۔ اُسوقت ہمارا چال چلن اگلے عربوں کی چال چلن کی طرح تھا۔ (پاخانہ کے لئے جنگل جاتے گھر میں پاخانے نہ بناتے)۔

فَإِنَّهُ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ۔ تمہارے بعد ایک نیا حکم آیا (قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے اجازت ہوئی)۔

اُذْكُرُكُمْ بِالْأَمْرِ۔ میں تم کو (حکم احکام دیکھ) یاد رکھونگا

أُمِرَ بِأَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ۔ آنحضرتؐ کو اگلے پیغمبروں کی پیروی کرنیکا حکم ہوا۔

مَا أَمْرُهُمَا (یہ دونوں آیتیں قاتل مومن کے باب میں ایک سورۂ فرقان کی دوسرے سورۂ نسا کی ایک دوسرے کے مخالف ہیں) ان میں جمع (تطابق) کیونکر ہو سکتا ہے[1]۔

مَا بَقَاؤُنَا عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ الصَّالِحِ۔ جب تک ہم اس اچھے کام یعنی اسلام پر قائم رہیں گے۔

لَنَسْأَلَنَّ عَنْ أَوَّلِ هٰذَا الْأَمْرِ۔ ہم یہ پوچھیں گے کہ عالم کی خلقت کیونکر شروع ہوئی۔

فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ۔ ہم کو ایک خلاصہ قطعی بات بتلا دیجئے۔

رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ۔ دین کی جڑ تو اسلام ہے

وَكَذَا مَنْ تَعَلَّقَ عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ۔ اسی طرح جو شخص یہ دین قبول کرے۔

مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا۔ جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات نکالے۔ (صاحب مجمع نے کہا مراد وہ کام ہے جسکی کتاب و سنت سے کوئی سند واضح یا پوشیدہ نہو)۔

قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ عَنْ نَجَاةِ هٰذَا الْأَمْرِ۔ اس کے پہلے کہ ہم آپ سے پوچھ لیتے اس آفت سے کیونکر چھٹکارا ہوگا (آخرت کے عذاب سے کیونکر محفوظ رہیں گے)۔

يَقُولُ مَا أَمَرَ اللّٰهُ۔ اللہ نے جو حکم دیا وہ کہے (یعنی إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ)۔

نَقُولُ كَمَا أَمَرَ اللّٰهُ۔ اللہ نے جیسا حکم دیا ویسا ہی ہم کہتے ہیں (اسکا شکر ادا کرتے ہیں)۔

أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ۔ تیرا حکم آسمان اور زمین پر دونوں جگہ چلتا ہے جیسی تیری مہربانی آسمان والوں پر ہے۔

إِنَّ الْأَمْرَ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ كَقَطْرِ الْمَطَرِ۔ اللہ تعالیٰ کے احکام آسمان سے زمین پر اس طرح اُترتے ہیں جیسے بارش کے قطرے۔

أَمْرُنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ۔ ہماری امامت کا مقدمہ بہت سخت ہے (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)

إِنَّ صَاحِبَ هٰذَا الْأَمْرِ لَيَخْفَى ... لَتُوسِعُ

[1] اس کی بحث کافی طویل ہو مختصر طور پر یہ سمجھ لیجئے کہ ان دونوں آیتوں میں سے نہ کوئی ناسخ ہے نہ منسوخ اسلام لانے سے پہلے اگر کوئی جاہے جتنے کفر، قتل، زنا چوری کر چکا ہو تو اسکی نجات کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اپنے تمام سابقہ اعمال سے تائب ہو اور پھر ایمان لائے اور اسکے بعد نیک اعمال کرنے شروع کر دے۔ اور اسلام

كُلَّ سَنَةٍ - اس امر کا متولی (یعنی امامت کا) ہر سال موسم میں حاضر ہوگا۔

لَيْسَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ اِلَّا مَا قَضَيْتَ - ہم کو کوئی فائدہ نہیں ہونے کا مگر جو تو نے تقدیر میں لکھدیا ہے۔

ذَكَرْتُ الَّذِي مِنْ اَمْرِنَا - ہم نے اپنا حال یاد کیا

رَجُلٌ عَرَفَ هٰذَا الْاَمْرَ - جس شخص نے اس بات کو جانا (کہ ہم لوگ آنحضرتؐ کے وصی ہیں)۔

يَاْمُرُنَا بِالتَّخْفِيْفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ - آنحضرتؐ ہم کو ہلکی نماز پڑھانے کا حکم دیتے اور آپ امام ہو کر سورۂ والصافات پڑھتے تھے۔

كَانَ عَبْدًا مَّاْمُوْرًا - آنحضرتؐ تو اللہ کے ایک بندے تھے حکم کے تابع۔

رَاَيْتَ اَمْرًا لَا بُدَّ لَكَ - تو ایسا کام دیکھیگا جو تجھ کو ضرور کرنا پڑیگا (نفس کی خواہش سے اس میں مبتلا ہو جائیگا) یا لوگوں کو گناہ کرتے دیکھیگا اور بجز خموشی چارہ نہ ہوگا اس لئے ہر حال میں گوشہ نشینی اور تنہائی تیرے لئے بہتر ہے۔

فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِيْ كُلِّ اَمْرِهٖ حَتّٰى فِي اللُّقْمَةِ - مومن کو ہر کام میں ثواب ملیگا یہانتک کہ کھانا کھلانے میں بھی (یا اپنی بیوی کو کھلانے میں بھی)۔

وَتَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ اَشَدَّهُمْ لَهٗ كَرَاهِيَةً - تم عمدہ مسلمان اُسکو پاؤ گے جو اسلام لانے سے پہلے اسلام کو بہت ہی بُرا سمجھتا تھا (یعنی اپنے مذہب اور اعتقاد میں مضبوط تھا وہی اسلام کی حالت میں بھی مضبوط ہوگا اور جس شخص کو دین اور مذہب کی پرواہ نہ ہوگی وہ نہ کفر کی حالت میں اپنے اعتقاد پر راسخ اور ثابت قدم ہوگا نہ اسلام کی حالت میں)۔

اَفْتَحُ اَمْرًا لَا اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ فَتَحَهٗ میں ایسی بات کو کھولوں جسکا سب سے پہلا کھولنے والا بننا میں پسند نہیں کرتا (یعنی فتنے کا دروازہ کھولنا)

فَاَمَرَهٗ عُمَرُ اَنْ يَّجْعَلَهٗ فِيْ نِدَآءِ الصُّبْحِ - حضرت عمرؓ نے مؤذن کو حکم دیا کہ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ صبح کی اذان میں کہا کرے (نہ کہ اذان کے باہر اُسکے بعد جیسے مؤذن نے کیا تھا)

اُمِرْنَا اِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ - ہم کو مسجد سے نہ نکلنے کا حکم ہوا اور آنحضرتؐ نے فرمایا جب تم مسجد میں ہو (آخیر تک)۔

فِيْ رَهْطٍ اَمَرَهٗ يُؤْذِنُ فِي النَّاسِ - ایک جماعت میں جسکو یہ حکم دیا کہ لوگوں کو خبردار کر دے۔

يَاْتِيْهِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِيْ - اُس کو میری حدیثوں میں سے کوئی حدیث پہنچے (وہ کہے میں تو بس قرآن کے سوا اور کچھ نہیں مانتا) میں صرف قرآن پر چلونگا۔

مترجم: - جیسے ہمارے زمانہ میں چکڑالوی کی مولوی نے یہ ڈھونگ نکالا ہے اور اپنے گروہ کا نام اھل القرآن رکھا ہے اُسکو اتنی سمجھ نہیں کہ قرآن شریف مجمل ہے اس کی تفسیر اور تفصیل بغیر حدیث شریف کے ممکن نہیں ہے اور حدیث بھی اُسی کا کلام ہے جس نے ہم کو اللہ کا کلام پہنچایا پھر اگر حدیث کا اعتبار نہو تو قرآن شریف پر بھی اعتماد نہ ہوگا اور قرآن میں خود حکم ہے کہ اے رسول جو حکم دیں سب اس کو تھام لو اسپر عمل کرو)۔

لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ - میں انکو عشا کی نماز میں دیر کرنے کا اور (ہر نماز کیلئے) مسواک کرنیکا حکم دیتا - اس حدیث سے یہ نکلا کہ امر مستحب مامور بہ نہیں ہے)

بِهٰذَا اُمِرْتُ يَا اُمِرْتَ - پہلی صورت میں حضرت جبرئیلؑ نے یوں کہا مجھ کو ایسا ہی حکم ہوا ہے یعنی تجھ کو

سلہ نماز نیند سے بہتر ہے ۱۲ منہ سلہ قرآن اور حدیث میں صحت کے لحاظ سے یہ فرق ہو کہ قرآن مجید حضورؐ کے زمانہ میں لکھا جاتا تھا لیکن حدیث جبیں لکھی جاتی تھیں وہ صرف یاد کر لی جاتی تھیں اور پھر حضورؐ کی وفات کے صدی دو صدی بعد مدون کی گئیں۔ ۱۲ مصحح

بہ پہنچا دینے کا اور دوسری صورت میں معنی یہ ہیں کہ تم کو پروردگار کی طرف سے ایسا ہی حکم ہوا ہے۔

اَمْسِ۔ گذشتہ کل کا دن یعنی دیروز۔

اِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَمَّا جَلَسْتُ بِالَیْهِ اَمْسِ ابھی کل کی بات ہے جب میں امیر المومنین عمر رض کے پاس بیٹھا تھا (یہاں امس سے گذشتہ زمانہ مراد ہے اردو محاورہ بھی ایسا ہی ہے)

اِمَّعٌ یا اِمَّعَةٌ۔ جو شخص بے سمجھے بوجھے کسی کی تقلید کرے (پیر من خس است اعتقاد من بس است)

اُغْدُ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا وَّ لَا تَكُنْ اِمَّعَةً۔ قرآن اور حدیث کا عالم بن یا طالب علم، یہ نہیں کہ مقلد بن جائے امداد دہندہ دوسرے کی رائے پر عمل کرے (ابن اثیر نے کہا مقلد کی کوئی رائے ہی نہیں ہوتی وہ تو اپنے دین میں دوسرے کی رائے کا تابع ہوتا ہے۔ ابن قیم نے کہا مقلد نہ عالم ہے نہ طالب علم نہ اِلَّا الَّذِیْ نہ اُلَاۤ الَّذِیْ خدا محفوظ رکھے۔)

لَا یَکُوْنَنَّ اَحَدُکُمْ اِمَّعَةً قِیْلَ وَمَا الْاِمَّعَةُ قَالَ الَّذِیْ یَقُوْلُ اَنَا مَعَ النَّاسِ۔ کوئی تم میں سے امعہ نہ بنے لوگوں نے عرض کیا امعہ کیا فرمایا جو کہے میں لوگوں کے ساتھ ہوں (جو ہمارے خاندان والوں یا قوم والوں یا زمانے والوں یا ہماری مولویوں اور مشائخ اور پیروں کا طریق ہے بس اُسی پر میں چلونگا جیسے مشرک کہا کرتے تھے ہم تو اپنے باپ دادا کے طریق پر چلیں گے اُسکو لاکھ دلیلیں بتاؤ لیکن وہ غور ہی نہیں کرتا تقلید نہیں چھوڑتا یہ بیوقوفوں کا شیوہ ہے اور سارا قرآن ایسی تقلید کی مذمت سے بھرا ہوا ہے)۔

مترجم۔ کہتا ہے حنفی اور شافعی تو امام ابو حنیفہ رح اور امام شافعی رح کے امعہ ہو گئے ہیں اُن سے کوئی حدیث بیان کرو تو وہ ہرگز نہیں سنتے اور اپنے اماموں کا قول جو حدیث کے خلاف ہو نہیں چھوڑتے اُن سے یہ امر کچھ باعث تعجب نہیں ہے کیونکہ انھوں نے تقلید[1] کا برقعہ اپنے منہ پر ڈال لیا ہے لیکن تعجب تو اُن لوگوں پر ہوتا ہے جو تقلید چھوڑ دینے کا اور اہل حدیث ہونیکا دعوٰی کرتے ہیں باوجود اس کے مولوی اسماعیل صاحب رح اور شاہ ولی اللہ صاحب اور شوکانی وغیرہ کے ایسے سخت مقلد بن گئے ہیں کہ اُنکے اقوال کے خلاف کسی کی نہیں سنتے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

اَمَلٌ۔ امید۔

وَ اَنْتَ صَحِیْحٌ تَاْمُلُ الْغِنٰی۔ تو بھلا چنگا ہو مالدار ہو جانے کی امید رکھتا ہو۔

فَاَبْشِرُوْا وَ اَمِّلُوْا یا وَ اَمَّلُوْا مَا یَسُرُّکُمْ۔ خوش ہو جاؤ اور خوشی کی امید رکھو۔

طُوْلُ الْاَمَلِ یُنْسِی الْاٰخِرَةَ۔ آرزو[2] کی درازی آخرت کو بھلا دیتی ہے (ساری عمر دنیا کی ترقی اور بہبودی کی فکر میں گذر جاتی ہے)۔

اِنَّ اُسَامَةَ لَطَوِیْلُ الْاَمَلِ۔ اسامہ بن زید لمبی آرزو دئے عمر والا ہے (یہ آنحضرت ص نے اُسوقت فرمایا جب اُسامہ نے ایک لونڈی اور ہار ایک مہینے کے وعدے پر خریدی تھی)۔

هٰذَا الْاَمَلُ۔ یہ لکیر جو باہر نکل گئی ہے اُس کی آرزو ہے۔

اُمٌّ۔ گروہ۔ ماں۔ جڑ۔ اصل، رہنے کی جگہ۔ خادم۔

اِتَّقُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا اُمُّ الْخَبَائِثِ۔ شراب سے بچے رہو وہ تو تمام خرابیوں کا مجموعہ ہے (شراب جہاں پی اور عقل جاتی رہی اب زنا اور حرامکاری اور چوری اور مار پیٹ جھگڑا اور فساد سب کرنے لگتا ہے۔

[1] تقلید کا قلادہ (دوپٹہ) اپنے گلے میں ڈال لیا ہے ۱۲ منہ، [2] یعنی طول عمر کی آرزو ۱۲ منہ

اَلْقَبْضُ اُمُّ الْاَمْرَاضِ۔ قبض یعنی پاخانہ معمول کے مطابق کھلکر نہ آنا تمام بیماریوں کا مجموعہ ہے (اسی سے تمام بیماریاں پیدا ہوتی ہیں)۔

اِنَّهٗ اَتٰی اُمَّ مَنْزِلِهٖ۔ وہ اپنے گھر کی سنبھالنے والی[1] کے پاس آیا (یعنی بیوی یا دوسری کسی عورت کے پاس جو اسکا گھر چلاتی تھی)۔

نِعْمَ فَتًی اِنْ نَجَا مِنْ اُمِّ مَلْبَةٍ۔ کیا ہی اچھا جوان ہے بشرطیکہ بخار سے بچ جائے۔

لَمْ تَضُرَّهٗ اُمُّ الصِّبْيَانِ۔ اُس کو بدلی کی بیماری (جو سردی اور قبض سے بچوں کو ہو جاتی ہے اور بچہ بیہوش بھی ہو جاتا ہے) ضرر نہ کریگی۔

اِنْ اَطَاعُوْهُمَا فَقَدْ رَشَدُوْا وَرَشَدَتْ اُمُّهُمْ۔ اگر یہ لوگ ابوبکر اور عمر رضؓ کا کہنا مانیں گے تب تو ہدایت پائیں گے اور انکا گروہ بھی ہدایت پائیگا۔ یا تب تو وہ زندہ رہیں گے ان کی ماں بھی زندہ رہے گی۔ (رَشَدَتْ اُمُّهُمْ ضد ہے هَوَتْ اُمُّهُمْ کی یعنی اُنکی ماں مری)۔

لَا اُمَّ لَكَ۔ گالی ہے یعنی تیری ماں کا پتہ نہیں (تو رستہ میں پڑا ہوا ملا۔ بعضوں نے کہا تعریف کے مقام پر کہا جاتا ہے)۔

اُمُّ الْكِتَابِ۔ جہاں سے کتاب شروع ہو جیسے سورۂ فاتحہ قرآن کے لئے یا کتاب کی جڑ و اصل ماخذ یا اعلیٰ مطالب اور اصول و مقاصد۔

اُمُّ الْقُرٰى۔ مکہ معظمہ یا تمام بستیوں کا صدر مقام۔

اُمُّ الشَّیْءِ۔ ہر چیز کا زبردست اور موٹا مقام یا اہم حصہ۔

اُمُّ الدِّمَاغِ۔ کھوپری یا دماغ کی جڑ یا بھیجے کے اوپر کی جھلی یا تیسری گولی بھیجے کی تیسری پرت جس میں جان رہتی ہے (اسکو ذرا سا چھیڑ دو تو آدمی فوراً مرجاتا ہے)

اَمَرَتْكَ اُمُّكَ بِهٰذَا۔ کیا تیری ماں نے تجھے اس کے پہننے کا حکم دیا ہے۔

اُمَّهَاتِیْ يُحَثِّثْنَنِیْ عَلٰی خِدْمَتِهٖ۔ (انس رضؓ نے کہا) میری مائیں (ماں نانی خالہ وغیرہ) آنحضرتؐ کی خدمت کرنے کیلئے مجھکو ابھارتی تھیں۔

عُقُوْقُ الْاُمَّهَاتِ۔ ماؤں کی نافرمانی کرنا۔

اِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اُمَّةً وَّحْدَهٗ۔ وہ قیامت کے دن اکیلا ہوگا مگر جماعت کی طرح دکھلائی دیگا[2]۔

لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ تُسَبِّحُ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا۔ اگر کتے ایک ایسی خلقت نہ ہوتے جو اللہ تعالٰی کی تسبیح کرتی ہے تو میں انکو مار ڈالنے کا حکم دیتا۔

يَهُوْدُ بَنِیْ عَوْفٍ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ بنی عوف کے یہودی گویا مسلمانوں کے ایک گروہ ہیں (کیونکہ انہوں نے مسلمانوں سے صلح اور محبت کرلی تھی)۔

اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ۔ ہم لوگ (عرب کے مسلمان) اُمی گروہ ہیں (تعلیم یافتہ نہ ہونے کی وجہ سے) نہ لکھنا جانتے ہیں نہ حساب کرنا (یعنی نجوم اور ریاضی کے فنون و حساب وغیرہ)۔

مترجم:۔ کہتا ہے آنحضرتؐ کے ارشاد کا یہ اثر ابتک مسلمانوں کی قوم میں باقی ہے ان کا دماغ ہندسہ اور حساب اور ریاضی کے شعبوں کے اُتنا مناسب نہیں ہے جتنا ہندو اور پارسیوں کا ہے اکثر مدارس میں مسلمان ریاضی میں ہندوؤں سے کم تر رہتے ہیں۔ البتہ ادب اور شعر شاعری وغیرہ میں سبقت لیجاتے ہیں[3]۔

بُعِثْتُ اِلٰی اُمَّةٍ اُمِّيَّةٍ۔ میں اُمی قوم (یعنی عرب کی قوم کی طرف جہاں تعلیم کا زیادہ رواج نہ تھا بھیجا گیا

[1] یعنی اپنی گھر والی ۱۲ منہ ...

[3] ... کے لئے تھا ہمارا اپنی قوم کی حساب دانی میں کمزوری کا یہ عذر لنگ کرنا کہ کیونکہ رسولؐ نے فرمادیا اسلئے ہم کمزور ہیں مناسب معلوم نہیں ہوتا اگر یہی بات تھی تو حضورؐ نے لکھنے کے متعلق بھی تو فرمایا ہے لیکن ہماری قوم میں ایک سے ایک لکھنے میں بڑھ کر ہے اور دوسرے یہ کہ حساب دانی بھی مسلمان قوم میں اپنے عروج پر رہی؟

ہوں۔

اِنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ ۔ تم امیوں (اَن پڑھوں) کے پیغمبر ہو (یہ ابن صیاد نے آنحضرت ؐ سے کہا)۔

اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ اُمَّةً ۔ ابراہیم پیغمبر تن تنہا ایک دین پر قائم تھے یا لوگوں کے پیشوا تھے یا نیکیوں اور بھلائیوں کے مجموعہ تھے یا اکیلے تھے مگر ایک جماعت کی طرح تھے۔

وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ ۔ ایک مدت کے بعد اُس نے یاد کیا (بعضوں نے اَمَهٍ پڑھا ہے یعنی بھولنے کے بعد یاد کیا)۔

اِنَّ لِلّٰهِ اَلْفَ اُمَّةٍ مِّنْهَا الْجَرَادُ ۔ اللہ تعالیٰ نے ہزاروں طرح کی خلقتیں پیدا کی ہیں ٹڈی بھی ان میں کی ایک ہے (سب سے پہلے وہ دنیا سے اٹھ جائے گی)

لَا يَزَالُوْنَ مِنْ اُمَّتِيْ قَآئِمَةً بِاَمْرِ اللّٰهِ ۔ میری امت میں سے ایک گروہ برابر (قیامت تک) اللہ کے حکم پر قائم رہیگا (شریعت کی پیروی کرتا رہیگا معاویہ رضؓ نے کہا وہ اہل حدیث کا گروہ ہے[۱])

مَثَلُ اُمَّتِيْ كَمَثَلِ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى اَوَّلُهٗ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ ۔ میری امت کی مثال مینہ (بارش) کی سی مثال ہے معلوم نہیں شروع اچھا ہوتا ہے یا آخیر (اسکا یہ مطلب نہیں کہ اگلوں کا مرتبہ پچھلوں سے بڑھ کر نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ پچھلوں میں بھی بعضا ایسا شخص پیدا ہوگا جو اگلے بہت سے لوگوں سے علم اور فضیلت میں بڑھ چڑھ کر ہوگا۔ بعضوں نے اس حدیث کو موضوعات میں داخل کر دیا ہے)۔

اُمَّتِيْ اُمَّةٌ مَّرْحُوْمَةٌ لَيْسَ لَهَا عَذَابٌ فِي الْاٰخِرَةِ ۔ میری امت پر پروردگار کا رحم ہے آخرت میں اُس پر عذاب نہیں ہوگا[۲] (یعنی دائمی عذاب یا سخت عذاب جو کفار اور مشرکوں کے لئے ہے)۔

عَنْ اُمِّهِ الْعُلْيَا ۔ اپنی اوپر والی ماں (یعنی نانی دادی سے)۔

وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلٰثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً ۔ میری امت (دعوت) تہتّر فرقوں میں پھوٹ جائے گی[۳] (بعضوں نے کہا مراد امت اجابت ہے یعنی اہل قبلہ ۔ اور دوزخ میں جانے سے یہ مراد ہے کہ بداعتقادی کی وجہ سے ایک مدت کے لئے دوزخ میں جائیں گے اور اہل سنت کا دوزخ میں جانا گناہوں کی وجہ سے ہو سکتا ہے نہ کہ بداعتقادی کی وجہ سے)

لَا يَسْمَعُ بِيْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ ۔ اس امت یعنی امت دعوت میں سے جو کوئی میرا حال سنے (اسکو میرا دین پہنچے میری خبر پہنچے) لیکن وہ ایمان نہ لائے تو وہ دوزخ میں جائے گا (معلوم ہوا کہ جس کو دین حق کی خبر نہ پہنچے اور وہ توحید پر مرے خواہ یہودی ہو یا نصرانی یا ہندو یا چینی یا جین یا بودھ تو وہ دوزخ میں نہیں جائے گا یعنی عذاب دائمی نہیں پائے گا کیونکہ وہ معذور ہے)

فِي الْاٰمَّةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ يَاْفِي الْمَاْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ ۔ جو زخم سر کا بھیجے کی جھلی تک پہنچے اسمیں تہائی دیت لازم ہوگی۔

مَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهٗ اِلٰى سُنَّةٍ فَلِاَمٍّ مَّا هُوَ ۔ جو شخص حدیث پر جا کر ٹھہرے (یعنی سنت نبوی ؐ سے دلیل لے اُس پر عمل کرے) اُس نے سیدھے راستہ کا قصد کیا یا وہ ایسا راستہ پر ہے جسپر لوگوں کو چلنا چاہیئے۔

كَانُوْا يَتَاَمَّمُوْنَ شِرَارَ ثِمَارِهِمْ فِي الصَّدَقَةِ ۔ لوگ زکوٰۃ میں برا سڑا میوہ نکالتے تھے (ایک روایت میں يَتَيَمَّمُوْنَ ہے۔ مطلب وہی ہے لفظی ترجمہ یوں ہوگا اپنے برے میووں کیطرف قصد کرتے تھے)۔

[۱] ہم کسی گروہ کو خاص نہیں کر سکتے ۱۲ م ۔ [۲] اس سے یہ مطلب نہیں کہ بس اپنے آپ کو اس امت سے منسوب کر لو تو نجات یافتہ ہو جاؤ گے جیسے کہ یہود و نصاریٰ کا زعم ہے بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ جو کوئی خدا اور رسول کے احکام کا پابند ہو اگر ایسا نہیں تو وہ امت سے خارج ہے جیسے کہ تمام آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے ظاہر ہے ۱۲ ص

[۳] اسکے بعد حضور ؐ نے فرمایا کہ صرف ایک فرقہ نجات یافتہ ہوگا ظاہر ہے کہ وہ فرقہ وہ ہوگا جو خدا اور رسول کے احکام کا پابند ہوگا (یعنی اعمال صالحہ کرتا ہوگا) ص م

أَنَا أَؤُمُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں آنحضرتؐ کے پاس جانے کا قصد کر رہا تھا۔

ثُمَّ يُؤَمُّ بِاُمِّ الْبَابِ عَلٰى اَهْلِ النَّارِ۔ پھر دروازی کی جڑ کیطرف قصد کیا جائیگا (وہ دوزخ والوں پر بند کر دیا جائیگا)۔

لَا يَزَالُ اَمْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَمَمًا۔ اس امت کا حال ہمیشہ آسان اور اچھا رہیگا۔

لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ۔ اس خانہ کعبہ کے قصد سے ایک لشکر آئیگا (یعنی اسکو گرانے اور تباہ کرنیکیلئے)۔

مَنْ اَمَّ هٰذَا الْبَيْتَ۔ جو شخص اس گھر یعنی خانہ کعبہ کا قصد کرے۔

يَنْزِلُ اِمَامًا۔ حضرت عیسٰیؑ امام بنکر اتریں گے (یعنی حاکم اور خلیفہ ہوکر)۔

وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ۔ تمہارا امام تم میں سے یعنی قریش میں سے ہوگا (یعنی نماز امام مہدی پڑھائیں گے بعضوں نے کہا مِنْكُمْ سے یہ مراد ہے کہ حضرت عیسٰیؑ قرآن شریف پر عمل کرینگے مذہب اسلام پر چلیں گے)۔

فَاَمَّكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ۔ حضرت عیسٰیؑ تمہاری امامت اللہ کی کتاب اور تمہارے پیغمبر کی حدیث کے موافق کرینگے (اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں کہ حضرت عیسٰیؑ حنفی مذہب پر چلینگے)۔

كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ۔ میں پیغمبروں کا پیشوا ہوں گا۔ (بعضوں نے اَمَامَ بفتح ہمزہ پڑھا ہے یعنی پیغمبروں کے آگے ہونگا مگر یہ صحیح نہیں ہے)۔

اَلنَّصِيْحَةُ لِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ۔ مسلمانوں کے حاکموں کی خیر خواہی یا مسلمانوں کے عالموں کی خیر خواہی۔

اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُمْ اِمَامٌ وَّجَمَاعَةٌ فَاعْتَزِلِ الْفِرَقَ۔ اگر لوگوں کا کوئی امام نہ ہو اور ان میں پھوٹ ہو تو سب فرقوں سے الگ رہ (جب وہ سب ملکر ایک امام پر متفق ہو جائیں اسوقت اُس سے بیعت کرلے)۔

مترجم: اسی حدیث پر عبداللہ بن عمرؓ نے حضرت عثمان رضؓ کی شہادت کے بعد حضرت علی رضؓ سے بیعت کی نہ معاویہ رضؓ سے نہ یزید سے لیکن ایک روایت تو یوں ہے کہ انھوں نے یزید سے بیعت کرلی تھی) نہ عبداللہ بن زبیر سے اور نہ مروان سے یہاں تک کہ عبدالملک بن مروان کی خلافت پر سب نے اتفاق کرلیا تو اُسوقت انھوں نے اُس سے بیعت کرلی ہر حال میں عبداللہ بن عمرؓ کا حضرت علی رضؓ کے ساتھ بیعت نہ کرنا انکی رائے اور اجتہاد پر مبنی تھا جو قابل ملامت نہیں ہو سکتا کیونکہ حضرت علی رضؓ کی فضیلت میں اُن کو کوئی اختلاف نہ تھا جیسے دوسری روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے ایک خارجی پر ملامت کی اور کہا تو نہیں جانتا کہ علی مرتضیٰ کا گھر آنحضرتؐ کے گھر سے ملا ہوا تھا۔

وَاَكْتُبُ فِي الْمُصْحَفِ فِيْ اَوَّلِ الْاِمَامِ۔ بسم اللہ مصحف میں صرف قرآن شریف کے شروع میں لکھ (پھر جب سورت ختم ہو تو ایک لکیر کھینچ دے اور دوسری سورت لکھ۔ حمزہ قاری کا یہی قول ہے)۔

اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ۔ امام نماز میں اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے (یعنی ہر فعل مقتدی کا امام کے فعل بعد شروع ہو اور امام کے فارغ ہونے سے پہلے مقتدی کا فعل شروع ہو جائے)۔

نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَصَلّٰى اِمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ حضرت جبرئیلؑ اُترے انہوں نے آنحضرتؐ کے امام بنکر نماز پڑھی۔ (بعضوں نے اَمَامَ بفتح ہمزہ پڑھا ہے یعنی آنحضرتؐ کے آگے ہوکر)۔

وَالَّذِيْ تَطْلُبُ اَمَامَكَ۔ جو چیز تو چاہتا ہے وہ تیرے سامنے آگے ہے۔

فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهٗ۔ اپنے سامنے نہ تھوکے۔

فَاَمَّمْتُ مَنْزِلِیْ - میں نے اپنے مکان (جانے) کا قصد کیا۔

فَاَمَّمْتُ مَسْجِدِیْ - میں نے اپنی مسجد (جانے) کا قصد کیا - (اِمَام کے معنی رستہ کے بھی آئے ہیں جیسے وَ اِنَّھُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ میں)

فَاَمَّنِیْ فَصَلَّیْتُ مَعَہٗ - جبرئیل ؑ نے میری امامت کی میں نے اُنکے ساتھ نماز پڑھی۔

فَاَمَّمْتُھُمْ - میں نے پیغمبروں کی امامت کی۔

اِمَّا لَا فَلَا تَبَایَعُوْا حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ - اگر یہ نہیں ہو سکتا تو کھجور اُسوقت تک مت بیچو جبتک اُسکے اچھے اترنے کا نشان ظاہر نہ ہو جائے۔

اِمَّا لَا فَاذْھَبِیْ حَتّٰی تَلِدِیْ - اگر تو اپنا عیب چھپانا نہیں چاہتی (اور یہی چاہتی ہے کہ زنا کی سزا میں سنگسار کی جائے) تو خیر جا بچہ جن کر چل آ۔

اِمَّا لَا فَسَلْ فُلَانَۃَ - اگر نہیں تو فلانی عورت سے پوچھ۔

اِمَّا - تردید کے لئے بھی آتا ہے جیسے جَآءَنِیْ زَیْدٌ وَ اِمَّا عَمْرٌو - اِمَّا کے بدلے کبھی اِیْمَا بھی کہتے ہیں۔

اَمَّا - بفتح ہمزہ حرف شرط اور تفصیل ہے جیسے اَمَّا السَّفِیْنَۃُ فَکَانَتْ لِمَسَاکِیْنَ - آخیر تک - اَمَّا کے بدلے کبھی اَیْمَا بھی کہتے ہیں۔

اَوْ - حرف عطف ہے بمعنی یا اور کبھی بَلْ کے معنی میں آتا ہے۔

اَمَا حرف تنبیہ ہے جیسے اَمَا وَاللّٰہِ حَتّٰی تَمُوْتَ - خبردار وہ میں تو تیرے مرنے تک بھی کفر اختیار نہیں کرونگا۔

اَمَّا اَنْتَ طَلَّقْتَ اِمْرَاَتَکَ میں اَمَّا اَنْتَ اصل میں اِنْ کُنْتَ تھا کُنْتَ کو حذف کر کے اُس کے بدلہ مَا لائے اِنْ مَا ہوا اب ہمزہ کو فتحہ دیدیا اور نون کو حذف کر دیا تو معنی یہ ہوں گے اگر تو نے اپنی عورت کو طلاق دی ہے

اَمْنٌ - بے ڈر ہونا، دین، خُلق، عادت، اللہ تعالیٰ کا ایک نام مومن بھی ہے یعنی اپنا وعدہ سچ کرنیوالا اپنے نیک بندوں کو عذاب سے بیڈر کرنیوالا - (صاحب مجمع نے غلطی سے اس باب میں اَمْنِیَۃ کو ذکر کیا ہے حالانکہ اسکا مادہ م ن ی ہے)

نَھْرَانِ مُؤْمِنَانِ وَ نَھْرَانِ کَافِرَانِ - دو نہریں ایمان والی ہیں (نیل اور فرات) اور دو نہریں کافر ہیں (دجلہ اور بلخ کی نہر) ایمان والی سے یہ مطلب ہے کہ اُس سے کھیتی ہوتی ہے لوگ پیتے ہیں فائدہ اُٹھاتے ہیں اور کافر سے یہ مطلب ہے کہ وہ کام نہیں آتی۔

لَا یَزْنِی الزَّانِیْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ[1] - مومن کو زنا نہ کرنا چاہئے یا زنا کے وقت ایمان نہیں رہتا یا زانی کا ایمان کامل نہیں رہتا - یا نفس کی خواہش ایمان پر غالب آتی ہے - گویا ایمان نہیں رہا - ایمان سے حیا اور شرم مراد ہے - مطلب یہ ہے کہ زنا کرتے وقت وہ بے حیا ہو جاتا ہے۔

اِذَا زَنَی الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْہُ الْاِیْمَانُ فَکَانَ فَوْقَ رَاْسِہٖ کَالظُّلَّۃِ فَاِذَا اَقْلَعَ رَجَعَ اِلَیْہِ الْاِیْمَانُ آدمی جب زنا کرتا ہے تو ایمان اُس میں سے باہر نکلکر چھتری کیطرح اُسکے سر کے اوپر آجاتا ہے پھر جب زنا چھوڑ دیتا ہے تو ایمان اُسکے پاس لوٹ آتا ہے۔

اَعْتِقْھَا فَاِنَّھَا مُؤْمِنَۃٌ - اس لونڈی کو آزاد کر دی کیونکہ وہ مومنہ ہے (آنحضرت ؐ نے اُس سے پوچھا اللہ کہاں ہے اُس نے آسمان کی طرف اشارہ کیا - پھر پوچھا میں کون ہوں اُس نے آپکی طرف اور آسمان کی طرف اشارہ کیا یعنی آپ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ حالانکہ صرف اس قدر اشارہ ایمان کے لئے کافی نہیں

[1] اصل حدیث یوں ہے لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ یعنی کوئی زانی زنا نہیں کرتا کہ وہ زنا کرتے وقت مومن ہو یعنی ہر زانی زنا کرتے وقت غیر مومن ہو جاتا ہے اس کے بعد اس حدیث کے معنی بالکل واضح ہو جاتے ہیں اور یہاں غیر مومن کے معنی بے حیا کے بھی نہیں ہو سکتے کیونکہ اسی حدیث میں آگے چل کر چور، قاتل، شرابی، لٹیرے، قاتل، سب کے لئے یہی الفاظ آئے ہیں ...

ہے جب تک شہادتین کا اقرار نہ کرے اور اسلام کے سوا باقی سب دینوں سے بیزار نہ ہو مگر چونکہ وہ مسلمان کی لونڈی تھی اور اسلام کی علامتیں اُسپر ظاہر تھیں۔ اسلئے آپ نے اُس کو مسلمان فرمایا اگر کوئی کافر صرف اتنا کہے کہ میں مسلمان ہوں تو اُس کہنے سے وہ مسلمان نہیں سمجھا جائیگا جبتک پورا اسلام شرائط کے ساتھ بیان نہ کرے، البتہ جس شخص کا حال معلوم نہ ہو، اور وہ اتنا کہے کہ میں مسلمان ہوں تو اُسکا کہنا قبول کریں گے)۔

مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُهُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللّٰهُ إِلَيَّ۔ ہر ایک پیغمبر کو ایسی نشانیاں ملیں کہ اُن نشانیوں پر لوگ اس سے پہلے ایمان لاچکے تھے (یعنی اگلے پیغمبروں کو بھی اُس قسم کی نشانیاں مل چکی تھیں) مگر مجھکو جو نشانی ملی وہ خدا کی وحی ہے جو اُس نے میری طرف بھیجی (مطلب یہ ہو کہ قرآن کی طرح کوئی معجز کتاب اگلے پیغمبروں کو نہیں ملی تو معجز کتاب، یہ خاص نشانی مجھی کو دیگئی)۔

أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَكُتُبِهِ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر اُسکے فرشتوں پر اُس کے پیغمبروں پر اُسکی کتابوں پر ایمان لائے۔ (اگر ایک پیغمبر کا بھی انکار کرے تو وہ کافر ہے)

آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ۔ اپنے پیغمبر پر ایمان لایا اور حضرت محمدؐ پر بھی۔ (مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی بعثت سے پہلے یا دعوت اسلام پہنچنے سے پہلے وہ یہودی یا نصرانی ہو پھر مسلمان ہو جائے)

سُئِلَ عَنْ أَدْنَى مَا يَكُونُ الْعَبْدُ بِهِ مُؤْمِنًا = آپ سے پوچھا گیا کہ کم سے کم آدمی کتنی باتوں سے مومن ہوتا ہے۔

أَلْوَسَائِلُ إِلَى اللّٰهِ اَلْإِيمَانُ الْكَامِلُ۔ اللہ کے قرب کے وسیلوں میں سے کامل ایمان ہو۔

لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ۔ جس میں امانتداری نہیں اُسکا کچھ ایمان نہیں۔

مَنْ صَامَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا۔ جو شخص ایمان رکھکر خالص خدا کے لئے روزہ رکھے۔

لِمَ سُمِّيَ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا۔ مومن کو مومن کیوں کہتے ہیں۔

لِأَنَّهُ يُؤْمِنُ عَلَى اللّٰهِ۔ کیونکہ وہ اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے۔

أَخْرِجْنِي مِنَ الدُّنْيَا آمِنًا۔ مجھکو دنیا سے بیڈر (مطمئن) کر کے اُٹھا (یعنی گناہوں سے توبہ کرنے کے بعد)

لَا تُؤْمِنِّي مَكْرَكَ۔ مجھکو اپنے مکر سے بیڈر مت کر (بلکہ ہمیشہ تجھ سے ڈرتا رہوں)۔

مُحَمَّدٌ أَمِينُ اللّٰهِ عَلَى رِسَالَاتِهِ۔ محمدؐ اللہ کے پیغاموں کے امانتدار ہیں۔

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ۔ کوئی شخص اسوقت تک مومن نہیں ہوتا جبتک اُس کی خواہش اُن احکام کے تابع نہ ہو جائے جنکو میں لے کر آیا ہوں (مطلب یہ ہے کہ نفس امارہ مضمحل ہو کر احکام شرعیہ بغیر کلفت کے اُس سے ادا ہونے لگیں اور ان احکام کو بوجھ سمجھ کر ادا نہ کرے بلکہ اتنی ہی اہمیت اور رغبت کے ساتھ ادا کرے جیسے کہ دوسرے حاجات جسمانی مثلاً کھانا، پینا وغیرہ دل لگا کر پوری کرتا ہے)

لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِيمَانًا بِي۔ اُسکو ایمان کے سوا اور کوئی چیز نہ نکالے (ایک روایت میں إِلَّا إِيمَانٌ بِي ہے تو تقدیر عبارت کی یوں ہوگی إِنْتَدَبَ اللّٰهُ

لِمَنْ خَرَجَ قَائِلًا لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا اِيْمَانٌ بِيْ۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے یوں فرمایا اُس کو کوئی چیز ایمان کے سوا (گھر سے) نہ نکالے۔

لَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا۔ تم اُسوقت تک مومن نہ ہوگے جبتک ایک دوسرے سے محبت نہ رکھوگے (اگر تمہارے آپس میں محبت نہ ہو بلکہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا دشمن ہو تو دونوں میں ایمان نہیں ہوگا)۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِيْ۔ میں اللہ پر ایمان لایا اور اپنے آپ کو جھٹلایا (یہ حضرت عیسٰیؑ کا قول ہے جب انہوں نے اپنی آنکھوں سے ایک شخص کو بُرا کام کرتے دیکھا پوچھا تو وہ اللہ کی قسم کھا گیا کہ میں نے ایسا کام نہیں کیا سبحان اللہ پیغبروں کی پاک نفسی پر تصدق ہونیکو جی چاہتا ہے)۔

اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً۔ ذرا ہمارے پاس بیٹھو ایک گھڑی دین کی باتیں کریں۔

مَا خَافَهٗ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّ لَا اَمِنَهٗ اِلَّا مُنَافِقٌ۔ نفاق کا ڈر ہر مسلمان کو رہتا ہے۔ منافق کو نہیں رہتا[1] (نووی نے کہا اللہ کا ڈر مراد ہے)۔

میں۔ کہتا ہوں حدیث کو اپنے ظاہر پر کیوں نہ رکھیں اور مطلب یہ ہے کہ مسلمان کو ہر ایک عمل میں ڈر رہتا ہے کہ شاید خلوص کے ساتھ نہ ہوا ہو بلکہ اسمیں نمایش یا مروت کا کچھ دخل ہو گیا ہو اور منافق کو یہ ڈر نہیں ہوتا کیونکہ وہ تو ہر ایک نیک عمل لوگوں کو دکھلانے ہی کے لئے کرتا ہے۔

مَنْ يَّقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا۔ جو شخص ایمان رکھ کر (یعنی یقین کرکے کہ شب قدر میں عبادت کرنا حق اور موجب ثواب عظیم ہے) خالص خدا کیلئے (نماز میں) کھڑا رہے۔

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا۔ جو شخص ایمان رکھ کر خالص خدا کے لئے رمضان میں قیام کرے (تراویح اور تہجد پڑھے)۔

لَوْ اٰمَنَ بِيْ عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لَاٰمَنَ الْيَهُوْدُ اگر دس یہودی بھی (ہجرت سے پہلے یا مدینہ میں آنے کے وقت) مجھپر ایمان لاتے تو سب یہودی ایمان لے آتے (بعضوں نے کہا مراد معیّن دس یہودی ہیں جو اپنی قوم کے سردار تھے)۔

اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ۔ لوگ تو (ڈر کے مارے) مسلمان ہوگئے اور عمرو بن عاص (دل سے) ایمان لائے۔

اَلنُّجُوْمُ اَمَنَةُ السَّمَآءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَآءَ مَا تُوْعَدُ وَ اَنَا اَمَنَةٌ لِّاَصْحَابِيْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتٰی اَصْحَابِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَ اَصْحَابِيْ اَمَنَةٌ لِّاُمَّتِيْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِيْ اَتٰی اُمَّتِيْ مَا تُوْعَدُ۔ ستارے آسمان کے محافظ اور امین ہیں جب ستارے سٹ جائیں گے تو آسمان کے لئے بھی جو وعدہ ہے (پھٹنے اور خراب ہونے کا) وہ آن پہنچیگا۔ (اس حدیث سے یہ نکلا کہ آسمان ستاروں سے علٰحدہ ایک الگ جسم ہے اور انکا قول باطل ہوا جو آسمان کو صرف منتہائی نظر کہتے ہیں اور اُس کے وجود کے منکر ہیں ان لوگوں کے کفر میں کوئی شک نہیں کیونکہ وہ قرآن کی اور ان احادیث متواترہ کی تکذیب کرتے ہیں جن سے آسمان کا وجود ثابت ہے) اور میں اپنے اصحاب کا محافظ ہوں جب میں دنیا سے چلدونگا تو میرے اصحاب کیلئے جو وعدہ ہے (آپس میں پھوٹ ہونیکا) وہ آن پہنچیگا اور میرے اصحاب میری امت کے امین اور محافظ ہیں (انکو دین کے احکام بتاتے ہیں) جب میرے اصحاب دنیا سے رخصت ہو جائیں گے تو میری امت کے لئے جو وعدہ ہے (طرح طرح کی بدعتیں

[1] یعنی جو شخص نفاق سے ڈرتا رہیگا تو اس سے بچ جائیگا اور جو اس کی فکر ہی نہیں کریگا تو وہ لامحالہ اس میں پڑیگا ۱۲ منہ

اُن میں ظاہر ہونیکا اور فتنے اور فسادات نمودار ہونے کا اور اسطرح گمراہ ہو جانیکا) وہ آن پہنچیگا۔ (بعضوں نے اس حدیث میں اَمْنَۃٌ بسکون میم پڑھا ہے اور مشہور روایت اَمَنَۃٌ ہے بفتحہ میم اور نون اور یہ امین یا آمن کی جمع ہے۔

میں۔ کہتا ہوں اَمَنَۃٌ بھی بمعنی امن آیا ہے جیسے اس آیت میں اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسُ اَمَنَۃً مِّنْہُ تو اَمْنٌ اور اَمَانٌ اور اَمَنٌ اور اَمَنَۃٌ سب کے معنی ایک ہیں یعنی بیڈر اور بیخوف ہونا چین اور اطمینان سے بسر کرنا۔)

وَتَقَعُ الْاَمَنَۃُ فِی الْاَرْضِ۔ اور زمین میں امن و امان پھیل جائیگا (فتنہ اور خون ریزی کا دروازہ بند ہو جائیگا)۔

اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اُمَنَاءُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ موذن مسلمانوں کے امانتدار ہیں (نماز روزے گوشت خون پر)۔

اَلْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ۔ موذن لوگوں کا امانتدار ہے[1] (وقت پر اذان دے تاکہ لوگوں کے نماز روزے میں خلل نہ آئے)۔

یَخُوْنُوْنَ وَلَا یَاْتَمِنُوْنَ یا وَلَا یُؤْتَمَنُوْنَ۔ خیانت کرینگے امانتداری کا اُن میں نام نہ ہوگا یا کسی کو اُنپر بھروسہ[2] نہ ہوگا۔

اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔ جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانتدار ہے (اُسکو اخفائے راز اور نیک مشورہ دینا ضروری ہے)۔

مترجم:۔ یہ حدیث اہل قانون کی رہنما ہے قانون والوں نے اسی بناء پر یہ تجویز کیا ہے کہ وکیل پر اپنے موکل کا راز چھپانے میں کوئی جرم نہیں نہ وہ شہادت میں اُن واقعات کے اظہار پر مجبور کیا جا سکتا ہے جو اُس کے موکل نے اُس سے بیان کئے ہوں نہ وہ ایک فریق کا وکیل یا مشیر ہونے کے بعد دوسرے فریق کی وکالت قبول کر سکتا ہے۔

وَیْلٌ لِلْاُمَنَاءِ۔ تحصیلداروں اور امینوں کے لئے خرابی ہے اگر وہ ایمانداری نہ کریں۔

اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَۃِ۔ مجلسوں میں امانتداری ضروری ہے (جو باتیں جس مجلس میں ہوں اہل مجلس کو اُنکا اخفا مناسب ہے مگر وہ بات افشا کر سکتے ہیں جس میں کسی مسلمان کی ناحق نقصان رسانی تجویز کیجائے مثلاً اُس کے ناحق قتل کی فکر کیجائے یا کسی عورت سے زنا کرنے کی یا کسی کا مال چرانے لوٹنے یا ہضم کر جانیکی اسی طرح اُس بات کا افشا کرنا جائز ہے جس میں دین اور ملّت اور قوم کا نقصان تجویز ہوا ہو)۔

فَاِنَّکُمْ اَخَذْتُمُوْھُنَّ بِاَمَانَۃِ اللّٰہِ۔ تم نے عورتوں کو اللہ سے اقرار کر کے اپنی خدمت میں رکھا ہے (کہ اُنکو ناحق نہ ستائیں گے)۔

مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَۃِ فَلَیْسَ مِنَّا۔ جو شخص امانت (ایمان دہرم) کی قسم کھائے وہ ہم میں سے (مسلمانوں میں سے) نہیں ہے (اس لئے کہ یہ کافروں کا شیوہ ہے یا اللہ کی ذات اور صفات کے سوا کسی دوسری چیز کی قسم کھانا اسلام کا طریق نہیں ہے)۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ۔ میں تیرا دین اور تیرا ایمان اللہ کے سپرد کرتا ہوں یا تیری امانت یعنی اہل وعیال مال اسباب (جنکو آدمی سفر میں جاتے وقت پیچھے چھوڑ جاتا ہے) اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

اَلْاَمَانَۃُ غِنًی۔ امانتداری سے آدمی مالدار بنجاتا ہے (لوگ اسکا بھروسہ کرتے ہیں اُس سے معاملات کرتے ہیں اُسکو کام کاج تجارت سوداگری کے لئے روپیہ دیتے ہیں)۔

اَلزَّرْعُ اَمَانَۃٌ وَّالتَّاجِرُ فَاجِرٌ۔ کھیتی باڑی میں

[1] یعنی وہ شخص ہے جسپر لوگ بھروسہ کرتے ہیں (اپنی نماز کے اوقات اطلاعات وغیرہ کا) ۱۲ص [2] یہ امت مرحومہ کے زوال اور گمراہی کیطرف پیشینگوئی ہے ۱۲ منہ

امن ہے اور سوداگر (اکثر) فاسق ہوتے ہیں (جھوٹ بولتے ہیں جھوٹی قسم کھاتے ہیں بدعہدی کرتے ہیں البتہ راستباز ایماندار سوداگر قیامت کے دن انبیاء اور صدیقین کے ساتھ ہوگا جیسے دوسری حدیث میں ہے)۔

مترجم :۔ کہتا ہے کہ اگرچہ جھوٹ اور بدعہدی اکثر شہروں میں تاجروں اور سوداگروں میں پھیلی گئی مگر بنگلور کے تاجر اور سوداگر اور معاملہ کرنے والے اس امر میں نمبر اول ہیں میں جب سے بنگلور آیا مجھکو باستثناء ایک یا دو شخصوں کے کوئی راستباز ایماندار اور وعدہ کا لحاظ کرنیوالا سوداگر نہ ملا اور تو اور یہاں کے عوام اور خواص دونوں جھوٹ اور وعدہ خلافی کو کوئی چیز نہیں سمجھتے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان باتوں کو گناہ ہی نہیں جانتے معاذ اللہ۔[1]

لَقَدْ اٰمَنَ اَبُوْبَكْرٍ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ بُحَيْرَاءَ۔ ابوبکر صدیق رضہ کو تو آنحضرتؐ کی پیغمبری کا اُسی وقت سے یقین ہو گیا تھا جب سے بحیرا راہب نے آپ کو بشارت دی تھی۔

اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ۔ مومن وہی ہے جس کے شر سے لوگ امن میں ہوں (کسی کو اُس سے بُرائی پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو بلکہ خلق خدا اُس سے امن اور فائدہ حاصل کریں)۔

اَمْنًا بَنِيْ اَرْفِدَةَ۔ حبشیو! تم کو کچھ ڈر نہیں ہے (تم بے خطر کسرت اور مشق کرتے رہو۔ ایک روایت میں اَمْنًا ہے معنی وہی ہیں)

اَبُوْعُبَيْدَةَ اَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔ ابوعبیدہ اس امت کے امین ہیں (یہی لفظ عبدالرحمٰن بن عوف کے حق میں بھی آیا ہے ہر چند صحابہ مہاجرین اور انصار سب امین تھے مگر کسی میں کوئی صفت غالب تھی کسی میں کوئی صفت جیسے اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ۔ ایماندار بھی کیسے پکے ایماندار اور امانتدار)

اَلصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِيْنُ نَفْسِهٖ۔ روزہ نفل رکھنے والا اپنا آپ امانتدار ہے (اُسکو اپنی امانت میں پورا اختیار ہے چاہے روزہ پورا کرے چاہے کھول ڈالے)۔

ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ۔ ایک شخص نے ایک بات کہی اور اِدھر اُدھر دیکھا (کوئی سنتا تو نہیں یا پیٹھ موڑ کر چلدیا) تو وہ بات امانت ہے (تجھ کو اُسکا فاش کرنا درست نہیں)۔

اَلْاَمَانَةُ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ۔ ایمانداری لوگوں کے دلوں کی جڑ پر اُتری ہے۔

اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ اَمِيْنًا۔ فلاں قوم کے لوگوں میں ایک شخص امانتدار ہے۔ (ایسی امانتداری کی قلت ہوگی)۔

مترجم :۔ کہتا ہے ہمارے زمانہ میں یہ مشاہدہ ہو رہا ہے سو آدمیوں میں سے ایک آدمی بھی معاملہ کا صاف اور راستباز نہیں ملتا بڑے عابد زاہد نمازی تہجد گذار ریش دراز جبہ در بر و دستار بر سر مگر جہاں اُن کو روپیہ دیا یا اُن سے کوئی معاملہ کیا بس پرایا مال ہضم کر کے بیٹھ گئے۔

اَمِنَ مَا كَانَ بِمِنًى۔ ہم منٰی میں سب زمانوں سے زیادہ بہت امن کی حالت میں تھے (دشمن کا کوئی ڈر نہ تھا)۔

لَا اٰمَنُهَا اَنْ تُصَدَّ۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں اس سال تم حج سے نہ روکے جاؤ۔

فَاَمِنَاهُ فَدَفَعَا اِلَيْهِ۔ دونوں نے اس کا بھروسہ کیا اور اسکو دیدی۔

فَمَنْ اَظْهَرَ خَيْرًا اَمِنَّاهُ وَقَرَّبْنَاهُ۔ جو شخص بھلائی ظاہر کریگا اُس کو ہم امن دینگے اُس کی تعظیم

[1] یہ صرف بنگلور ہی کا حال نہیں بلکہ ہر شہر کا یہی حال ہے حضور کی پیشینگوئیاں حرف بحرف پوری ہو رہی ہیں ایسے مواقع پر وہ حدیث یاد رکھنی چاہیئے کہ ہر نبی کی امت میں ناخلف پیدا ہوتے ہیں (تو میری امت میں بھی ایسا ہوگا) تو جو شخص ان سے ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو دل سے جہاد کرے وہ مومن ہے لیکن جو یہ بھی نہ کرے اس میں رائی برابر بھی ایمان نہیں۔ (عن ابن مسعود) ۱۲ مص ۱۹۵۲ء اور اب تو ماشاء اللہ روز بروز ترقی ہوتی جارہی ہے ۱۲ امعر

ذلیل کریں گے۔

مَا اٰمَنُ یَهُوْدِ عَلٰی کِتَابٍ میں تو کسی خط کے لکھنے یا پڑھنے میں یہودی پر بھروسہ نہیں کرتا (کیونکہ یہودی دل سے مسلمان کا دشمن ہوتا ہے اسی طرح مجوسی بھی یہ لوگ ہر حال میں مسلمانوں کی تباہی چاہتے ہیں۔)

فِمِنْهُمُ الْمُؤْمِنُ بَقِیَ بِعَمَلِهٖ۔ پلصراط پر گذرنے والوں میں کوئی ایماندار بھی ہوگا جو اپنے (برے) اعمال کی وجہ سے وہاں رہ جائیگا گذر نہ سکیگا (ایک روایت میں مُؤْمِنُ کے بدل مُوْثَقٌ ہے دوسری میں مُوْبَقٌ۔ ایک روایت میں بَقِیَ کے بدل یَقِیْ ہے یعنی نیک عمل کیوجہ سے (اپنے آپکو) بچالیگا۔)

اَلْعُلَمَاءُ اُمَنَاءُ۔ عالم لوگ بھی امانتدار ہیں۔

کَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ حُلَلِ الْاِیْمَانِ۔ اللہ نے آپ کو ایمان کے جوڑے پہنائے۔ (بعضوں نے کہا ایمان سے مراد بےخوف رکھنا ہے یعنی آپ کو اپنی اُمت میں مطمئن و بےخوف کر دیا مغفرت کا وعدہ کرکے)

اَمَهٌ۔ بھول جانا۔ اقرار کرنا (ابن عباسؓ کی قرأت میں یوں ہے وَادَّكَرَ بَعْدَ اَمَهٍ یعنی بھول جانے کے بعد یاد کیا)۔

مَنِ امْتُحِنَ فِیْ حَدٍّ فَاَمِهَ ثُمَّ تَبَرَّأَ فَلَیْسَتْ عَلَیْهِ عُقُوْبَةٌ[1]۔ ایک شخص کو کسی جرم میں تکلیف دیگئی (مارا، پیٹا۔ دھمکایا) اُس نے اقرار کیا پھر انکار کیا تو اس کو سزا نہ ملیگی (کیونکہ وہ اقرار صالح نہیں ہے جو زور زبردستی سے کیا گیا اور باطل اور لغو ہے)

مترجم:۔ یہ حدیث بھی قانون والوں کی رہنما ہے قانون کے روسے اقرار بیجا کالعدم ہے اور اسی لیے پولیس کے سامنے مجرم کا اقرار قانونًا لغو سمجھا جاتا ہے کیونکہ پولیس اپنی حُسن کارگذاری ظاہر کرنے کے لئے اکثر مجرموں کو ڈرا اور دھمکا کر اور تکلیفیں دیکر اقرار کرا لیتی ہے۔ یہ جو شریعت کا مسئلہ ہے اَلْمَرْءُ یُؤْخَذُ بِاِقْرَارِهٖ۔ تو اس سے مراد اقرار صالح ہے نہ کہ اقرار بیجا یعنی جو اقرار کسی غرض سے کیا گیا ہو مثلاً مریض وارثوں کا حق تلف کرنے کے لئے کسی کے قرض کا اقرار کرلے یا ایک شخص جو زندگی سے تنگ اور خودکشی کا طالب ہو وہ کسی کے قتل کا اقرار کرلے اور قرائن سے معلوم ہو کہ وہ اقرار جھوٹ ہے۔

اَمَةٌ۔ لونڈی۔ (اُس کی تصغیر اُمَیَّةٌ ہے)

لَا تَضْرِبْ ظَعِیْنَتَكَ كَضَرْبِ اُمَیَّتَكَ اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح مت مار۔

اٰمِیْنَ۔ قبول کر (اسم فعل ہے، بعضوں نے کہا اللہ کا نام ہے۔)

تَاْمِیْنٌ۔ آمین کہنا (ماضی اٰمَّنَ مضارع یُؤَمِّنُ امر اٰمِّنْ آیا ہے)

وَقَدْ اُمِّنَ مِنَ الْهُوَا خَذَةِ۔ وہ شخص مواخذہ سے بیڈر و بےخوف کیا گیا (لیکن صحیح یہ ہے کہ اُمِّنَ بہ تشدید میم راوی کی غلطی ہے اُوْمِنَ ہونا چاہئے کیونکہ تامین کے معنی بیڈر و بےخوف کرنا نہیں ہیں)

اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا۔ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔

اٰمِیْنَ خَاتَمُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ آمین پروردگار کی مہر ہے۔ (جیسے مہر خط کے آخیر میں کیجاتی ہے اسی طرح آمین بھی دعا کے آخر میں کہی جاتی ہے)

اٰمِیْنَ دَرَجَةٌ فِی الْجَنَّةِ۔ آمین کے کہنے سے بہشت کا ایک درجہ ملیگا۔

لَا تَسْبِقْنِیْ بِاٰمِیْنَ[2]۔ (یہ بلالؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا۔ ہوتا یہ تھا کہ آنحضرتؐ بلالؓ کے

[1] ترجمہ:۔ آدمی اپنے اقرار پر پکڑا جائیگا ۱۲ مص [2] لفظی ترجمہ:۔ آپ مجھ سے پہلے آمین مت کہا کیجئے ۱۲ مص

سورۂ فاتحہ پڑھنے سے پہلے سورۂ فاتحہ پڑھ لیتے اور آمین کہہ لیتے تو بلال رض نے آپ سے یہ درخواست کی کہ) سورۂ فاتحہ پڑھ کر ذرا ٹھہر جایا کیجئے تاکہ میں بھی سورۂ فاتحہ ختم کر لیا کروں اور آپ کے آمین کے ساتھ آمین کہوں۔

مترجم:۔ اس حدیث سے حنفیہ کا رد ہوا جو امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور یہ بھی نکلا کہ امام آمین پکار کر کہے تاکہ مقتدی اُس کے ساتھ آمین کہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ صحابہ اتنے زور سے آمین کہتے تھے کہ مسجد گونج جاتی تھی بعضے حنفی جن کو احادیث سے کچھ غرض نہیں ہے زور سے آمین کہنے پر ناراض ہوتے ہیں بھلا اس میں ناراضگی کی کونسی بات ہے آمین کے معنی یا اللہ قبول کر کیا یہ کوئی گالی ہے یا وہ اپنی دعاؤں کا قبول کرنا پسند نہیں کرتے۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ النُّوْنِ

اِنَّ۔ اور اَنَّ دونوں کے معنی تحقیق اور تاکید۔ اور کبھی اِنَّ ہاں کے معنی میں بھی آتا ہے (اور کبھی اِنَّ اور اَنَّ کو اِنْ اور اَنْ بہ تخفیف نون بھی استعمال کرتے ہیں جیسے وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ) اور بیشک وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں (پڑے ہوئے) تھے۔ اور اِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ بیشک سب تعریف اللہ ہی کیلئے ہے)

اِنَّ وَرَاکِبَھَا۔ ہاں اور اُس کے سوار پر بھی لعنت ہے۔

قَالَ فَاِنَّ ذٰلِکَ۔ آپ نے فرمایا بس یہ (تمہارا کہنا کہ انصار نے ہم پر بڑے بڑے احسان کئے ہیں یہی اُنکے احسانوں کا بدلہ ہے)۔

وَلْيُظْهِرْ ثَنَاءً حَسَنًا فَاِنَّ ذٰلِكَ۔ اگر احسان کا بدلہ نہ ہو سکے تو محسن کی تعریف کیجیے یہی اُسکا بدلہ ہے۔

وَيَقُوْلُ رَبُّكَ وَاِنَّهٗ۔ تیرا پروردگار فرماتا ہے اور حقیقت میں ایسا ہی ہے۔

مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهٖ۔ نماز لمبی پڑھنا اور خطبہ مختصر آدمی کے سمجھدار اور ذی علم ہونے کی دلیل ہے (جیسے خطبہ لمبا پڑھنا اور نماز مختصر جہالت اور بیوقوفی اور کم علمی کی دلیل ہے)۔

يُسْمَعُ لَهٗ اَنِيْنٌ۔ اس لکڑی میں سے باریک آواز سُنائی دیتی تھی۔

يَئِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ۔ بچہ کیطرح گُن گُن کی آواز نکال رہی تھی۔

لَا اَفْعَلُهٗ مَا اَنَّ فِي السَّمَاءِ نَجْمًا۔ میں تو یہ کام نہیں کرونگا جبتک کہ آسمان میں ایک ستارہ بھی رہے (یہاں اَنَّ کان کے معنی میں ہے)۔

اِنْ۔ کبھی شرط کے لئے آتا ہے بہ معنی اگر، اور جب لَا کے ساتھ ملتا ہے تو نون کو لام کے ساتھ بدل کر لام کو لام میں ادغام کر دیتے ہیں مثلاً اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اگر تم اُس کی مدد نہیں کرو گے تو دیکھو (اس سے پہلے) اللہ نے (خود) اُس کی مدد کی تھی (اب پھر کر دیگا)۔ اور کبھی نہیں کے معنی میں آتا ہے اور کبھی مخفف ہوتا ہے اِنَّ کا۔ اور کبھی اِذَا کے معنی میں آتا ہے جیسے وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ۔ یعنی اللہ جب چاہے گا ہم تم سے مل جائیں گے۔

اِنْ كُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّةِ۔ اگر تو بہشت کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔

اَلْجُلَيْبِيْبُ اِبْنَتِهٖ لَا لَعَمْرُ اللّٰهِ۔ بھلا جلیبیب

کو (اپنی بیٹی دوں) یہ ہرگز نہیں ہو سکتا اللہ کی بقا
کی قسم (ایک روایت میں ابنتہ ہے ایک میں الابنتہ ہے
ایک میں الامۃ ہے یعنی جلیبیب کو کہیں لڑکی یا
چھوکری مل سکتی ہے۔ ایک میں اُمَیَّۃ۔ ایک میں
اُمنہ ہے امیہ اور اُمنہ شاید اس لڑکی کا نام ہوگا)
فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ۔ اگر میں خیرات
کردوں تو اُسکو ثواب ملیگا۔
إِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ۔ اگر تو اپنے وارثوں
کو مالدار چھوڑ جائے (تو یہ تیرے لئے بہتر ہے)
فَلْيَقُلْ إِنِّي أَحْسِبُ كَذَا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ۔ اگر
وہ اسکا حال جانتا ہو (کہ وہ اچھا نیک شخص ہے)
تو یوں کہے میں ایسا سمجھتا ہوں مگر قطعی طور پر کسی
کو جنتی نہیں کہنا چاہیے)۔
إِنْ يَكُ مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ۔ اگر یہ خواب اللہ
کی طرف سے ہے تو اللہ اس کو پورا کریگا (ضرور یہ میرے
نکاح میں آئیگی)۔
إِنِ اللهُ يَقْدِرُ عَلَيَّ يُعَذِّبْنِي۔ اگر اللہ مجھ پر قدرت
پائے گا تو مجھ کو عذاب دیگا (ایک روایت میں
یوں ہے إِنَّ اللهَ يَقْدِرُ عَلَيَّ أَنْ يُعَذِّبَنِي۔
اس صورت میں یہ عبارت محذوف ہوگی۔ إِنْ
دَفَنْتُمُونِي بِلَا إِحْرَاقٍ۔ یعنی اگر بن جلائے اور میری
راکھ اڑائے تم مجھ کو گاڑ دو گے تو اللہ کو میرے
عذاب کرنے کی قدرت حاصل ہوگی)
إِنْ يَدْرِي يَظَلُّ۔ وہ نہیں جانتا کہ کیا ہوتا
ہے۔
وَاللهِ إِنْ صَلَّيْتُهَا۔ خدا کی قسم میں نے تو عصر
کی نماز) ابھی تک نہیں پڑھی (تم نے تو خیر آخیر
وقت میں پڑھ بھی لی)۔
لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْهُ۔ حضرت عائشہؓ
نے جب ایسا سنا ہو (یہاں اِن شک کے لئے نہیں
ہے)۔
اِرْكَبْهَا وَإِنْ۔ اُس پر سوار ہو اگرچہ وہ قربانی کا
جانور ہی کیوں نہ ہو۔
إِنَّ اللهَ أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ۔ اگر اللہ تجھ کو بہشت
میں لے گیا۔
مُدْمِنُ الْخَمْرِ إِنْ مَاتَ لَقِيَ اللهَ كَعَابِدِ
وَثَنٍ۔ جو شخص ہمیشہ شراب پیتا رہے وہ اگر اسی
حال میں مر جائے (توبہ نہ کرے) تو اللہ سے اس طرح
ملیگا جیسے بُت پوجنے والا ملیگا۔
أَوَأَمْلِكُ إِنْ نَزَعَ اللهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ
بھلا میں کیا کر سکتا ہوں اگر اللہ تعالیٰ تیرے دل
سے رحم چھین لے (ایک روایت میں أَنْ نَزَعَ
اللهُ۔ ہے یعنی میں اللہ تعالیٰ کے چھیننے کو روک
نہیں سکتا)۔
أَنْ ۔ کبھی اسم ہوتا ہے جبکہ انا کا مخفف ہو جیسے أَنْ
فَعَلْتُ یعنی انا فعلت۔ یا ضمیر مخاطب ہو جیسے أَنْتَ
أَنْتِ اور کبھی حرف جیسے أَنْ مصدریہ جو فعل کو
مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے اور أَنْ مخففہ أَنَّ
کا اور أَنْ تفسیریہ اور أَنْ زائدہ اور أَنْ تاکیدیہ
اور أَنْ شرطیہ اور أَنْ تعلیلیہ اور أَنْ نافیہ اور
بمعنی إِذَا اور لِئَلَّا وغیرہ۔
أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ۔ جو مال ضرورت سے زیادہ
ہو اُسکا خرچ کر ڈالنا۔
أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ۔ یہ فیصلہ آپکا اس وجہ سے ہے
کہ زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں۔
أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْسَمَ۔ تیری سوکن کا
تجھ سے زیادہ خوبصورت ہونا کہیں تجھ کو دھوکہ
نہ دے (تو اُسکی طرح ناز کرنے لگے پھر اُس کا

خمیازہ بھگتے)۔

اَنْ کَمَا کُنْتُمْ۔ جس حال میں ہو اُسی میں رہو (جیسے کھڑے ہو ویسے ہی کھڑے رہو)۔

اَن کَانَ الْفَیْءُ ذِرَاعًا۔ یہ ایک ہاتھ ہوئے پر (جب سایہ ایک ہاتھ بڑا ہو جائے)۔

اَنَا۔ میں۔

اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی (جو کوئی یوں کہے میں یونس پیغمبر سے بہتر ہوں یعنی اپنے آپ کو یا مجھکو یونس پیغمبر سے بہتر کہے (جب آنحضرت ؐ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی مجھ کو حضرت یونس ؑ سے افضل کہے تو مرزائی قادیانی کا یہ قول کہ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اُس سے بہتر غلام احمد ہی کسقدر مکروہ اور قبیح ہوگا اللہ اُس کے معتقدونکو سمجھ عطا فرمائے)

اَنَا اَنَا۔ میں تو میں بھی ہوں (مطلب یہ ہے کہ جب کوئی گھر میں سے پوچھے کون تو اپنا نام بیان کرے یوں نہ کہے کہ میں ہوں جیسے جاہلوں کی عادت ہے اس سے کیسے پتہ چلیگا کہ کون آیا ہے)

اَنَا وَلَا وَیَاْبَی اللّٰہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَکْرٍ۔ کوئی یہ نہ کہے کہ خلافت کا حقدار میں ہوں دوسرا کوئی نہیں ہے حالانکہ اللہ تعالےٰ اور مسلمان ابوبکر ؓ کے سوا اور کسی کی خلافت منظور نہیں کرتے۔

(ایک روایت میں اَنَا اَوْلٰی ہے یعنی میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں ایک روایت میں اَنَا وَلِیُّ میں خلافت کا حقدار ہوں ایک میں اَنَا وَلَّاہُ مجھ کو آنحضرت ؐ نے خلافت دی ایک میں اَنّٰی وَلَّاہُ ہے یعنی اُسکو کب خلافت دی)

اَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ھُوَ۔ مجھ کو امید ہے وہ شخص میں ہونگا۔

اَنَا بِکَ وَاِلَیْکَ۔ میں تیری ہی وجہ سے قائم ہوں اور تجھی تک میری دوڑ ہے۔

وَاَنَا وَاَنَا۔ اور میں بھی اور میں بھی یہی (گواہی دیتا ہوں جو مؤذن گواہی دیتا ہے)

اَنَبٌ۔ بیگن۔

تَاْنِیْبٌ۔ جھڑکنا ملامت کرنا۔ قائل کرنا۔

لَا تُؤَنِّبْنِیْ۔ مجھ کو شرمندہ مت کر (ملامت کر کے) (یہ حضرت عمر ؓ نے طلحہ رضؓ سے کہا اور امام حسن ؓ سے جب معاویہ سے صلح کی تو لوگوں نے کہا تم نے مسلمانوں کا منہ کالا کیا تو آپ نے یہی کلمہ کہا)

مَا زَالُوْا یُؤَنِّبُوْنَنِیْ۔ مجھ کو برابر ملامت کرتے رہے۔

مَنْ اَنَّبَ مُؤْمِنًا اَنَّبَہُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ جو کوئی مومن کو ناحق جھڑکے گا تو اللہ بھی اُس کو دنیا اور آخرت میں جھڑکے گا

اَھْلُ الْاَنَابِیْبِ۔ برچھے والے۔

اُنْبُوْب۔ برچھا کی جوڑ دار کھوکھلا۔

اَنْبِجَانُ۔ ایک مقام کا نام ہے وہاں کمبل بنے جاتے ہیں۔

وَائْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّۃِ اَبِیْ جَھْمٍ۔ مجھ کو ابوجہم کی سادی کملی (انبجان کی) لادو (اور نقشی چادر جو ابوجہم نے آپ کو تحفتاً پیش کی تھی وہ آپ نے اس کو واپس کر دی چونکہ نماز میں آپ کا خیال اُس کی نقش ونگار کی طرف گیا اور اُس کے بدلے سادی کملی ابوجہم ہی کی منگوالی تاکہ اُس کو تحفہ واپس کرنیکا رنج نہ ہو)۔

مترجم:۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ نقش ونگار کے بوریے یا کپڑے یا جائے نماز پر نماز پڑھنا مکروہ ہے ایسا نہ ہو کہ نمازی کا خیال اُسطرف جائے اور خشوع میں خلل آئے۔

اَنْتَ۔ تو۔

نِعْمَ اَنْتَ۔ تو میرے سب ایلچیوں میں بہت اچھا ہے (یہ شیطان کا قول ہے)

اُنْثیٰ۔ مادہ۔ مؤنث عورتوں کی خوشبو جسمیں رنگ ہو جیسے زعفران کسم مہندی وغیرہ (مذکورہ مردوں کی خوشبو جیسے مشک کافور عود وغیرہ جسمیں رنگ نہ ہو)

کَانُوْا یَکْرَهُوْنَ الْمُؤَنَّثَ مِنَ الطِّیْبِ وَلَا یَرَوْنَ بِذُکُوْرَتِهٖ بَأْسًا۔ صحابہ عورتوں کی خوشبو لگانا برا سمجھتے تھے اور مردوں کی خوشبو میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے۔

اَلشَّیْطَانُ اَتٰی قَوْمَ لُوْطٍ فِیْ صُوْرَةٍ حَسَنَةٍ فِیْهَا تَاْنِیْثٌ۔ شیطان ایک ایسی اچھی صورت میں حضرت لوطؑ کی قوم کے پاس آیا جسمیں زنانہ پن تھا[1]

رَأَیْتُ التَّاْنِیْثَ فِیْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ۔ میں نے عباس کے لڑکے میں زنانہ پن پایا۔

فَضْلُ مِئْنَاثٍ۔ مئناث کی فضیلت یعنی اُس عورت کی جو لڑکیاں بہت جنتی ہو (مِذْکَار وہ عورت جو نر اولاد بہت جنتی ہو)۔

اَذَکَرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاِنَاثًا۔ مرد بچہ یا عورت بھی اللہ کے حکم سے۔

اُنْجُوج۔ یا اَنْجُوج۔ عود، لوبان (اسکا بیان اوپر گذر چکا النجوج میں)

اَنْجَشَة آنحضرتؐ کا غلام تھا یا اَنْجَشَةُ الْقَوَارِیْرَ اے انجشہ شیشوں کا خیال رکھ یعنی عورتوں کا جو شیشوں کی طرح نازک ہوتی ہیں۔

اَنَحٌ۔ یا اُنُوح دم چڑھنے کی آواز یا دمہ کی آواز۔

رَاٰی رَجُلًا یَاْنَحُ بِبَطْنِهٖ۔ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنا پیٹ مشکل سے اٹھاتا تھا اسکا دم چڑھ رہا تھا (بہت بڑی توند والا تھا) (آپ نے پوچھا یہ کیا ہے کہنے لگا اللہ کی برکت آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اللہ کا عذاب ہے)

اَنْدَر۔ کھلیان یا اناج کا ڈھیر۔

کَانَ لِاَیُّوْبَ اَنْدَرَانِ۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے دو کھلیان تھے۔ (اناج کے گودام)

اَنْدَرْوَرْدِیَّة۔ چھوٹی ازار جو گھٹنوں تک ہوتی ہے یا جانگیا۔ اندرورد ایک مقام کا نام ہے۔

اِنَّهٗ اَقْبَلَ وَعَلَیْهِ اَنْدَرْوَرْدِیَّةٌ۔ حضرت علیؓ اندروردی ازار پہنے ہوئے آئے۔

وَعَلَیْهِ کِسَاءٌ اَنْدَرْوَرْد۔ سلمان فارسیؓ اندرورد کی ایک کملی اوڑھے ہوئے (مدائن سے شام کو آئے)۔

قُلْ اَنْدَرَایْمَ۔ (عبدالرحمن بن یزید سے پوچھا ذمی کافروں کو جب اُنکے گھروں پر جائیں کیونکر سلام کریں انھوں نے کہا بس) یوں کہو میں اندر آؤں (یعنی سلام کرنا ضروری نہیں ہے)

اُنْس۔ یا اَنَس یا اَنَسَة الفت اور دل لگی۔

کَاَنَّهٗ اٰنَسَ شَیْئًا۔ جیسے انھوں نے ایک نئی بات دیکھی جو پہلے نہ تھی (یہ حضرت ابراہیمؑ کے تشریف آوری کی برکت اور روشنی تھی جو گھر میں پھیل گئی تھی)۔

کَانَ اِذَا دَخَلَ دَارَهٗ اِسْتَاْنَسَ۔ آپ جب بھی اپنے گھر میں جاتے تو خبر لیتے (خیریت دریافت کرتے باتیں کرتے یا اندر آنے کی اجازت لیتے)

مَا الْاِسْتِیْنَاسُ قَالَ یَتَکَلَّمُ الرَّجُلُ بِالتَّسْبِیْحَةِ وَالتَّحْمِیْدَةِ وَالتَّکْبِیْرَةِ وَیَتَنَحْنَحُ وَیُؤْذِنُ اَهْلَ الْبَیْتِ۔ استیناس کسکو کہتے ہیں (جسکا ذکر قرآن میں ہے حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا) فرمایا

[1] یعنی پہلے پہلے جب قوم لوط نے لواطت شروع کی تو وہاں کے ان حسین لڑکوں سے شروع کی جن میں نسوانیت اور نزاکت پائی جاتی تھی پھر عام ہو گئی وہی مذکورہ شیطان آجکل ہماری مسلمان نام قوم میں آیا ہوا ہے ۱۲ مص۔

کچھ بات کرنا سبحان اللہ کہنا اور الحمد للہ اور اللہ اکبر کہنا۔ گھنکھار نا گھر والوں کو خبردار کر دینا (شاید ننگے کھلے پڑے ہوں یا کوئی اور ایسی بات ہو)

اَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَاِبْلَاسَهَا وَيَأْسَهَا مِنْ بَعْدِ اِينَاسِهَا۔ کیا تو نے جنوں کو نہیں دیکھا اور انکی دہشت اور حیرانی کو اور دل لگی کے بعد اُن کی ناامیدی کو (یعنی پہلے فرشتوں کی باتیں چرانے میں جو اُن کی دل لگی تھی اب وہ جاتی رہی اور امید مایوسی میں تبدیل ہو گئی)۔

حَتّٰی یُؤْنَسَ مِنْهُ الرُّشْدُ۔ جبتک اُس کی سلامتی روی اور عقلمندی معلوم ہو جائے (آدمی کو بھی اِنْس (انسان) اسوجہ سے کہتے ہیں کہ اُس سے الفت ہوتی ہے اور وہ دکھائی دیتا ہے)

اَسْتَأْنِسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ میں آپ کا دل بہلانے کے لئے بیٹھ کر باتیں کرنے اور آپ کو خوش کرنے کی فکر میں ہوں۔

وَاَنَا قَائِمٌ اَسْتَأْنِسُ۔ میں کھڑا ہوا اس فکر میں تھا کہ آنحضرتؐ کو کیونکر خوش کر دوں (اور آپ کا رنج دور ہو)۔

اُنْسٌ بِالْعَفْوِ۔ آپ قصور معاف کرکے دوست بنا لیتے تھے۔

عَنِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ۔ پالتو (گھریلو) گدھوں سے جو آدمیوں میں رہتے ہیں (جنگل کا گدھا گورخر حرام نہیں ہے)۔

لَوْ اَطَاعَ اللّٰهُ النَّاسَ فِى النَّاسِ لَمْ يَكُنْ نَاسٌ۔ اگر اللہ تعالے لوگوں کے بارے میں انہی لوگوں کی خواہش پر چلتا تو پھر لوگ ہی دنیا میں نہ رہتے (ہر ایک دوسرے کی تباہی چاہتا یا ہر ایک بیٹے کی خواہش کرتا بیٹی کوئی نہیں پسند کرتا پھر نسل

انسانی مٹ جاتی)۔

اِنْطَلِقُوْا بِنَا اِلٰى اُنَيْسِيَانٍ۔ چلو ایک چھوٹے آدمی کے پاس چلیں (برخلاف قیاس انسان کی تصغیر ہے قیاس کے رو سے تصغیر اُنَيْسَانٌ ہے)۔

اِنْ اَوْحَشَتْهُمُ الْغُرْبَةُ اَنَسَهُمْ ذِكْرُكَ اگر تنہائی اور مسافرت کی اُنکو وحشت ہوتی ہے تو تیری یاد میں ان کا دل لگ جاتا ہے۔

اَنْفٌ۔ ناک۔

اَلْمُؤْمِنُوْنَ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ كَالْجَمَلِ الْاَنِفِ مسلمان اُس اونٹ کی طرح ہیں جس کی ناک میں زخم ہو گیا ہو وہ درد کی وجہ سے مہار کھینچنے والے کا تابع رہتا ہے (بعضوں نے کہا غریب اونٹ کی طرح۔ ایک روایت میں كَالْجَمَلِ الْاَنِيْفِ معنی وہی ہیں)۔

فَلْيَاْخُذْ بِاَنْفِهٖ۔ اپنی ناک تھام کر نکلے۔ (تاکہ دوسرے لوگوں کو یہ گمان ہو کہ نکسیر پھوٹی ہے یہ بُری بات کا چھپانا حسن ادب ہے اور کذب و ریا میں داخل نہیں ہے)۔

لِكُلِّ شَيْءٍ اُنْفَةٌ وَاُنْفَةُ الصَّلٰوةِ التَّكْبِيْرَةُ الْاُوْلٰى۔ ہر چیز کی ایک ابتدا ہوتی ہے اور نماز کی ابتدا پہلی تکبیر ہے یعنی تکبیر تحریمہ۔ (بعضوں نے اُنُفَةٌ بضمہ ہمزہ پڑھا ہے)

اِنَّمَا الْاَمْرُ اُنُفٌ۔ دنیا کا معاملہ تیرے اختیار میں ہے (تو چاہے اچھا کام کرے چاہے بُرا تقدیر کوئی چیز نہیں ہے)۔

اُنْزِلَتْ عَلَيَّ سُوْرَةٌ اٰنِفًا۔ مجھ پر ابھی ایک سورت اُتری ہے۔

سَاَلْتُهٗ عَنْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقَالَ اَنَفَةٌ =

میں نے پوچھا سبحان اللہ کیا ہے فرمایا اللہ کی پاکی کرنا ہے۔

وَاِنَّ عَهْدِيْ بِهَا اٰنِفًا وَهِيَ خَضْرَاءُ۔ ابھی ابھی میں نے اُسکو دیکھا وہ سبز تھی (ہری بھری) (یہ حضرت علی رض کا قول ہے)

وَضَعَهَا فِيْ اُنُفٍ مِّنَ الْكَلَاءِ وَصَفْوٍ مِّنَ الْمَاءِ۔ اُس کو ایسی گھانس پر رکھا جسکو کسی جانور نے نہیں چرا اور ایسے پانی پر جو صاف ستھرا تھا۔

رَوْضَةٌ اُنُفٌ۔ ایسا چمن جس کو کسی جانور نے نہیں چرا۔

فَحَمِيَ مِنْ ذٰلِكَ اَنَفًا۔ اُس کام کو بُرا جان کر اُسکو غیرت اور حمیت آگئی (بعضوں نے اَنْفًا بسکون نون پڑھا ہے یعنی اُس کو سخت غصہ آیا جیسے کہتے ہیں۔

وَرِمَ اَنْفُهٗ۔ اُسکی ناک پھول گئی (یعنی اُسکو بہت غصہ آیا)۔

فَكُلُّكُمْ وَرِمَ اَنْفُهٗ۔ تم سب کو غصہ آیا (ناک پھول گئی)۔

اَمَا اِنَّكَ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ لَجَعَلْتَ اَنْفَكَ فِيْ قَفَاكَ۔ اگر تو ایسا کریگا تو اپنی ناک گدّی میں کریگا (یعنی سچا سیدھا راستہ چھوڑ کر جھوٹا اُلٹا راستہ اختیار کریگا)

مَنْ اَحْدَثَ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَاْخُذْ بِاَنْفِهٖ۔ جسکا نماز میں وضو ٹوٹ جائے تو وہ ناک تھام کر نکلے (تاکہ لوگ سمجھیں کہ اُس کی نکسیر پھوٹی ہے)۔

فَاسْتَاْنِفِ الْعَمَلَ۔ اب نئے سرے سے عمل شروع کر (پچھلے برے کام سب بخش دیئے گئے)۔

اُنُوْفُ النَّاسِ۔ سردار اور اشراف لوگ۔

شُجَاعَةُ الْمَرْءِ عَلٰى قَدْرِ اَنَفَتِهٖ۔ آدمی کی بہادری اُتنی ہوگی جتنی اس میں غیرت اور حمیّت ہوگی۔

اَنَقٌ۔ خوشی۔ اور سرور۔

شَيْءٌ اَنِيْقٌ۔ وہ چیز جسکو دیکھکر تعجب ہو (یعنی نادر اور عمدہ چیز)۔

يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْبَعٍ فَاَنِقْنَنِيْ۔ آنحضرت ص سے چار حدیثیں روایت کرتے تھے وہ مجھ کو بہت اچھی لگیں (بعضوں نے اَيْنَقْنَنِيْ۔ روایت کیا ہے یہ غلط ہے اور صحیح مسلم میں ہے لَا اٰنَقُ بِحَدِيْثِهٖ۔ میں اُس کی حدیث کو پسند نہیں کرتا)

اِذَا وَقَعْتُ فِيْ اٰلِ حٰمٓ وَقَعْتُ فِيْ رَوْضَاتٍ اَتَاَنَّقُ فِيْهِنَّ۔ جب میں ان سورتونکو پڑھتا ہوں جن کے شروع میں حٰمٓ ہے گویا میں ایسے چمنوں میں جاتا ہوں جن کی بہار دیکھ کر خوش ہو رہا ہوں (مطلب یہ ہے کہ ان سورتونکی فصیح اور بلیغ آیات سے مجھ کو بیحد لذت حاصل ہوتی ہے)۔

مَا مِنْ عَاشِيَةٍ اَطْوَلَ اَنَقًا وَّلَا اَبْعَدَ شِبَعًا مِنْ طَالِبِ الْعِلْمِ۔ کوئی جانور رات کو چرنیوالا طالب علم سے بڑھ کر مزہ اُٹھانیوالا اور دیر میں سیر ہونیوالا نہیں ہے (طالب علم کبھی تحصیل علم سے سیر نہیں ہوتا ہمیشہ "هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ" کہتا رہتا ہے)۔

تَرَقَّيْتُ اِلٰى مَرْقَاةٍ يَقْصُرُ دُوْنَهَا الْاَنُوْقُ۔ میں ایسے پایہ پر چڑھ گیا ہوں کہ عقاب بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکا حالانکہ عقاب بڑا بلند پرواز ہوتا ہے اور اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں پر انڈے دیتا ہے

یہ حضرت علی رضہ کا قول ہے۔
طَلَبَ الْاَبْلَقَ الْعَقُوْقَ فَلَمَّا لَمْ یَجِدْہُ اَرَادَ بَیْضَ الْاَنُوْقِ۔ اُس شخص نے نرا ابلق اونٹ ڈھونڈا جب وہ نہ ملا تو عقاب کے انڈے لینے چاہے (حالانکہ دونوں نایاب ہیں نر کو تو حمل ہونا ناممکن اور عقاب کے انڈوں تک رسائی دشوار ہے اور یہی کا ایک مثل مشہور ہے کہ اَعَزُّ مِنْ بَیْضِ الْاَنُوْقِ۔ یعنی عقاب کے انڈوں سے زیادہ کمیاب۔ جب ایک شخص نے اپنی اولاد اور کنبہ والوں کیلئے وظیفہ کی درخواست کی تو یہ شعر معاویہ بن ابی سفیان نے پڑھا)۔

اٰنُکٌ۔ سیسہ۔
مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی حَدِیْثِ قَوْمٍ وَّھُمْ لَہٗ کَارِھُوْنَ صُبَّ فِیْ اُذُنَیْہِ الْاٰنُکُ۔ جو شخص ایسے لوگوں کی بات کیطرف کان لگائے جو اُسکو سنانا برا جانتے ہوں[1] تو قیامت کے دن اسکے کان میں سیسہ پلایا جائیگا
مَنْ جَلَسَ اِلٰی قَیْنَۃٍ لِیَسْمَعَ مِنْھَا صُبَّ فِیْ اُذُنَیْہِ الْاٰنُکُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ جو شخص رنڈی کے پاس اسکا گانا سننے کے لئے بیٹھے قیامت کے دن اس کے دونوں کانوں میں سیسہ پلایا جائیگا[2]۔

اَنْکَلِیْس۔ یا اَنْقَلِیْس بام مچھلی جو سانپ کی طرح ہوتی ہے۔
لَا تَاْکُلُوا الْاَنْکَلِیْسَ۔ یعنی بام مچھلی نہ کھاؤ (بام مچھلی حلال ہے مگر حضرت علی رضہ نے اسلئے اُسکو کھانے سے منع کیا کہ اُسکا گوشت خراب مادہ پیدا کرتا ہے)

اُنْمُلَۃٌ۔ پور یا انگلی کا سرا (یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اسکو باب النون مع المیم میں ذکر کرنا تھا)۔

اَنیٰ۔ وقت آجانا۔
اَنّٰی۔ جہاں، کہاں، کب، کیونکر، کیسے، کہاں سے،

نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاہُ۔ اللہ تعالےٰ کا حجاب نور ہے میں اُسکو کیسے دیکھ سکتا ہوں (حجاب تک پہنچتے ہی آنکھیں چکا چوند ہو جاتی ہیں سورج کی چمک سے ہزار حصہ زیادہ چمک ہے پھر اُس کی ذات کو کیونکر دیکھ سکیں گے۔)
اَنّٰی بِاَرْضِکَ السَّلَامُ۔ تمہارے ملک میں سلام کہاں سے آیا۔
اَنّٰی عَلِقْتَھَا۔ اسکو کہاں سے لیا۔ اٰنِیَۃُ الْجَنَّۃِ۔ بہشت کے برتن۔
اَلَمْ یَاْنِ لِلرَّحِیْلِ۔ کیا کوچ کا وقت نہیں آیا۔
وَقَدْ کُنْتُ اسْتَاْنَیْتُ بِکُمْ۔ میں تو تمہارا انتظار کر رہا تھا۔
اٰذَیْتَ وَاٰنَیْتَ۔ تو نے لوگوں کو ستایا اور دیر میں بھی آیا۔
ھَلْ اٰنَ الرَّحِیْلُ۔ کیا کوچ کا وقت آگیا (ایک روایت میں اٰنَ الرَّحِیْلُ ہے)
غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰہُ۔ کھانا پکنے وقت تاک کر دا آؤ (بلکہ جب بلاوا ہو اُس وقت آؤ)
اَلْاِسْتِیْنَاءُ بِالسَّحُوْرِ۔ سحری کھانے میں دیر کرنا۔
کَانَتْ لَھُمْ فِیْھِمْ اَنَاۃٌ۔ انکو انکے بارے میں مہلت تھی۔
فِیْکَ اَنَاۃٌ۔ تجھ میں سنجیدگی اور وقار ہے۔
اَلْاَنَاۃُ مِنَ اللہِ وَالْعُجْلَۃُ مِنَ الشَّیْطٰنِ۔ آہستگی اور بردباری اللہ کیطرف سے ہے اور جلدی اور بیقراری شیطان کیطرف سے۔
رَجُلٌ اٰنٍ۔ بردبار آدمی۔
اٰنْیٌ۔ ساعت، وقت۔
اٰنَاءُ اللَّیْلِ۔ رات کی گھڑیاں۔
اِنَاءٌ۔ برتن (اٰنِیَۃٌ اُس کی جمع ہے)

[1] یعنی یہ نہیں چاہتے ہوں کہ وہ یہ بات سنے ۱۲ منہ [2] یہ بات صرف رنڈی سے مخصوص نہیں بلکہ جس کسی گانے والی کا گانا سننے یا رنڈی کا نام اسلئے لیا کہ اس زمانہ میں صرف رنڈیاں ہی اس قسم کے گانوں کے لئے مخصوص و مشہور تھیں شریف زادیوں کا یہ کام نہ تھا لیکن آجکل تو اس قسم کا کوئی تخصیص اور تمیز نہیں ہے ۱۲ منہ

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ الْوَاوِ

اَوْ - حرف عطف ہے بمعنی یا - اور کبھی بمعنی واو کے آتا ہے کبھی بل کے معنی میں - کبھی الیٰ کے معنی میں، کبھی اِنْ شرطیہ کے معنی میں -

اِلَّا اِیْمَانٌ بِیْ اَوْ تَصْدِیْقٌ بِرُسُلِیْ - بجز مجھ پر ایمان کے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرنے کے یہاں اَوْ واو کے معنی میں ہے، چنانچہ ایک روایت میں واو بھی منقول ہے)

قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اَوْ دَعَا - (یہ راوی کا شک ہے یعنی) آپ نے یوں فرمایا اے اللہ مجھ کو بخش دے یا اور کوئی دعا کی -

اَوْ کَشَعَرَۃٍ سَوْدَاءَ - یا جیسے کالے بال - (یہ راوی کا شک ہے بعضوں نے کہا آنحضرت ہی نے دونوں مثالیں بیان کی ہیں)

مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ - پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری دفعہ گرنے کے ساتھ - (یہ راوی کا شک ہے)

اَوَخَیْرٌ - اور اَوَ اِنَّ جِبْرِیْلَ اور اَوَ لِکُلِّکُمْ ثَوْبَانِ - اور اَوَ غَیْرُ ذٰلِکَ - ان سب میں ہمزہ استفہام ہے اور واو عطف ہے اور معطوف علیہ محذوف ہے،

عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِیْرِ الْجَنَّۃِ اَوَ غَیْرُ ذٰلِکَ [1] میں بھی وہی حال ہے اور تقدیر عبارت یوں ہے اَوَقَعَ ھٰذَا اَوَ غَیْرُ ذٰلِکَ صَحِیْحٌ [2] - (بعضوں نے اَوْ بسکون واو پڑھا ہے اور اَوْ کو بمعنی بَلْ رکھا ہے) -

اَوْ مُسْلِمٌ - (اسمیں اَوْ شک کیلئے ہے یعنی تجھ کو دل کا حال کیا معلوم تو قطعی مومن اسکو کیسے کہہ سکتا ہے) البتہ مسلم کہہ سکتے ہیں -

مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَۃٍ - یعنی اجر کے ساتھ یا لوٹ کا مال اور اجر کے ساتھ - (تو غَنِیْمَۃٍ کے بعد مَعَ اَجْرٍ محذوف ہے بعضوں نے کہا اَوْ واو کے معنی میں ہے) -

اَوْ کَمَا قَالَ - (یہ راوی کا شک ہوتا ہے) یعنی آنحضرت نے ایسا فرمایا یا اُس کے مثل دوسرا کوئی کلام فرمایا -

اَسْئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ فَقَالَ اَوْ غَیْرَ ذٰلِکَ - یعنی اور کوئی سوال کر (بعضوں نے اَوَ غَیْرُ ذٰلِکَ پڑھا ہے یعنی اَتَسْأَلُ ھٰذَا اَوْ تَسْأَلُ غَیْرَ ذٰلِکَ - تو یہ مانگتا ہے اور اسکے سوا کچھ اور مانگتا ہے) -

اِشْتَدَّ عَلَیْہِ الْحَرُّ اَوِ الْعَطَشُ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰہُ - اُس پر گرمی اور پیاس کی شدت ہوئی یا جو اللہ نے چاہا (اس میں اَوْ شک کے لئے ہے یا یہ مراد ہے کہ وہ سختی گرمی اور پیاس کی سختی تھی یا دوسری قسم کی سختی تھی) -

اَوْبٌ - لوٹنا، رجوع کرنا اور ابر، اور ہوا، اور سرعت، اور قصد، اور استقامت، اور طرف جانب وغیرہ

صَلٰوۃُ الْاَوَّابِیْنَ حِیْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ - اللہ کیطرف رجوع کرنے والوں کی نماز کا وقت وہ ہے جب گائے یا اونٹ کے بچے گرمی سے جلنے لگیں (مراد چاشت کی نماز ہے یہی صلوۃ الاوابین ہے)

ثَمَانُ رَکَعَاتِ الزَّوَالِ تُسَمّٰی صَلٰوۃَ الْاَوَّابِیْنَ - سورج ڈھلنے پر آٹھ رکعتوں کا نام صلوۃ الاوابین ہے (اسکو صلوۃ فی الزوال بھی کہتے ہیں یہ روایت شاذ ہے اور آنحضرت سے اس نماز کا پڑھنا ثابت نہیں ہے اور شاید آٹھ رکعتوں سے ظہر کے فرض اور سنت مراد ہوں) -

[1] ترجمہ:- جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا کیا اور اسکے علاوہ ۱۲ منہ [2] ترجمہ:- کیا ایسا واقع ہو گیا اور اسکے علاوہ جو تھا وہ صحیح تھا ۱۲ منہ

تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا - پروردگار کی درگاہ میں توبہ توبہ پھر توبہ -

اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ - لوٹنے والے توبہ کرنیوالے -

جَآءُوْا مِنْ كُلِّ اَوْبٍ - ہر طرف سے آن پہنچے -

فَآبَ اِلَيْهِ النَّاسُ - ہر طرف سے لوگ اُس کے پاس جمع ہو گئے -

شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى اٰبَتِ الشَّمْسُ - انھوں نے نماز سے ہمکو روکا یہانتک کہ سورج ڈوب گیا -

لَا تُصَلِّ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَؤُوْبَ الشَّمْسُ عصر کے بعد نفل نماز مت پڑھ یہانتک کہ سورج ڈوب جائے -

طُوْبٰى لِعَبْدٍ نُوْمَةٍ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ - مبارک ہے وہ گمنام بندہ جسکی کوئی پروا نہ کرے -

اٰبْزَنٌ - وہ برتن جسمیں آدمی کو بٹھا کر ایک سرپوش اوپر سے ڈھانپ دیتے ہیں سر اُس کا سرپوش کے باہر رہتا ہے باقی سارا بدن اندر رہتا ہے اور دواؤں کا جوشاندہ اُسکے بدن کو لگتا ہے - (اور صاحب مجمع نے جو لکھا ہے کہ زَنْ اس لفظ میں بمعنی عورت ہے شاید یہ برتن خاص عورتوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہوگا تو یہ غلط ہے بلکہ زن یہاں زدن سے نکلا ہے اور یہ برتن عورت اور مرد دونوں کے استعمال میں آتا ہے -)

مَاٰبٌ - لوٹنے کا مقام یعنی مرجع -

تَاْوِيْبٌ - دن کو چلنا، تسبیح کہنا -

اٰبُ - ایک فصل جو تموز (جولائی) کے بعد ہوتی ہے ماہ اگست (رومی مہینہ کا نام) -

اَوْدٌ - گراں بار کرنا، تھکانا -

اَوَدٌ - کجی، ٹیڑھاپن -

اَقَامَ اَوَدَهٗ بِثِقَافِهٖ - اُس کی کجی سیدھی کرکے رفع کی -

وَاعُمَرَاهُ اَقَامَ الْاَوَدَ وَشَفَى الْعَمَدَ - ہائے عمر جس نے ٹیڑھے کو سیدھا کیا اور بیمار کو چنگا کیا - (یہ صہیبؓ نے حضرت عمرؓ کی وفات پر کہا) -

اُوَارٌ - گرمی، اور پیاس، آگ کا شعلہ، دھواں -

فَاِنَّ طَاعَةَ اللّٰهِ جُنَّةٌ مِّنْ اُوَارِ نِيْرَانٍ مُّوْقَدَةٍ - اللہ کی عبادت جلتی ہوئی آگوں کی گرمی کا بچاؤ ہے -

اَبْشِرِيْ اَوْرِيْ شَلَمْ رَاكِبُ الْحِمَارِ - بیت المقدس خوش ہو جا گدھے کا سوار آتا ہے (یہ حضرت عیسٰیؑ کی بشارت ہے - بعضوں نے اَوْرِیْ شَلِمْ پڑھا ہے یہ لفظ عبرانی ہے یعنی سلامتی کا گھر)

اَوْسٌ - عوض دینا -

رَبِّ اُسْنِيْ لِمَا اَمْضَيْتَ - اے پروردگار جو تیرا حکم ہے اُسکا بدل مجھ کو عنایت فرما (ایک روایت میں اُسِنِیْ ہے ایک میں اٰتِنِیْ ہے معنی وہی ہیں)

اَوْطَاس - ایک مقام کا نام جو طائف کے پاس ہے -

اَوْقٌ - گرانی اور شامت -

اُوْقِيَّةٌ یا وَقِيَّةٌ - ایک وزن ہے چالیس درم کا (اس کی جمع اَوَاقِیْ ہے) -

لَا صَدَقَةَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسِ اَوَاقٍ - پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے -

اَوَّلٌ - پہلا (اس کی جمع اُوَلٌ ہے)

وَ اَمْرُنَا اَمْرُ الْعَرَبِ الْاُوَلِ - ہمارا طریق اگلے عربوں کا طریق تھا -

اَلرُّؤْيَا لِاَوَّلِ عَابِرٍ - جو کوئی خواب کی پہلے تعبیر دے اُسی کے موافق تعبیر ہوگی (اس لئے خواب اُس شخص سے بیان کرنا چاہیے جو فن تعبیر جانتا ہو اور نیک اور

صالح اور خدا ترس متقی ہو خواب دیکھنے والے کا دل سے دوست اور خیر خواہ ہو۔)
بِسْمِ اللّٰهِ اَلْاُوْلٰی لِلشَّیْطٰنِ۔ (یہ ابوبکر صدیق رضہ کا قول ہے) یعنی میں نے جو پہلے قسم کھالی تھی کہ یہ کھانا نہ کھاؤنگا) وہ شیطان کا اغوا تھا۔
وَکَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ فِی الْاِسْلَامِ۔ یعنی مہاجرین کی اولاد جو ہجرت کے بعد مدینہ میں پیدا ہوئی اُن سب میں وہ پہلے پیدا ہوئے[1]۔
اَوَّلُ مَانَزَلَ یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ۔ یعنی (وحی بند ہوجانے کے بعد) سب سورتوں میں پہلے سورۂ مدثر اُتری (ورنہ سورۂ اقرأ شروع میں اُتر چکی تھی)۔
اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (یعنی اس امت میں) سب سے پہلے پروردگار کا تابعدار میں ہوں۔
اَوَّلُ مَایُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ الدِّمَاءُ۔ (یعنی حقوق الناس میں) سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا (اور حقوق اللہ میں تو سب سے پہلے نماز کی پرسش ہوگی)
سُئِلَ عَلِیٌّ اَهُوَ اَوَّلُ بَیْتٍ قَالَ لَا قَدْ کَانَ قَبْلَهٗ بُیُوْتٌ لٰکِنَّهٗ اَوَّلُ بَیْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ۔ حضرت علی رضہ سے پوچھا گیا خانہ کعبہ کیا دنیا میں پہلا گھر ہے (اس سے پہلے کوئی گھر دنیا میں نہ تھا) انہوں نے کہا نہیں اس سے پہلے بھی گھر تھے مگر خانہ کعبہ پہلا گھر ہے جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا (یعنی پہلا مندر ہے جو پوجا پاٹ کیلئے تیار کیا گیا)
اَوَّلُ بَیْتٍ حُجَّ بَعْدَ الطُّوْفَانِ۔ ابن عباس رضہ نے کہا طوفان نوح کے بعد خانہ کعبہ پہلا گھر ہے جس کا حج کیا گیا۔
اَوَّلُ مَایُکْسٰی اِبْرَاهِیْمُ۔ سب سے پہلے قیامت کے دن حضرت ابراہیم کو کپڑے پہنائے جائیں گے

معلوم ہوا کہ پیغمبر بھی ننگے کھلے اُٹھیں گے)۔
اَوَّلُ مَا اُرْسِلَ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ سب سے پہلے جو حیض بھیجا گیا وہ بنی اسرائیل کی عورتوں پر بھیجا گیا (اُن سے پہلے عورتوں کو حیض نہیں آتا تھا، ابن مسعود اور حضرت عائشہ رضہ کا یہی قول ہے لیکن دوسری حدیث میں ہے کہ حیض وہ چیز ہے جو اللہ نے آدم کی بیٹیوں کی قسمت میں لکھدی ہے اس سے صاف نکلتا ہے کہ حیض ابتدائے آفرینش سے عورتوں کو ہوتا آیا ہے اور یہی صحیح ہے اور اس حدیث اَوَّلُ مَا اُرْسِلَ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کا مطلب یہ ہے کہ حیض عذاب کے طور پر پہلے بنی اسرائیل کی عورتوں پر بھیجا گیا یعنی معمول سے زیادہ اُنکو خون آنے لگا اور استحاضہ کی بیماری میں گرفتار ہوگئیں)۔
اَیُّهُمْ یَکْتُبُهَا اَوَّلُ۔ کون اُسکو پہلے لکھتا ہے۔ (یعنی ہر ایک فرشتہ چاہتا ہے کہ پہلے وہ اُسکو لکھے)
اَلصَّلٰوةُ اَوَّلُ مَافُرِضَتْ رَکْعَتَانِ۔ شروع شروع میں ہر ایک نماز کی دو دو رکعتیں فرض ہوئیں۔
مَاتَ عَامًا اَوَّلَ۔ وہ ایک سال پہلے گذر گئے۔
بَایَعْتُ فِی الْاَوَّلِ یا فِی الْاُوْلٰی۔ میں نے پہلے زمانہ میں یا پہلے گروہ میں بیعت کی۔
فَلْیَکُنْ اَوَّلَ مَاتَدْعُوْهُمْ اَنْ یُّوَحِّدُوْا۔ یا اَوَّلُ مَاتَدْعُوْهُمْ اِلٰی اَنْ یُّوَحِّدُوْا۔ یعنی پہلے توحید کی اُنکو دعوت دے (پھر رفتہ رفتہ اسلام کی دوسری باتیں بتلا)۔
مَاهِیَ بِاَوَّلِ بَرَکَتِکُمْ یَا اٰلَ اَبِیْ بَکْرٍ۔ اے ابوبکر رضہ کے خاندان یہ تیمم کی رخصت تمہاری پہلی برکت تھوڑی ہے (بلکہ اس سے پہلے کئی برکتیں تمہارے خاندان سے مسلمانوں کو حاصل ہوچکی ہیں)
اَنْ لَّا یَسْاَلَنِیْ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَحَدٌ اَوَّلُ

[1] یعنی سعید بن جبیر رضہ جن کو حجاج ظالم نے بعد میں شہید کیا ۱۲ منہ

یا اُوّل میں سمجھا تھا کہ تم سے پہلے یہ حدیث مجھ سے کوئی نہ پوچھیگا۔

یُقْبَضُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ یَا الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ۔ نیک لوگ دنیا سے اٹھائے جائیں گے پہلا پھر پہلا (یعنی تیسرے کی نسبت اسیطرح تیسرا چوتھے کی نسبت پہلا ہوگا۔)

اَوَّلُ الْاٰیَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ۔ پہلی نشانی قیامت کی جو نمودار ہوگی وہ سورج کا پچھم (مغرب) کیطرف سے نکلنا ہے (یعنی قیامت کے وجود کی، لیکن قیامت کے قرب کی نشانیوں میں پہلی نشانی امام مہدی ؑ کا نکلنا ہے پھر دجال کا پھر حضرت عیسیٰ کا اُترنا پھر یاجوج ماجوج کا نکلنا۔ پھر دابۃ الارض کا اسکے بعد کہیں جاکر سورج پچھم سے نکلیگا۔)

مترجم:۔ سورج کا پچھم سے نمودار ہونا کچھ خلاف عقل نہیں ہے، زمین کی حرکت جو مغرب سے مشرق کیطرف پھرتی ہے اگر اُلٹی کردیجائے یعنی مشرق سے مغرب کیطرف پھرنے لگے تو سورج ڈوبنے کے بعد پھر پچھم سے دکھلائی دینے لگیگا۔ اگر سورج حرکت کرتا ہو جیسے احادیث کی ظاہر عبارات سے نکلتا ہے تب بھی اس میں کیا تعجب ہے کہ وہ قادر کریم اُس کو مغرب سے مشرق کیطرف پھرادے۔ بہرحال جن کم علموں نے ان امور کا انکار کیا ہے یہ اُن کی بیوقوفی ہے۔ پروردگار عالم ہر ایک امر پر قادر ہے۔

اِئْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِیٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ۔ (لوگ قیامت کے دن جب پریشان ہوجائیں گے تو کہیں گے) نوح پیغمبر کے پاس چلو وہ سب سے پہلے پیغمبر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے زمین والوں (کافروں) کیطرف بھیجا۔

مترجم:۔ معلوم ہوا کہ ادریس ؑ حضرت نوح ؑ کے بعد بھیجے گئے ہیں تو وہ نوح کے دادا نہ تھے۔ بعضوں نے کہا کہ نوح ؑ کے دادا تھے مگر وہ نبی تھے رسول نہ تھے حضرت نوح سب سے پہلے رسول ہیں اور آدم اور شیث علیہما السلام گو حضرت نوح ؑ سے پہلے تھے مگر وہ زمین والوں (کافروں) کیطرف نہیں بھیجے گئے تو بلکہ اپنی اولاد کو تعلیم اور تلقین کرتے رہے جو مومن تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ۔ کھانے کے شروع اور اخیر دونوں میں اللہ کی مدد سے کھاتا ہوں۔

کَمَا تَاَوَّلَ عُثْمَانُ۔ جیسے حضرت عثمان ؓ نے تاویل کی (کہ منیٰ میں باوجود سفر کے نماز پوری پڑھنے لگے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان ؓ سفر میں قصر اور اتمام دونوں جائز سمجھتے تھے کیونکہ قرآن میں یوں ہے فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ۔ یعنی قصر کرنے میں تم پر کچھ گناہ نہیں۔ بعضوں نے کہا انھوں نے منیٰ میں اقامت کی نیت کر لی تھی)

یُکْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ فِیْ رُکُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ یَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ۔ آنحضرت ؐ اپنے رکوع اور سجدے میں یہ کلمہ بہت فرماتے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ۔ قرآن کی تفسیر کرتے اس کی پیروی کرتے (قرآن میں یہ ہے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ[1])۔

اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ وَعَلِّمْهُ التَّاْوِیْلَ۔ یا اللہ ابن عباس کو دین کی سمجھ عطا فرما اور اسکو تاویل سکھلا دے (تاویل کے کئی معنی آئے ہیں، اور مشہور یہ ہے کہ تاویل کہتے ہیں ظاہری معنی کو چھوڑ کر کسی دلیل کیوجہ سے دوسرے معنی اختیار کرنے کو، اگر وہ دلیل نہ ہوتی تو ظاہری معنی کو ضرور لیا جاتا اور

[1] ترجمہ (تو اے محمد) تم اللہ کی پاکی اسکی تعریف کیا کرو اور (اپنے گناہوں کی) معافی مانگو اُس سے۔

بلا دلیل جو تاویل کیجائے وہ تاویل نہیں بلکہ تحریف ہے۔
کبھی تاویل ایک بات کی حقیقت ظاہر ہونے کو بھی کہتے ہیں
جیسے بَلْ یَنْظُرُوْنَ تَاْوِیْلَهٗ[1]۔ کبھی تاویل تفسیر کو کہتے ہیں
اس حدیث میں یہی معنی مراد ہے۔ کبھی خواب کی تعبیر
کو کہتے ہیں)۔

تَاَوَّلْتُ قُبُوْرَهُمْ۔ میں نے اس کی یہ تعبیر سمجھی کہ
ان تینوں صاحبوں کی قبریں ایک ہی جگہ ہونگی۔

اَوِّلُوْهَا یَفْقَهُهَا۔ اسکی تفسیر کرو تاکہ وہ سمجھ
لے۔

مَا مِنْ اٰیَةٍ اِلَّا وَعَلَّمَنِیْ تَاْوِیْلَهَا۔ حضرت
علی رض نے کہا قرآن کی کوئی آیت ایسی نہیں جس
کی تفسیر آنحضرتؐ نے مجھ کو نہیں سکھلائی۔

کَانَ یَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْاَوَّلِ ثَلٰثًا۔ آنحضرتؐ
پہلی صف والوں کیلئے تین بار دعا کرتے تھے۔
(پہلی صف وہی ہے جو امام سے قریب ہو خواہ پوری
صف ہو مسجد کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے
تک یا تھوڑی جگہ پر مثلاً چبوترے پر محراب یا صحنچی
میں)۔

اَلْقَبْرُ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَّنَازِلِ الْاٰخِرَةِ۔
قبر آخرت کی منزلوں میں پہلی منزل ہے۔

مَنْ صَامَ الدَّهْرَ فَلَا صَامَ وَلَا اٰلَ۔ جو شخص
ہمیشہ روزہ رکھے اس نے نہ تو روزہ رکھا اور نہ
وہ بھلائی کیطرف لوٹا۔

اَلْعَالِمُ الَّذِیْ لَا یَنْتَفِعُ بِعِلْمِهٖ یَسْتَعْمِلُ
اٰلَةَ الدِّیْنِ فِی الدُّنْیَا۔ جو عالم اپنے علم سے
فائدہ نہیں اٹھاتا (بلکہ دنیا کماتا ہے) تو وہ دین
کا ہتھیار دنیا میں چلاتا ہے۔

حَتّٰی اٰلَ السُّلَامٰی۔ یہاں تک کہ ہڈی میں مغز
لوٹ آیا۔

لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِمُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔
زکوٰۃ حضرت محمدؐ اور آپ کی آل کے لئے حلال نہیں
ہے (آل سے آپ کے اہل بیت مراد ہیں امام شافعیؒ
نے کہا بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب۔ بعضوں نے
کہا آل سے آپ کے تابعدار مراد ہیں تو اصحاب بھی
اس میں داخل ہوں گے۔ ایک حدیث میں ہے
مَنْ سَلَکَ طَرِیْقِیْ فَهُوَ اٰلِیْ۔ جو شخص میرے طریق پر
چلے وہ میری آل ہے)

سُئِلَ الصَّادِقُ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَنِ الْاٰلُ
فَقَالَ ذُرِّیَّةُ مُحَمَّدٍ فَقِیْلَ لَهٗ مَنِ الْاَهْلُ
فَقَالَ الْاَئِمَّةُ۔ امام جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ
آل سے کیا مراد ہے فرمایا حضرت محمدؐ کی اولاد پوچھا
اہل کون ہیں فرمایا امام۔

لَقَدْ اُعْطِیَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ۔
ابو موسیٰ اشعری کو تو داؤد پیغمبر کے باجوں میں سے
ایک باجہ دیا گیا ہے (یہاں آل داؤد سے خود داؤد
مراد ہیں)۔

قَطَعْتُ مَهْمَهًا وَّ اٰلًا۔ میں تو ایک اجاڑ جنگل اور
ریتی پر سے گذرا (آل اس ریتی کو بھی کہتے ہیں جو دور
سے پانی کیطرح چمکتی ہے یعنی سراب)

وَاِنَّ اٰلَ اَبِیْ لَیْسُوْا اَوْلِیَآءَ۔ فلاں شخص کی
آل حاکم نہیں ہے (ابی کے بعد خالی سفیدی کتاب
چھٹی ہوئی تھی مراد ابی اُسید ہے۔ مسلم کی روایت میں
یَعْنِیْ فُلَانًا۔ زیادہ ہے۔ آپؐ نے حکم بن عاص
(مروان کے باپ) کیطرف اشارہ کیا)

اَلْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلِ عِمْرَانَ
وَاٰلِ یٰسِیْنَ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ مسلمان ابراہیم
اور عمران اور یاسین اور حضرت محمدؐ کی اولاد
ہیں۔

[1] ترجمہ:۔ ہم اس کے انجام اور حقیقت کے انتظار میں ہیں ۱۲ منہ

مِنْ اٰلِ حٰمٓ - اُن سورتوں میں سے جن کے شروع میں حٰمٓ ہے۔

اَوْمٰی - (اس کو باب الواو مع المیم میں ذکر کرنا تھا) اشارہ کیا (مصدر ایماء ہے)

کَانَ یُصَلِّیْ عَلٰی حِمَارٍ یُوْمِیْ اِیْمَاءً - آنحضرتؐ (نفل) نماز گدھے پر سوار رہ کر پڑھتے (سجدے اور رکوع میں) اشارہ کرتے۔

اَوْمٰی لِلرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ - رکوع اور سجدے کے لئے اشارہ کیا۔

اَوَان - وقت۔

یَحْتَلِبُ شَاۃً اَوِنَۃً - آنحضرتؐ نے ایک شخص کو وہ بکری کا دودھ بار بار دوہتا تھا (اُسکے تھن میں کچھ نہ چھوڑتا تھا فرمایا اتنا دودھ چھوڑ دے جو دوسرا دودھ لے کر آئے)

هٰذَا اَوَانُ قَطَعَتْ اَبْهَرِیْ - یہ وہ وقت ہے کہ میری زندگی کی رگ کٹ گئی۔

اَوْهِ - یا آهٍ یا اَوِّهْ یا اَوِّ یا اَوَّهْ - کلمہ درد اور رنج ہے

اَوْهِ عَیْنُ الرِّبٰوا - افسوس یہ تو بالکل سود ہے۔

اَوَّهْ لِفَرْخِ اٰلِ مُحَمَّدٍ مِّنْ خَلِیْفَۃٍ یُّسْتَخْلَفُ - افسوس ہے محمدؐ کی آل کو ایک خلیفہ سے (کیسا صدمہ) پہنچیگا، جو خلیفہ بنایا جائیگا (مراد یزید ہے جس کی وجہ سے امام حسینؑ اور آپ کی آل کو کیسا صدمہ پہنچا)

اَوَّاهًا مُّنِیْبًا - بہت آہ کرنے والا اللہ کیطرف رجوع کرنے والا۔

اَوْهِ عَلٰی اِخْوَانِیَ الَّذِیْنَ تَلَوُا الْقُرْاٰنَ فَاَحْکَمُوْهُ - افسوس میرے ان بھائیوں پر جنہوں نے قرآن پڑھا اور اُس کو یاد کیا (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)

اُوِیٌّ - یا اِوَاءٌ پناہ لینا - جگہ پکڑنا - جگہ دینا - جھکنا، مائل ہونا۔

اَوْیَۃٌ اور اِیَۃٌ اور مَاْوِیَۃٌ اور مَاْوَاۃٌ - بخشنا رحم کرنا۔

اِیْوَاءٌ - پناہ دینا - جگہ دینا۔

لَا یُاْوِی الضَّالَّۃَ اِلَّا ضَالٌّ - گمے ہوئے جانور کو وہی جگہ دیتا ہے جو خود گمراہ ہو (جو پرایا مال مار لینا چاہے)۔

مَنْ تَطَهَّرَ ثُمَّ اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ بَاتَ فِرَاشُهٗ کَمَسْجِدِہٖ - جو شخص وضو کر کے اپنے بستر پر جائے اُسکا بستر اُسکی مسجد کیطرح ہوگا (عبادت کا ثواب اُسکو ملتا رہیگا)۔

یُخَوِّیْ فِیْ سُجُوْدِہٖ حَتّٰی کُنَّا نَاْوِیْ لَهٗ - آنحضرتؐ سجدے میں اپنا پیٹ زمین سے اٹھائے رکھتے (اور ہاتھوں کو پسلیوں سے الگ) یہاں تک کہ ہمکو آپ پر ترس آجاتا (کہ بڑھاپے میں اتنی مشقت)

کَانَ یُصَلِّیْ حَتّٰی کُنْتُ اٰوِیْ لَهٗ - آنحضرتؐ اتنی نماز پڑھتے کہ مجھ کو آپ پر ترس آتا - (آپ کی محنت دیکھ کر)۔

لَا تَاْوِیْ مِنْ قِلَّۃٍ - اپنے خاوند پر اُسکی مفلسی کے باوجود رحم نہیں کرتی۔

اُبَایِعُکُمْ عَلٰی اَنْ تُؤْوُوْنِیْ وَتَنْصُرُوْنِیْ - میں تم سے اس شرط پر بیعت لیتا ہوں کہ تم مجھ کو پناہ دوگے اور اپنے گھیرے میں کرلوگے اور میری مدد کروگے (آوٰی اور اَوٰی دونوں کے معنی ایک ہیں اور لازم اور متعدی دونوں آئے ہیں)

لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ حَتّٰی یَاْوِیَهُ الْجَرِیْنُ - میوہ چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا جبتک کہ کھلیان اُس کو جگہ نہ دے (یعنی وہ توڑ کر کھلیان میں جمع نہ کیا جائے)۔

اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰی اِلَی اللّٰهِ فَاٰوَاهُ - ان میں کو ایک نے تو اللہ کی طرف جگہ لی اللہ نے اُس کو جگہ دی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَفَانَا وَاٰوَانَا - شکر خدا کا جو ہم کو کافی ہوا اور جس نے ہم کو ایک ٹھکانا دیا رہنے کی جگہ دی۔

مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا - جو شخص بدعت نکالنے والے کو جگہ دے (اُس کی حمایت کرے)

وَلَا اُؤْوِیْكَ - میں تجھ کو اب جگہ نہیں دینے کا (یعنی تجھ سے رجعت نہیں کرنیکا)۔

اِنِّیْ اَوَیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ اَنْ اَذْکُرَ مَنْ ذَکَرَنِیْ میں نے اپنے اوپر یہ قرار دیا کہ جو کوئی میری یاد کریگا میں اُسکی یاد کرونگا (اور صحیح یوں ہے اِنِّیْ وَاَیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ - یعنی میں نے اوپر یہ وعدہ کر لیا ہے ٹھہرا لیا ہے لازم کر لیا ہے - تو راوی نے غلطی سے وَاَیْتُ کو الٹ کر اَوَیْتُ کر دیا)

فَاسْتَاٰی لَهَا - یا فَاسْتَاءَ لَهَا - (مُسَاءَةٌ سے بروزن اِسْتَقٰی یا اِسْتَاقَ) - یعنی یہ خواب آپ کو برا معلوم ہوا (بعضوں نے فَاسْتَاَلَهَا پڑھا ہے یعنی اُسکی تعبیر چاہی تاویل سے کذا فی النہایہ - اور طیبی نے اُس پر اعتراض کیا کہ مساءۃ معتل العین مہموز اللام ہے اور جب فَاسْتَاٰی فَاسْتَقٰی کے وزن پر ہو تو اُسکا معتل اللام ہونا لازم آتا ہے اسی طرح اگر فاستال - فاختار کے وزن پر ہو تو سین اصلی ہوگا اور سَاَلَ سے مشتق ہوگا نہ کہ اَوَّل سے اور تاویل سے صاحب مجمع نے کہا طیبی کا اعتراض صحیح ہے اور نہایہ میں جو لکھا ہے وہ کاتب کی غلطی ہوگی)۔

بَیْنَ نَخْلَةٍ وَّ آءَةٍ - درمیان کھجور کے درخت اور آرہ کے درخت کے (آرۃ ایک درخت ہے اصل میں اَوَأَةٌ تھا)

اَلْجُمُعَةُ عَلٰی مَنْ اٰوَاهُ اللَّیْلُ - جمعہ کی نماز میں حاضر ہونا اُس شخص پر فرض ہے جو نماز پڑھ کر رات تک اپنے گھر پہنچ سکے (اگر مسجد اتنی دور ہو کہ جمعہ پڑھ کر رات تک اپنے گھر نہ پہنچ سکے تب جمعہ میں حاضر ہونا فرض نہ ہوگا)۔

بَالَ حَتّٰی کُنْتُ اٰوِیْ لَهٗ مِنْ فَکِّ وَرِکَیْهِ آنحضرتؐ نے پیشاب کیا تو دونوں رانوں کو ایسا ملایا کہ مجھ کو آپ پر رحم آگیا کہ کہیں آپکے سرینوں میں موچ نہ آجائے - جب بیٹھ کر پیشاب کرے تو رانوں کو ملا لینا بہتر ہے اور جب کھڑے ہو کر کرے تو جدا رکھنا بہتر ہے)

فَکَمْ مِمَّنْ لَا کَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ - کتنے لوگ (یعنی کافر) ایسے ہیں (جو اللہ کو نہیں پہچانتے) جن کا نہ کوئی کام بنانے والا ہے نہ ٹھکانا دینے والا۔

مَنْ اٰوٰی یا اَوٰی یَتِیْمًا اِلٰی طَعَامِهٖ - جو کوئی یتیم کو کھانے کے لئے جگہ دے (یعنی اُس کو کھانا کھلائے)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَنْشُدُكَ بِاِیْوَائِكَ عَلٰی نَفْسِكَ یا اللہ میں تجھ کو اُس عہد کی قسم دیتا ہوں جو تو نے اپنے اوپر کیا ہے۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْهَاءِ

اِهَابٌ - کچا چمڑا جس کی دباغت نہیں کیگئی - (اُسکی جمع اُهُبٌ ہے)۔

وَفِی الْبَیْتِ اُهُبٌ عَطِنَةٌ - گھر میں کئی بدبودار کچے چمڑے پڑے تھے -

لَوْ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِیْ اِهَابٍ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ مَا احْتَرَقَ - اگر قرآن ایک چمڑے میں رکھا جائے پھر وہ چمڑا آگ میں ڈالا جائے تو نہیں جلیگا - (مطلب یہ ہے کہ حافظ قرآن کو دوزخ کی آگ نہیں جلائیگی)

اَیُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ - جو چمڑا دباغت

کرلیا جائے وہ پاک ہو چکا (یہ حدیث ہر چمڑے کو شامل ہے۔ بعضوں نے کتا اور سور اور آدمی کو مستثنےٰ رکھا ہے، اور اہل حدیث کا راجح مذہب یہ ہے کہ ہر ایک چمڑا دباغت سے پاک ہو جائیگا اور سور کا چمڑا علیحدہ نہیں ہو سکتا لیکن سور کے بال پاک ہیں جن سے موزہ وغیرہ سیا جاتا ہے البتہ سور کی چربی نجس ہے کیونکہ وہ گوشت ہے اور سور کا گوشت بنص قرآنی پلید رجس ہے اسیطرح دم مسفوح (بہتا ہوا خون نجس ہے)۔

حَقَنَ الدِّمَاءَ فِیْ اُهُبِهَا۔ خونوں کو بدنوں میں محفوظ رکھا یعنی خونریزی نہ ہونے دی یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا)

اِلَّا اُهُبَةٌ ثَلٰثَةٌ یا اِلَّا اَهَبَةٌ ثَلٰثَةٌ۔ یعنی گھر میں کوئی سامان نہ تھا مگر تین کچے چمڑے پڑے تھے۔

اِهَاب یا یَهَاب۔ ایک مقام کا نام جو مدینہ کے اطراف میں ہے۔

حَتّٰی یَبْلُغَ الْمَسَاکِنُ اِهَابَ یا یَهَابَ۔ یہانتک کہ مدینہ کی آبادی اہاب یا یہاب تک پہنچے۔

لِیَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ۔ تاکہ اپنے جہاد کے سامان کی تیاری کریں۔

اَلْمَیِّتُ لَا یُعْجَلُ فِیْ قَبْرِهٖ حَتّٰی یَاْخُذَ اُهْبَتَهٗ۔ مردہ فوراً اپنی قبر میں نہ گھسیڑ دیا جائے اسکا سامان کر لینے دیا جائے۔

اَهْلٌ۔ لائق، سزاوار، بیوی، کنبے والے۔

نِسَاؤُهٗ مِنْ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَلٰکِنْ اِلخ۔ یعنی آنحضرتؐ کی بیبیاں آپ کے اہل بیت میں داخل ہیں (یعنی اُن کی تعظیم اور محبت بھی دوسرے اہل بیت نبوی کیطرح لازم ہے) مگر اصلی اہل بیت وہ ہیں جن پر زکوٰۃ حرام ہے (یعنی ہاشم اور مطلب کی اولاد)

سُئِلَ الصَّادِقُ مَنْ اَهْلُ بَیْتِهٖ قَالَ الْاَئِمَّۃُ امام جعفر صادق سے پوچھا گیا اہل بیت کون ہیں؟ فرمایا امام۔ پھر پوچھا گیا عترت کون ہیں؛ فرمایا کملی والے (یعنی حضرت علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السّلام)۔

اَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ۔ تعریف اور بزرگی کے لائق۔

اِنَّهٗ لَیْسَ بِكِ عَلٰی اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ وَاِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ۔ تیرے خاوند کی نگاہ میں تجھ کو کوئی ذلت نہیں (بلکہ تو بہر لعزیز ہے) تیری مرضی اگر تو چاہتی ہے تو میں سات دن تک تیرے ہی پاس رہتا ہوں مگر پھر دوسری بیبیوں کے پاس بھی سات سات دن رہنا ہوگا اور اگر تو چاہتی ہے تو تین دن تک تیرے پاس رہتا ہوں پھر ایک ایک دن دوسری بیبیوں کے پاس گھوم کر آتا ہوں (کیونکہ نئی بی بی اگر ثیبہ ہو تو خاوند تین روز تک اگر باکرہ ہو تو سات روز تک اُس کے پاس رہ سکتا ہے پھر برابر تقسیم اور دورہ کرنا چاہیئے)

اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ۔ یہ جنازہ ملکی لوگوں میں کسی کا ہے (یعنی کافر کا جنازہ ہے)

اَنَا اَهْلُ التَّقْوٰی۔ میں اس لائق ہوں کہ لوگ مجھ سے ڈریں (کیونکہ مجھ کو سب قدرت ہے)

اَعْطَی الْاٰهِلَ حَظَّیْنِ وَالْاَعْزَبَ حَظًّا۔ بیوی بچے والے کو آپ نے دو حصے دیئے اور اکیلے مجرد کو ایک حصہ دیا۔

لَقَدْ اَمْسَتْ نِیْرَانُ بَنِیْ کَعْبٍ اٰهِلَةً۔ بنی کعب کی آگیں بال بچے والی ہو گئیں۔

اَقُوْلُ لَهٗ اِذَا لَقِیْتُهٗ اسْتَعْمَلْتُ عَلَیْهِمْ خَیْرَ اَهْلِكَ۔ میں جب پروردگار سے ملونگا تو یہ عرض کرونگا

کہ میں نے تیرے بندوں میں سے اُس شخص کو لوگوں پر حاکم کیا جو اُن سب میں بہتر تھا (یہ ابوبکر صدیق رض نے فرمایا جب لوگوں نے مرتے وقت اُن سے کہا کہ تم نے عمر کو خلیفہ بنایا ہے تو قیامت کے دن خدا کو کیا جواب دوگے)۔

مترجم:۔ بات یہ ہے کہ اُن کی نظر میں اسوقت سب لوگوں سے زیادہ خلافت کے لائق حضرت عمر رض تھے انھوں نے اُنہی کو خلافت دی اور سچ بھی یہ ہے کہ عمر رض کو خلیفہ بنانا مسلمانوں کے لئے ایک نعمت ہوئی آپنے کمال عدل و انصاف سے حکومت کی اسلام کو وہ رونق دی کہ باید و شاید مکہ والوں کو اہل اللہ کہتے ہیں جیسے کعبہ کو بیت اللہ۔

اَھْلُ الْقُرْاٰنِ ھُمْ اَھْلُ اللّٰہِ وَخَاصَّتُہٗ۔ قرآن کے حافظ اور اس پر عمل کرنے والے خاص خدا کے لوگ ہیں (قرآن والے اللہ والے اور اُس کے خاص مقرب بندے ہیں)

اَھْلًا وَّ سَھْلًا۔ تو اپنے لوگوں میں اور اچھی نرم ہموار زمین میں آگیا (یہ محاورہ ہے جو عرب لوگ آنیوالے سے خوش آمدید کے طور پر کہتے ہیں)

اِدَّھَنَ بِسَمْنٍ اَوْ اِھَالَۃٍ۔ گھی یا چربی لگائی۔

نَھٰی عَنِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ۔ آنحضرت ص نے پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا (یعنی جو بستی میں رہتے ہیں البتہ جنگلی گدھا حلال ہے)۔

یُدْعٰی اِلٰی خُبْزِ الشَّعِیْرِ وَالْاِھَالَۃِ السَّنِخَۃِ فَیُجِیْبُ۔ آنحضرت ص کو اگر جو کی روٹی اور بدبودار تیل یا چربی کی بھی کوئی دعوت دیتا تو آپ قبول کرلیتے اور کسی کی دل آزاری گوارا نہ فرماتے۔

مترجم:۔ سبحان اللہ صدقے آپ کے اخلاق اور عادات کریمانہ کے کہ اب ہمارے زمانہ میں یہ حال ہے کہ بعضے لوگ اپنے آپ کو اہل حدیث گنتے ہیں لیکن ذرا ذرا سی باتوں پر اپنے بھائیوں کی ضیافت میں نہیں جاتے جبتک اپنے پیغمبر کے اخلاق اور عادات اختیار نہ کرینگے اُنکا شمار اہل حدیث میں کبھی نہیں ہوسکتا۔

کَاَنَّھَا مَتْنُ اِھَالَۃٍ۔ جہنم ایسی ہے جیسے پگھلی ہوئی چربی کی پشت

اَیُّ اَھْلِکَ اَحَبُّ اِلَیْکَ۔ آپ کے گھر والوں یعنی مردوں میں سے آپ کسکو زیادہ چاہتے ہیں۔

اِذَا اَنْفَقَ عَلٰی اَھْلِہٖ یَحْتَسِبُھَا۔ جب کوئی شخص اللہ کی رضامندی کیلئے اپنے گھر والوں (یعنی بال بچوں بیوی کنبے والوں) پر خرچ کرے تو اسمیں بھی خیرات کا جیسا ثواب ملیگا یہانتک کہ اُس لقمہ پر بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے)۔

فَلَمَّا رَاٰی شَوْقَنَا اِلٰی اَھَالِیْنَا۔ جب آپنے دیکھا کہ ہم اپنے عزیزوں کنبے والوں میں جانیکے لئے مشتاق ہیں۔

اِنْ شِئْتِ اَعْطَیْتُ اَھْلَکِ۔ اگر تو چاہتی ہو تو میں تیرے مالکوں کو یک مشت تیرا بدلِ کتابت ادا کردیتی ہوں (یہ حضرت عائشہ رض نے بریرہ سے کہا)

فَقَالَ اَھْلُ الْکِتٰبِ ھٰؤُلَاءِ اَقَلُّ عَمَلًا مِّنَّا۔ اہل کتاب یعنی یہودی ——— کہنے لگے ان لوگوں نے یعنی مسلمانوں نے کام تو ہم سے کم کیا (تو اہل کتاب سے یہاں یہودی مراد ہیں اسلئے کہ نصارٰی نے جتنی دیر کام کیا وہ مسلمانوں سے زیادہ نہیں ہے)

اِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ النَّارِ۔ وہ دوزخ کا مستحق ہوگیا (اگر اللہ تعالٰے معاف کردے تو وہ دوسری بات ہے)

اِنَّ لِلْمَاءِ اَھْلًا۔ ہر پانی کے کچھ لوگ ہیں جو وہاں بستے اور رہتے ہیں (یا پانی کی بھی ایک مخلوق ہے جو اسمیں رہتی ہے)

اَھْوَازُ۔ نو گانوں جو بصرے اور ایران کے درمیان ہیں رامہرمز اور عسکر کرم اور تستر اور جندیسابور اور سوس اور سوق اور نہر تیرا اور ایذج اور مناذر (مجمع میں سات لکھے ہیں)

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْيَاءِ

اَیْبَۃٌ۔ یا اَیْبٌ۔ لوٹنا۔
سَرِیْعُ الْاَیْبَۃِ۔ جلدی لوٹنے والا۔ دشمنی کے بعد پھر جلدی سے دوست بن جانے والا۔
کَانَ طَالُوْتُ اَیَّابًا۔ طالوت بادشاہ قوم کا سقا (بہشتی) تھا۔

اَیْدٌ۔ زور، قوت، طاقت۔
اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَایَزَالُ یُؤَیِّدُكَ۔ جبرئیل برابر تیری مدد کرتے رہیں گے۔
وَاَمْسَکَهَا مِنْ اَنْ تَمُوْرَ بِاَیْدِهٖ۔ اپنے زور سے اُسکو تھامے رکھا کہ ہلنے نہ پائے۔

اَیْرٌ۔ ذکر، عضو تناسل۔
مَنْ یَّطُلْ اَیْرُ اَبِیْهِ یَنْتَطِقْ بِهٖ۔ جس کے باپ کا ذکر لمبا ہو (اُس کے باپ کی اولاد بہت ہو) تو وہ اُسکا کمر بند بنائے (یہ ایک مثل ہے مطلب یہ ہے کہ اپنے بھائیوں کی کثرت پر وہ پھولا رہے زور جتلائے)
اَیَّار۔ ایک رومی مہینہ کا نام ہے خریزان سے پہلے نیسان کے بعد ماہ مئی۔

اَیْسٌ۔ قہر اور غلبہ۔
اِیَاسٌ۔ ناامیدی۔
تَاْیِیْسٌ۔ نرم کرنا، اثر کرنا۔
اَلْاِیَاسُ غِنًی۔ ناامیدی بھی تونگری ہے (آدمی جب ناامید ہوجاتا ہے تو مستغنی رہتا ہے امید ہی انسان کو محتاج بناتی ہے)۔
اَلْاِیَاسُ عَمَّا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ۔ لوگوں کے پاس جو مال و متاع ہے اُس سے ناامید ہونا۔
اٰیِسَۃٌ۔ وہ عورت جو حیض سے ناامید ہوگئی ہو۔ (بوڑھی ہوکر)

قَدْ اَیِسَ الشَّیْطٰنُ مِنْ اَنْ یُّعْبَدَ فِیْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ۔ شیطان اس سے تو ناامید ہوگیا کہ لوگ عرب کے جزیرہ میں اُس کی پوجا کریں (بت پرستی کریں یعنی قیامت کے قرب تک عرب میں بت پرستی نہ ہوگی البتہ قیامت کے قریب پھر بت پرستی جاری ہوگی جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ دوس کی عورتیں ذی الخلصہ[1] کے گرد چوتڑ مٹکائیں گی)
وَجِلْدُهَا مِنْ اَطُوْمٍ لَا یُؤَیِّسُهٗ۔ اسکی کھال الطوم[2] کی ہے اُسکو کوئی چیز نرم نہیں کرتی اسمیں اثر نہیں کرتی۔

اَیْضٌ۔ لوٹنا۔
حَتّٰی اٰضَتِ الشَّمْسُ۔ یہانتک کہ سورج لوٹ گیا (یعنی اپنی اصلی حالت پر آگیا پھر روشن ہوگیا)
وَاَیْضًا۔ ابھی اور ایمان تیرے دل میں جمیگا اور میری محبت تجھ کو زیادہ ہوگی یا مجھ کو بھی تجھ سے ایسی ہی الفت ہے۔
اِفْعَلْ کَذَا اَیْضًا۔ پھر ایسا ہی کر جیسے کر چکا ہے۔

اَیْکَۃٌ۔ بن جہاں گنجان درخت ہوں جنگل یا ایک مقام کا نام ہے (بعضوں نے لَیْکَۃَ پڑھا ہے۔ بعضوں نے کہا ایکہ ایک بستی کا نام اور لیکہ ایک شہر کا نام ہو جہاں حضرت شعیب کی قوم آباد تھی)

اِیْلُ۔ عبرانی یا سریانی زبان میں اللہ کا نام ہے۔
اِیْلِیْ اِیْلِیْ لِمَ سَبَقْتَانِیْ۔ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھ کو (دشمنوں کے ہاتھوں میں) کیوں چھوڑ دیا (یہ حضرت عیسیٰ ؑ نے فرمایا)
اِیَالَۃٌ۔ سیاست، اور حکمرانی۔
قَدْ بَلَوْنَا فُلَانًا فَلَمْ نَجِدْ عِنْدَهٗ اِیَالَۃً۔ ہم نے فلاں شخص کو آزمایا لیکن اسمیں حکومت اور ملکرانی کی لیاقت نہیں پائی۔
صَاحِبُ اِیْلِیَاءَ۔ ایلیا کا حاکم (یہ بیت المقدس کے شہر کو کہتے ہیں۔)
اِبْنُ عُمَرَ اَهَلَّ بِحَجَّۃٍ مِّنْ اِیْلِیَاءَ۔ ابن عمر نے ایلیا (بیت المقدس) سے حج کا احرام باندھا۔
اِنَّ اَوَّلَ اَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ مُوْسٰی وَاٰخِرَهُمْ عیسیٰ

[1] ملاحظہ ہو مادہ (اَلْیُ) میں ذی الخلصہ کا ذکر ۱۲ منہ [2] الطوم کچھوے یا اس مچھلی کو کہتے ہیں جسکی کھال سخت پتھر کی مانند ہو ۱۲ منہ

بنی اسرائیل کے سب سے پہلے پیغمبر حضرت موسیٰ تھے اور سب سے پچھلے
آخری حضرت عیسیٰ تھے (اور ان دونوں کے درمیان
بہت سے پیغمبر گذرے ہیں اور حضرت یوسف گو بنی اسرائیل
تھے مگر انہوں نے بادشاہت کی اور صرف پیغمبری کے طور
پر نہیں رہے)

اَیْلَةٌ - ایک شہر جو مصر اور شام کے درمیان ہے -
عَرْضُهٗ مَا بَیْنَ صَنْعَاءَ اِلٰی اَیْلَةَ - حوض کوثر کا عرض
اتنا ہے جتنا صنعا سے ایلہ تک کا فاصلہ -

اِیَالَةٌ - سیاست اور حکمرانی -
اٰلَ الْمَلِکُ رَعِیَّتَهٗ - بادشاہ نے اپنی رعیت کی خوب
سیاست کی -

اَیِّمٌ - بے خاوند والی عورت، کنواری ہو یا شوہر دیدہ (ثیبہ
مطلقہ ہو یا اُسکا خاوند مر گیا ہو اور بغیر بیوی والا مرد -
اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا - بے خاوند والی عورت (یعنی
ثیبہ) اپنی ذات پر زیادہ اختیار رکھتی ہے اُسکا نکاح ولی
بغیر اُس کی رضامندی کے نہیں کرسکتا -
تَاَیَّمَتِ الْمَرْاَةُ وَ اٰمَتْ - جب عورت بے خاوند کے
رہ جائے تو نکاح نہ کرے (یہ عرب لوگ کہتے ہیں)
اِمْرَاَةٌ اٰمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتَ مَنْصَبٍ وَّ جَمَالٍ
وہ عورت جو اپنے شریف اور خوبصورت خاوند کو
کھو دے (مر جائے یا طلاق دیدے) -
تَاَیَّمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ابْنِ خُنَیْسٍ - حضرت حفصہ رض
اپنے خاوند ابن خنیس کو کھو بیٹھیں (یعنی آنحضرت ص سے
پہلے اُن کے نکاح میں تھیں) -
مَاتَ قَیِّمُهَا وَ طَالَ تَاَیُّمُهَا - اس عورت کا کام چلانے
والا (یعنی خاوند) مر گیا اور مدت سے بے خاوند بیٹھی ہے
(یہ حضرت علی رض کا قول ہے) -
تَطُوْلُ اَیْمَةُ اِحْدٰکُنَّ - تم میں سے کوئی مدت تک
بے خاوند بیٹھی رہتی ہے -
کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْاَیْمَةِ وَ الْعَیْمَةِ - آنحضرت مجردی
اور پیاس سے (یا دودھ پینے کی خواہش) سے پناہ مانگتے تھے -
اَتٰی عَلٰی اَرْضٍ جُرُزٍ مُجْدِبَةٍ مِثْلِ الْاَیْمِ - ایک ایسی بنجر اور
خشک زمین پر آئے جو سانپ کی طرح (چکنی صاف) تھی -
اَیْمٌ اور اَیِّنٌ - باریک ملائم سانپ -
اَمَرَ بِقَتْلِ الْاَیْمِ - سانپ کے مارنے کا حکم دیا -
وَ اَیْمُ اللّٰهِ لَوْ کُشِفَ الْغِطَاءُ لَشُغِلَ مُحْسِنٌ بِاِحْسَانِهٖ
قسم خدا کی اگر پردہ اٹھ جائے تو نیک اپنی نیکی میں مصروف رہے گا
قِیْلَ اَیْمَ هُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - یا رسول اللہ ہرج کیا چیز
ہے (یہ اَیْمَ اصل میں اَیُّ مَا هُوَ تھا) -
وَ اَیْمَ هٰذَا - یہ شخص کون ہے (جسکے ہاتھ بندھے ہوئے تھے)
اَیْمَ تَقُوْلُ - تو کیا کہتا ہے -

اَیْمَنُ - داہنا ہاتھ، داہنی طرف مبارک خوش نصیب (اسکو باب الیاء مع المیم میں ذکر کریں گے)
اَلْاَیْمَنَ فَالْاَیْمَنَ - داہنا پھر داہنا (یعنی جو اُس کے
بعد داہنے جانب میں ہو) -
اَیْمَنَ وَ اَشْاَمَ - داہنی طرف اور بائیں طرف (اَیْمَنَ کے
معنی یمن میں گیا اور اَشْاَمَ کے معنی شام میں گیا بھی آیا ہے)
لَا اِیْمَنُ اَنْ یَّکُوْنَ بَیْنَ النَّاسِ قِتَالٌ - مجھ کو ڈر ہے
کہیں لوگوں میں لڑائی نہ پڑ جائے (یہ اُس قوم کی لغت ہے
جو علامت مضارع کو مکسور پڑھتے ہیں مثلاً نِعْلَمُ، تِعْلَمُ
کہتے ہیں اصل میں لَا اٰمَنُ تھا ہمزہ ثانیہ بوجہ کسرہ ما قبل
یا سے بدل گیا) -

اَیْنٌ - تھکن اور ماندگی، اور سانپ، اور مرد، اور اونٹ، اور
وقت ہنگامہ -
فِیْهَا عَلَی الْاَیْنِ اِرْقَالٌ وَّ تَبْغِیْلٌ - وہاں تھکاوٹ
کے ساتھ بھاگنا اور خچر کی طرح دوڑنا ہے -
اَیْنَ - کہاں -
اَیَّانَ - کب، کس وقت -
اَیْنَ الْاَبْدَاءُ اَوْ بِالصَّلٰوةِ - کہاں جاتا ہے پہلے نماز

پڑھنا چاہئے (پھر خطبہ) یا پہلے نماز پڑھنا کدھر گیا۔
اَمَا اٰنَ لِلرَّجُلِ اَنْ یَّعْرِفَ مَنْزِلَہٗ۔ کیا ابھی تک وہ وقت نہیں آیا جب یہ شخص (ابوذرؓ) اپنا ٹھکانا پہچان لیتا
اَیْنَ اللّٰہُ۔ اللہ تعالیٰ کہاں ہے۔
مترجم:۔ یہ آنحضرتؐ نے ایک لونڈی سے پوچھا۔ اب جس نے ایسا پوچھنے سے منع کیا ہے وہ جاہل ہے کیا وہ پروردگار کی صفات کو پیغمبرؐ سے بھی زیادہ جانتا ہے اپنی منطق اور حکمت خاک میں جھونک، اور طیبی نے جو کہا کہ آنحضرتؐ کا مقصود اس سوال سے یہ نہ تھا کہ اللہ کا مکان کہاں ہے بلکہ الٰہ ارضیہ کی نفی منظور تھی یعنی اُن بتوں کی جنکی عرب لوگ پرستش کرتے تھے یہ خواہ مخواہ کا مکابرہ ہے۔ اَیْنَ لغت میں سوال مکانی کے لئے موضوع ہے اور مکان کا لفظ شرع میں اللہ تعالیٰ کے لئے وارد ہے چنانچہ حدیث قدسی میں ہے وارتفاع مکانی اور عباس بن مرداس نے آنحضرتؐ کے سامنے یہ شعر پڑھا اور آپ نے سکوت فرمایا۔ ؎

تَعَالٰی عُلُوًّا فَوْقَ الْعَرْشِ اِلٰھُنَا ۔ وَکَانَ مَکَانُ الْحَقِّ اَعْلٰی وَاَعْظَمَا

فَاَیْنَ صَلٰوتُہٗ بَعْدَ صَلٰوتِہٖ۔ پھر اُسکے مرنے کے بعد جو اُس نے نماز پڑھی وہ کہاں گئی (یعنی اُسکا ثواب ضرور اُس کو ملے گا۔)
اَیْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوۃِ۔ نماز کا وقت پوچھنے والا کہاں ہے۔
لَا یَثْبُتُ الشَّیْءُ اِلَّا بِاَیْنِیَّۃٍ وَّمَاھِیَّۃٍ۔ کوئی چیز بغیر اینیت (یعنی مکان) اور ماہیت (شکل) کے ثابت نہیں ہو سکتی (تو متکلمین کا یہ کہنا کہ اللہ کسی جہت اور مکان میں نہیں ہے نہ اوپر نہ نیچے نہ داہنے نہ بائیں اُسکے وجود کی نفی کرنا ہے کیونکہ یہ معدوم کی صفت ہے البتہ یہ صحیح ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ اَیَّنَ الْاَیْنَ وَکَیَّفَ الْکَیْفَ (اللہ تعالیٰ نے مکان بنایا اور کیفیت بنایا) تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چیز قدیم نہیں ہے وہ اُس وقت بھی موجود تھا جب نہ اَیْن تھا نہ مکان نہ کیف وہ اپنے عرش پر ہے۔ لیکن عرش کا محتاج نہیں۔ عرش بنانے سے پہلے بھی موجود تھا)

اَیْوَانٌ۔ محل۔

مِنْ اِرْتِجَاجِ اَیْوَانِ کِسْرٰی۔ کسریٰ کا محل لرز جاتا۔
اِیْہِ۔ ایک کلمہ ہے جو عرب لوگ اُس وقت کہتے ہیں جب کسی سے یہ خواہش کرتے ہیں کہ وہ اور زیادہ گفتگو کرے (گویا اردو میں اور فرمایئے اور ہوں کی جگہ بولا جاتا ہے)
اِیْہٍ۔ تنوین کے ساتھ بھی حالت وصل میں کہتے ہیں۔
اِیْھًا۔ نصب کے ساتھ خاموش کرنے کیلئے بولتے ہیں۔
قَالَ عِنْدَ کُلِّ بَیْتٍ اِیْہِ۔ (آنحضرتؐ امیہ بن ابی الصلت کے اشعار سُن رہے تھے) اور ہر شعر پر فرماتے
اِیْہِ۔ یعنی اور پڑھو اور پڑھو۔
اِیْھًا اُصَیْلُ۔ اصیل خاموش رہ بس کر۔
اِیْھَا وَاللّٰہِ۔ یہ لفظ کبھی تصدیق اور اظہار رضامندی کیلئے بھی بولتے ہیں یعنی ہاں! اِیْوَ حال کے محاورہ میں عرب لوگ اچھا کے معنی میں ہاں کی جگہ بولتے ہیں جو ای واللّٰہ کا مخفف ہے اِیْھًا وَالْاِلٰہِ۔ (یہ عبداللہ بن زبیر کا قول ہے جب لوگوں نے طعن کی راہ سے اُنکو کہا دو کمر بند والی کے بیٹے اُنکا مطلب یہ تھا کہ یہ تو میری عین تعریف اور منقبت ہے) پھر کہو پھر کہو۔
مترجم:۔ اُن کی والدہ اسماء بنت ابی بکرؓ نے آنحضرتؐ کی ہجرت کے وقت اپنا کمر بند پھاڑ کر دو ٹکڑے کر کے ایک میں تو آپکا توشہ باندھ دیا تھا اور دوسرے سے مشکیزہ، پھر وہ غار میں لٹکا دیا تھا تا کہ وہ دونوں لے لیں۔ حجاج بن یوسف ظالم مشہور نے بھی تحقیر کی غرض سے عبداللہ بن زبیر کو یہی کہا تھا ابنُ ذَاتِ النِّطَاقَیْنِ یہ قصہ مشہور ہے حالانکہ یہ ایسی فضیلت اور منقبت تھی کہ حجاج کی ہفتاد پشت کو بھی نصیب

نہیں ہوئی تھی۔

اِیْهِ اِیْهِ یَا اَبَا نُجَیْدٍ۔ ابو نجید اور کچھ کہہ اور کچھ کہہ۔

اِنِّیْ اُاَیِّهُ بِهَا کَمَا یُؤَیَّهُ بِالْخَیْلِ فَتَجِیْبُنِیْ (یہ ملک الموت کا قول ہے) یعنی میں روحوں کو اسطرح پکارتا ہوں جیسے گھوڑوں کو پکارتے ہیں وہ میرا پکارنا سُن لیتی ہیں۔ (بدنوں سے نکل آتی ہیں)

اَهًا اَبَا حَفْصٍ۔ ہائے ابو حفص، (یہ حضرت عمر کی کنیت ہے)

اَیْهَاتَ لَامَاءَ لَکُمْ یا اَیْهًا لَامَاءَ لَکُمْ۔ پانی تم سے بہت دور ہے یہاں پانی نہیں مل سکتا۔

اِیْهِ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ۔ خطاب کے بیٹے اور کچھ کہہ۔

اَیْهًا اور وَیْهًا اور اَیْهَكَ اور وَیْهَكَ۔ تحریض (رغبت دلانے) اور اغرار (اُبھارنے) کیلئے بولا جاتا ہے۔

وَاهًا۔ تعجب کیلئے، اردو میں واہ واہ تعجب کے مقام پر بولتے ہیں۔ اور تعریف کے مقام پر یہ عربی کا کلام ہے۔

اِیْهًا عَنَّا۔ ہم کو مت چھیڑو۔

اٰیَةٌ۔ شخص، جسم، نشانی، پند و نصیحت، عبرت، قرآن کا ایک جملہ جسپر یہ نشانی (O) بنی ہوتی ہے (اور آیۃ اصل میں آیِیَةٌ یا اٰیَیَةٌ تھا) (اور آیاتٌ اور آیٌ اس کی جمع اور آیاءٌ جمع الجمع)

اَحَلَّتْهُمَا اٰیَةٌ وَّحَرَّمَتْهُمَا اٰیَةٌ۔ دو لونڈیوں (کو اپنے پاس لونڈی رکھنا جو آپس میں بہنیں ہوں) ایک آیت (اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ) کی رو سے درست ہے اور دوسری آیت (وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ) کی رو سے نادرست ہے (یہ حضرت عثمان رض کا قول ہے)۔

لَوْلَا اٰیَةٌ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُکُمْ۔ اگر اللہ کی کتاب میں ایک آیت نہ ہوتی اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا اخیر تک[1] تو میں تم سے یہ حدیث بیان نہ کرتا۔

یَکْفِیْكَ اٰیَةُ الصَّیْفِ۔ تجھ کو گرمی کے دنوں میں جو آیت اتری یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلٰلَةِ اخیر تک[2] کافی ہے (دوسری آیت جو کلالہ کے باب میں ہے وَاِنْ کَانَ رَجُلٌ یُّوْرَثُ کَلٰلَةً[3] وہ جاڑے کے دنوں میں اتری ہے)۔

بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً۔ میری باتیں لوگوں کو پہنچاؤ ایک ہی بات سہی (تو آیت سے یہاں حدیث مراد ہے[4])

اٰیَةٌ لِّمَنْ تَوَسَّمَ۔ اسلام بہبودی کی نشانی ہے اُس کے لئے جو بھلائی کا طالب ہو۔

نَزَلَ جِبْرِیْلُ بِاٰیٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ۔ جبرئیل قرآن کی کئی آیتیں لے کر اُترے۔

اَلْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِاَتَیْنِ۔ قیامت کی نشانیاں دو سو برس کے بعد ظاہر ہوں گی۔

مترجم:۔ اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ قیامت کی بڑی نشانیاں ہجرت کے دو سو برس کے بعد ہیں اور دو سو برس تک کوئی بڑی نشانی ظاہر نہ ہوگی اب دو سو کے بعد یہ بُعدیت زمانی ہے، ہزاروں لاکھوں برس کو شامل ہے اور آنحضرت ص نے یہ فرما کر صحابہ کو مطمئن کر دیا کہ دو سو برس تک ابھی قیامت کی کوئی بڑی نشانی ظاہر ہونے کا فکر نہ کرو بعضوں نے کہا ہزار کے بعد دو سو برس مراد ہیں یہ جو دوسری حدیث میں ہے اگر دجال میرے سامنے نکلا تو میں اُس سے بحث کرونگا شاید اس سے پہلے آپنے فرمائی ہو اُس کے بعد آپکو معلوم کرایا گیا ہوگا کہ دو سو برس تک قیامت کی علامات کبریٰ ظاہر نہیں ہونگی۔ واللہ اعلم۔

اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ۔ سورج گہن اور چاند گہن اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں (کسی کے مرنے یا جینے سے اُن میں گہن نہیں لگتا)

قُلْتُ اٰیَةٌ۔ (اسماء کہتی ہیں) میں نے کہا کیا یہ کوئی عذاب یا قیامت کی نشانی ہے (حضرت عائشہ رض نے اشارہ سے جواب دیا ہاں)۔

اٰیَةُ الْحِجَابِ۔ حجاب کی آیت یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ آخیر تک[6]۔

[1] ترجمہ:۔ جو لوگ ہمارے نازل کردہ کھلے دلائل اور ہدایات کو ہمارے کتاب میں لوگوں کے سامنے کھول دینے کے بعد چھپاتے ہیں تو اُن پر اللہ لعنت بھیجتا ہے اور لعنت کرنیوالے لعنت کرتے ہیں آخر (البقرہ۔ ۱۵۹-۱۶۰) [2] (سورۃ النساء، ۱۷۶) [3] (سورۃ النساء، ۱۲) ہیں [4] بعض لوگ ظاہر کلام کو قرآنی

اَیُّ اٰیَۃٍ اَعْظَمُ مِنْ ذَھَابِ اَزْوَاجِہٖ - آپ کی بیویوں کے گذر جانے سے بڑھ کر کون سی نشانی ہوگی۔ (یعنی آنحضرتؐ کی بیویوں کی وفات قیامت کی بڑی نشانی ہے کیونکہ آپ کی بیبیاں صحابیت کیساتھ زوجیت کا بھی شرف رکھتی تھیں اور دوسری حدیث میں ہے کہ صحابی میری امت کے لئے باعث امن ہیں)۔

ثُمَّ اٰیَۃُ ذٰلِکَ فِیْ خَلْقِہٖ - (اللہ کا دیدار جو قیامت میں بے اڑچن اور بے تکلیف ہوگا) اُسکا نمونہ مخلوقات میں کیا ہے

وَکُنَّا نَعُدُّ الْاٰیَاتِ بَرَکَۃً - ہم تو نبوت کی نشانوں (یعنی معجزوں کو یا قرآن کی آیتوں) کو باعث برکت سمجھتے تھے۔

فِیْ اٰیَاتٍ اَرَاھُنَّ اللہُ - اُن نشانیوں میں جو اللہ نے دکھلائیں (جنکا ذکر سورۂ نجم میں ہے لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی)

اٰیَۃُ الْاِیْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ - ایمان کی نشانی انصار سے محبت رکھنا ہے۔

نَسَخَتْھَا اٰیَۃٌ مَّدَنِیَّۃٌ - سورۂ فرقان کی اس آیت اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ کو مدینہ میں جو آیت اتری وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا نے منسوخ کردیا (یہ ابن عباسؓ کا قول ہے اُن کے نزدیک قاتل مومن کی توبہ مقبول نہیں یعنی جو عمدًا ناحق کسی مومن کو مارے اُسکو دوزخ کا عذاب ضرور ہوگا۔)

قَرَأَ اٰیَۃَ النِّسَآءِ - آپنے سورۂ نساء کی آیت یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ پڑھی۔

اٰیَۃُ الرَّجْمِ - رجم کی آیت یعنی اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَۃُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْھُمَا آخر تک

لَمَّا نَزَلَتْ اٰیَاتُ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ - جب سورہ بقرہ کی آیتیں (یعنی سود کی حرمت کی آیتیں) اُتریں۔

کَانُوْا یَسْاَلُوْنَ عَنِ الْاٰیَاتِ - وہ آنحضرتؐ سے نشانیاں (یعنی معجزے) مانگتے تھے (مثلاً کہتے تھے صفا پہاڑ سونے کا ہوجاوے یا آسمان سے ہمارے سامنے ایک کتاب اترے۔

مترجم ہر چند اللہ تعالیٰ ایسی صاف نشانیاں بھی دکھلا سکتا ہے مگر اُسکو یہ منظور ہے کہ ایمان بالغیب قائم رہے اور دنیا میں کفر اور ایمان دونوں چلتے رہیں اگر ایسی صاف نشانیاں اتریں تو سب کے سب مومن ہوجائیں گے اور ایمان بالغیب نہ ہیگا

عَنْ تِسْعِ اٰیَاتٍ - یہود نے آپسے اُن نو نشانیوں کو پوچھا (جو حضرت موسیٰؑ کو دیگئی تھیں) اور دسویں نشانی جو یہودیوں سے خاص تھی وہ آپنے زیادہ بیان کردی کیونکہ انھوں نے اُسکو امتحاناً چھپا رکھا تھا اسی لئے جب آپ نے برابر جواب دیا تو انھوں نے آپ کے ہاتھ چومے)

اِنَّ بَیْنَنَا وَبَیْنَہٗ اٰیَۃً - ہمکو اپنے پروردگار کی ایک نشانی معلوم ہے (وہ یہ کہ پروردگار کسی مخلوق کے مشابہ نہیں ہے جس میں یہ بات ہو وہ سچا پروردگار ہے)۔

اَیْھُقَانٌ - ایک گھانس ہے خوشبودار جسکو جرجیر بری بھی کہتے ہیں (راہون کی بھاجی) (Cress) یہ حرف، رشاد بری وغیرہ سے مشابہ ہوتی ہے۔

رَضِیْعُ اَیْھُقَانَ - ایہقان کو (دودھ کیطرح) چوسنے والا (مطلب یہ ہے کہ یہ مقام ایسا تر و تازہ اور شاداب ہے کہ یہاں کی ایہقان دودھ کی طرح جانور چرتے ہیں ایک روایت میں رَصِیْعُ اَیْھُقَانَ صاد مہملہ سے ہے یعنی ایہقان نامی بوٹی سے آراستہ)۔

اِیَّا - ایک اسم مبہم ہے تمام ضمائر منصوبہ اُس سے متصل ہوتی ہیں جیسے اِیَّایَ اِیَّانَا اِیَّاکَ اِیَّاہُ وغیرہ۔

اِنِّیْ اَوْ اِیَّاکَ فِرْعَوْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ - (یہ آنحضرتؐ نے ابوجہل سے فرمایا) یعنی میں یا تو دونوں میں سے کوئی ایک اس امت کا فرعون ہے (مطلب یہ ہے کہ تو فرعون ہے اور ابہام تعریض کیلئے ہے جیسے کہتے ہیں یا تو میں جھوٹا ہوں یا تو جھوٹا ہے حالانکہ کہنے والے کو اپنے صدق کا یقین ہوتا ہے اور اسطرح کہنے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ مخاطب جھوٹا ہے)۔

کَانَ مُعَاوِیَۃُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ السَّجْدَۃِ الْاٰخِیْرَۃِ کَانَتْ اِیَّاھَا - معاویہؓ جب دوسری سجدہ کر سر اُٹھاتے تو بس یہی سجدے سے سر اُٹھانا ہوتا (یعنی سیدھے کھڑے ہوجاتے جلسۂ استراحت نہ کرتے)۔

إِيَّايَ وَكَذَا ۔ اُسکو مجھ سے الگ رکھ اور مجھ کو اُس سے الگ رکھو
وَإِيَّاكَ يَارَسُوْلَ اللهِ ۔ اور آپ یارسول اللہ (یہاں
اِیَّاکَ بمعنی اَنْتَ ہے)

اَیٌّ ۔ اسم ہے معرب کبھی شرط کیلئے آتا ہے کبھی استفہام کیلئے کبھی
۔ زائد ہوتا ہے جیسے یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ (اَیٌّ کا تثنیہ اَیَّان اور جمع
اَیُّوْن یہ مذکر کیلئے ہے اور مؤنث کیلئے اَیَّۃٌ اَیَّتَانِ اَیَّاتٌ)۔

تَخَلَّفْنَا اَیَّتُهَا الثَّلَاثَةُ ۔ ہم تینوں آدمی پیچھے رہ گئے۔
(یعنی غزوۂ تبوک میں آنحضرتؐ کے ساتھ نہیں گئے اَیَّتُهَا
الثَّلَاثَةُ سے خود اپنے آپکو مراد لیا جیسے اَنَا اَنَا اَفْعَلُ کَذَا
اَیُّهَا الرَّجُلُ اور اَیَّتُهَا الرَّجُلُ سے خود متکلم اپنے آپکو مراد لیتا ہے)

اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ ۔ بھلا ابوسلمہ سے بڑھکر کون سا مسلمان
بہتر ہوگا۔

مترجم ۔ بی بی ام سلمہ کو آنحضرتؐ کے نکاح میں آنے
کی توقع نہ تھی تو باقی مسلمانوں میں وہ ابوسلمہ کو بہتر سمجھتی
تھیں اُن سے افضل کسی کو نہیں جانتی تھیں اور حضرت
صدیق اکبر اُن صحابہ سے افضل ہیں جن کی وفات آنحضرتؐ
کے بعد ہوئی اور جو صحابہ آنحضرتؐ کے سامنے گذر گئے
جیسے حضرت حمزہ سعد بن معاذ وغیرہ اُن سے بھی ابوبکر صدیق
افضل ہیں یا نہیں اسمیں اختلاف ہے اور شاید بی بی ام سلمہ
اُن لوگوں پر صدیق اکبر کے افضل ہونیکی قائل نہیں ہونگی۔

اَیُّکُمْ سَمِعَ ۔ تم میں سے کس نے آنحضرتؐ سے فتنوں
کے باب میں سنا ہے (یہ استفہام ہے اگر حضرت عمرؓ
بھول گئے ہوں یا امتحان ہے اگر انکو یاد ہو تو)۔

اَیْشٍ ۔ مخفف ہے اَیُّ شَیْءٍ کا عام عرب اَیُّ شَیْءٍ کی جگہ
یہی اور وَلِاَیِّ شَیْءٍ کی جگہ لَیْش بولتے ہیں۔

اَیُّ سَاعَةٍ هٰذِهٖ ۔ بھلا یہ کونسا وقت آنیکا ہے (یہ
حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا تھا جب وہ جمعہ کی نماز
میں دیر سے آئے تھے۔

اَیُّ شَیْءٍ کَمَرِّ الْبَرْقِ اَلَمْ تَرَوْا ۔ بھلا بجلی کے برابر
کون سی چیز جلد گذرنیوالی ہے تم نہیں دیکھتے۔

لِاَیِّ ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللهِ ۔ آپ نے کس وجہ سے
ایسا فرمایا۔

اَیُّمَا قَرْیَةٍ اَتَیْتُمُوْهَا اَقَمْتُمْ فِیْهَا فَسَهْمُکُمْ فِیْهَا
وَاَیُّ قَرْیَةٍ عَصَتِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ خُمُسَهٗ
لِلّٰهِ ثُمَّ هِیَ لَکُمْ ۔ یعنی جو ملک بدون جنگ کے
فتح ہو تو امام کو اختیار ہے اُس میں سے جتنا چاہے
مجاہدین کو دے اور جو ملک جنگ سے فتح ہو وہ سب
مجاہدین کا حق ہے صرف پانچواں حصہ امام لے۔

اِیْ ۔ حرف ایجاب ہے بمعنی ہاں۔

اِیْوَ ۔ مخفف ہے اِیْ وَاللهِ کا یعنی ہاں، اچھا۔

اَیْ ۔ حرف ندا ہے اور حرف تفسیر ۔ بمعنی یعنی

اَیَا ۔ اور ھَیَا دونوں حرف ندا ہیں۔

اَیَاءٌ ۔ سورج کی روشنی۔

اَیَّانَ ۔ کس وقت، کب (محیط میں ہے کہ اَیَّانَ ظرف ہے
وہ زمانہ مستقبل سے سوال کے لئے آتا ہے اور اکثر
اُس کا استعمال بڑی شان والے امر میں کیا جاتا ہے
جیسے اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ[1] یا اَیَّانَ مُرْسٰهَا ۔
اور بمعنی متی کے بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے وَمَا یَشْعُرُوْنَ
اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ[2] ۔ اور کبھی شرط کے معنی کا متضمن
ہوتا ہے جیسے اَیَّانَ تَاْتِنَا نُحَدِّثْكَ (یعنی جب تو
ہمارے پاس آئے گا تو ہم تجھ سے باتیں کریں گے)۔

اِیَّانَ ۔ بکسر ہمزہ بھی اسی معنی میں آیا ہے۔

ختم شد

طالب دعاء
سید نذر عباس
سید احمد علی
2-2-2011

[1] ترجمہ: قیامت کا دن کب ہوگا ۱۲ منہ [2] ترجمہ: وہ (قیامت ... نہیں) جانتے کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے ۱۲ منہ